الترکیب

عربی جملوں کی ترکیب کے سلسلے میں آسانی،
مہارت اور بیحد خود اعتمادی فراہم کرنے والی
ایک نادر و نایاب کتاب

مفتی محمد اکمل عطا مدنی مدظلہ العالی

مکتبہ اعلیٰ حضرت

عربی جملوں کی ترکیب کے سلسلے میں آسانی، مہارت اور بے حد خوداعتمادی فراہم کرنے والی

ایک نادرونایاب کتاب

التركيب

مؤلف

مفتی محمد اکمل مدنی صاحب

مکتبہ اعلیٰ حضرت

الحمد مارکیٹ دکان 25 غزنی سٹریٹ 40 اردو بازار لاہور پاکستان

042-7247301-0300-8842540
E-mail:maktabaalahazrat@hotmail.com

786
92

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام..............................التر کیب

مؤلف..............................مفتی محمد اکمل مدنی صاحب

صفحات..............................286

قیمت..............................200 روپے

سن اشاعت..............................25 جنوری 2005ء

مکتبہ اعلیٰ حضرت

الحمد مارکیٹ دکان 25 غزنی سٹریٹ 40 اردو بازار لاہور پاکستان

042-7247301-0300-8842540

E-mail:maktabaalahazrat@hotmail.com

فہرست

☆/☆/☆/☆/☆/☆/☆/☆

انتساب

راقم الحروفِ اس تالیف کو اپنے تمام اساتذہ، خصوصاً استاذ العلماء محترم مفتی اعظم پاکستان جناب علامہ مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بصدِ خلوص ومحبت، ہدیۂ تحفۂ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

تدریس وتبلیغ وتحریر وافتاء کے سلسلے میں آپ کی توجہ خاص کا احسان، ناقابل فراموش ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ میرے تمام اساتذہ کی علمی خدمات کی برکات تاقیامت جاری وساری فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)



عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ مکتبۂ اعلیٰ حضرت، تدریس واصلاح معاشرہ وعقائدومسائل شرعیہ وغیرھا، ہر ہر محاذ پر جہادِ قلمی میں رات دن مصروف عمل ہے۔ ہماری جانب سے تدریسی سلسلے میں درج ذیل کتب، منظر عام پر آکر خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

(1) تلخیص النحو۔(2) ھدایة الصرف ۔(3) ہدایة النحو۔(4) النحو الکبیر ۔(5) المترجم الکامل (ترجمہ شرح مائۃ عامل، اعراب شدہ متن کے ساتھ)۔(6) التوضیح الکامل (شرح مائۃ عامل کا بلا اعراب متن بمع عربی حاشیہ)۔(7) الشرح الکامل شرح شرح مائة عامل (شرح مائۃ عامل کی مختصر شرح اور مکمل ترکیب)۔(8) الوافیہ (کافیہ کا بلا اعراب مکمل متن اوراس پر عربی حاشیہ)......اوراب ان کے بعد''التر کیب'' کے نام سے نادرونایاب کتاب بھی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ترکیبی موضوع پر یقیناً بہت زیادہ کام کیا گیا ہے، لیکن جس عام فہم طرز پر مفتی محمد اکمل مدنی صاحب نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے، ان شاء اللہ عزوجل، آج سے قبل اس کی نظیر پیش کرنا بے حد مشکل ہے۔ یہ کتاب مبتدی طلباء کے لئے ترکیب میں مہارت کے سلسلے میں ایک بہترین رہنما..اور..اساتذہ کرام کے لئے ایک اچھی معاون ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

اس کتاب کو خوبصورت وجاذبِ نظر بنا کر طبائع کو جانبِ علم راغب کرنے میں کس قدر محنت سے کام لیا گیا ہے، اس کا اندازہ ہر صفحے پر سرسری نگاہ ڈالنے سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

کتاب سے استفادہ فرمانے والے اساتذہ وطلباء اگر کسی غلطی پر مطلع ہوں، تو نشاندہی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور اگر اسے بسلسلۂ خدمت علم، بہتر تصور کریں، تو دوسروں کو مطالعہ کی ترغیب دیں۔

خادم علم والعلماء

محمد اجمل

۲۶ جنوری ۲۰۰۵ء بمطابق ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ

عرض مؤلف

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم کی بدولت، ترکیب میں سہولت اور حصول مہارت کے لئے ایک بے حد اہم کتاب حاضر خدمت ہے۔ راقم کو دوران تعلم ترکیبی سلسلے میں کئی مقامات پر شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، چنانچہ سابقہ تلخ تجربات کی روشنی میں مبتدی طلباء کو احساس کمتری، ضیاع وقت اور قلبی کوفت سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک عام فہم کتاب کا ترتب بہت ضروری محسوس ہوا اور یہی احساس، اس کتاب کو عالم وجود میں لانے میں کامیابی کا ذریعہ وسبب بنا۔

اس کتاب کی تیاری میں جس محنت سے کام لیا گیا ہے، بعد مطالعہ اس کا اندازہ قطعی دشوار نہیں۔ آخر کتاب میں دی گئی کتب ومراجع کی فہرست، تتبع میں عدم کوتاہی کا واضح ثبوت ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل اساتذہ وطلباء، تعلیم وتعلم کے دوران کتاب ھذا کو ایک اچھا معاون پائیں گے۔ لیکن اس بات کا اعتراف ضرور کروں گا کہ احباب کے بے حد اصرار پر اس کتاب کو مقرر کردہ وقت سے قبل لانے کی بناء پر بہت سے قواعد وترکیبیں ابھی بھی شامل ہونے سے رہ گئیں ہیں۔ استفادہ کرنے والے تمام حضرات سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کسی ترکیب کا اضافہ ضروری محسوس ہو، ضرور ارشاد فرمائیں، ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں اضافہ کردیا جائے گا۔ لیکن اس مختصر کی کے باوجود اتنا مواد شامل اشاعت ہو چکا ہے کہ جس کی موجودگی کی بناء پر آپ اسے ایک مکمل کتاب ہی تصور فرمائیں گے۔

اس کتاب کے سلسلے میں چند معروضات قابل توجہ ہیں۔

(1) جس بھی جملے یا کلمے کا طریقۂ ترکیب جاننا مقصود ہو فہرست ملاحظہ فرمائیے۔

(2) بے شمار ضروری باتیں النحو الکبیر[1] میں بیان کردی گئی تھیں، لھذا ان کی تکرار مناسب محسوس نہ ہوئی۔ ''التر کیب'' سے مکمل استفادہ کے لئے اولاً اس کے قواعد ازبر کئے جائیں اور اگر پہلے سے یاد ہوں، تو کتاب ھذا سے جو بھی سبق پڑھنا چاہیں، اس سے متعلقہ ابتدائی باتیں النحو الکبیر سے ازسرنو دیکھ لیں، پھر ترکیب شروع کریں۔

(3) یہ بات ذہن نشین رکھنا بہت ضروری ہے کہ ترکیب کوئی مقصود بالذات چیز نہیں کہ اس میں کمال حاصل کرنے کے لئے ترکیب کے مختلف یا طویل ترین طریقے سیکھنے میں اپنا قیمتی وقت ضرورت سے زیادہ صرف کیا جائے، بلکہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے کہ جن کا آگے ذکر کیا جائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔ لھذا اس کے لئے اتنی ہی محنت کی اور کروائی جائے، جتنی اشد ضروری محسوس ہو، اسی بات کو پیش نظر رکھ کر ترکیب کی فقط وہ ضروری ومعتد بہ مقدار بیان کی گئی ہے کہ جس سے مطلوبہ مقاصد حاصل ہو جائیں۔

(4) اگر اساتذہ ہر قسم کی ترکیب کے حل میں مہارت پیدا کروانا چاہیں، تو کتاب ھذا کو پورا حل کروائیں اور اگر فقط شرح مائۃ عامل حل کرانی مقصود ہو، تو صرف ان تراکیب کا انتخاب فرمالیں، جو شرح مائۃ عامل کی تراکیب کو آسان کرنے کے سلسلے میں معاونت فراہم کرتی ہوں۔

(5) بسا اوقات مصلحت وضرورت کے پیش نظر، ایک ہی قاعدہ، ایک سے زیادہ اسباق میں ذکر کیا گیا ہے۔

[1]:۔ مفتی محمد اکمل مدنی صاحب کی فن نحو پر ایک بہترین اور عام فہم کتاب ہے، مبتدی طلباء کے لئے ایک عظیم نعمت ہے، التر کیب سے قبل اس کا مطالعہ اور مسائل کا استحضار، بے حد مفید ثابت ہوگا۔ کتاب منگوانے کے لئے مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور سے رابطہ فرمائیں۔ (ادارہ)

(6) زیادہ تر ترکیبی قاعدے ذکر کئے گئے ہیں، لیکن کہیں کہیں استفادے کی خاطر ترکیب کو ملحوظ رکھے بغیر بھی قواعد ذکر کئے گئے ہیں۔

(7) اگر کسی مشق میں کوئی جملہ ایسا نظر آجائے کہ جس میں بیان کردہ عبارت کے قواعد اس وقت تک بیان نہ کئے گئے ہوں، تو اس کے حل کے لئے متعلقہ قواعد وترکیب کو ملاحظہ فرمائیں۔ مثلاً اگر کہیں شروع میں جملہ معطوفہ نظر آجائے، تو اگلے اسباق میں سے حرف عطف کے قواعد وترکیب کو ملاحظہ فرما کر حل کرلیں۔

اللہ تعالیٰ اسے تمام مسلمانوں کے لئے بالواسطہ اور بلاواسطہ نافع بنائے۔ امین

ترکیب سے متعلقہ ضروری باتیں

(1) النحو الکبیر یا نحو کی جو بھی ابتدائی کتاب پڑھی ہو، اس کے قواعد کو ایک مرتبہ دوبارہ اذہان میں حاضر کر لیں۔ خصوصاً جس جملے کی ترکیب مقصود ہو، اس میں موجود ان تمام چیزوں سے متعلقہ قواعد پر ضرور نظر ثانی فرمالیں کہ جن کا پہچاننا مشکل نہیں۔ مثلاً

ضَرَبَ زَیْدٌ عمرًا بِالْخَشَبَةِ فِی الدَّارِ

کی ترکیب کرنے سے پہلے فعل، فاعل، مفعول بہ، اور جار مجرور کے قواعد ملاحظہ فرمالیں، تو ان شاء اللہ عزوجل تا دیر ذہن میں محفوظ رہیں گے۔ خصوصاً ابتداء میں یہ عمل اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔

(2) ترکیب سے پہلے عبارت میں موجود تمام ایسے کلمات کے معانی تلاش کریں کہ جن کے معانی اس سے قبل معلوم نہ ہوں، کیونکہ معانی جاننے کی بناء پر بھی ترکیب میں بے حد آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً

اَکَلَ الْکُمْثَرٰی یَحْیٰی

کی ترکیب میں اگر "اَلْکُمْثَرٰی" کا معنی معلوم نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ اسے کوئی درندہ اور فاعل گمان کر کے یوں ترجمہ کر دیا جائے کہ "کمثری نے یحیی کو کھایا۔" لیکن اگر پہلے اس کا ترجمہ دیکھ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ "اَلْکُمْثَرٰی" امرود کو کہتے ہیں، لہذا اب یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ یحیی فاعل اور "اَلْکُمْثَرٰی" مفعول بہ ہے۔ کیونکہ ترجمہ یہ بنے گا کہ "یَحْیٰی" نے امرود کھایا۔

(3) عبارت میں موجود افعال کے صیغے متعین فرمائیں۔ تاکہ ان کا فاعل متعین کرنے میں آسانی ہو جائے کہ وہ کوئی اسم ظاہر ہے یا ضمیر۔ پھر ضمیر ہے تو مرفوع متصل ہے یا منفصل۔ پھر متصل ہے، تو بارز ہے یا مستتر۔ پھر مستتر ہے تو جائز الاستتار ہے یا واجب الاستتار۔[1]

(4) سب سے پہلے دیکھا جائے کہ جملہ، کلمے کی کس قسم سے شروع ہو رہا ہے۔ اسم سے، فعل سے یا حرف سے۔ اس کے لئے اسم فعل اور حرف کی علامات معلوم ہونی ضروری ہیں۔

(5) اگر جملہ اسم سے شروع ہو رہا ہو تو اکثر[2] جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا، جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ

بشرطیکہ استفہام والے معنی پر مشتمل نہ ہو۔ جیسے

مَنْ اَبُوْکَ؟

اور اس کے لئے یقیناً مبتداء اور خبر ضروری ہیں، لہذا مبتداء اور خبر کی پہچان کے قواعد کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کو متعین فرمائیں۔ ان کے قواعد آگے مذکور ہیں۔ اور اگر شرط والا معنی رکھتا ہے، جیسے مَن اور ما وغیرہ تو کبھی جملہ اسمیہ ہوگا، کبھی فعلیہ۔ تفصیل آگے آئے گی۔

[1] :۔ ضمائر کے بارے میں بے حد عام فہم اور تفصیلی طور پر جاننے کے لئے "النحو الکبیر" میں "ضمائر کا بیان" ملاحظہ فرمائیں۔ غالباً اتنے نفیس انداز سے ضمائر کا بیان کسی اور کتاب میں نہ ملے گا۔ (ادارہ) [2]: یہاں اکثر کی قید اس لئے لگائی کہ بسا اوقات شروع میں اسم ہونے کے باوجود جملہ فعلیہ خبریہ بنتا ہے۔ مثلاً (زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ) ۱۲ منہ

(6) اور اگر پہلے فعل ہو، تو جملہ فعلیہ ہوگا۔ اس میں مزید غور کریں کہ وہ فعل لازم ہے یا متعدی۔ اگر لازم ہے، تو اس کے لئے فقط فاعل تلاش کریں۔ اگر متعدی ہے، تو پھر دیکھیں کہ متعدی بیک مفعول ہے یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔ ان میں سے جو بھی ہو، فاعل کی تلاش کے ساتھ ساتھ فعل کے تقاضے کے مطابق مفعول بھی تلاش فرمائیں۔ فاعل ومفعول کی تعیین کا طریقہ بھی آگے ذکر کیا گیا ہے۔

(7) اور اگر شروع میں حرف ہو، تو سب سے پہلے حرف کی قسم متعین فرمائیں۔ مثلاً وہ عاملہ ہے یا غیر عاملہ۔ اگر عاملہ ہے، تو اسم پر داخل ہونے والا ہے یا فعل پر۔ اسم پر داخل ہونے والا ہے تو حروف جارہ..یا..حروف مشبہ بالفعل..یا..ماولا المشبہتان بلیس..یا..لائے نفی جنس..یا..حروف ندا..یا..میں سے کوئی ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کس کس چیز کا تقاضا کرتا ہے، اس کا بیان ''النحو الکبیر'' میں گزر چکا اور ترکیب کس طرح ہوگی، یہ آگے مذکور ہے۔

(8) اور اگر فعل پر داخل ہونے والے حروف ہیں، تو چاہے ناصبہ ہوں یا جازمہ، جملہ فعلیہ ہوگا۔ مزید کے لئے سابقہ اور آئندہ آنے والے قواعد کا لحاظ ضروری ہوگا۔

(9) نیز پوری عبارت میں آنے والے اسماء پر غور فرمائیں کہ ان کا تعلق مرفوعات، منصوبات..یا..مجرورات میں سے کس کے ساتھ ہے۔ تاکہ ترکیب میں مزید آسانی پیدا ہو جائے۔

(10) جب تک کسی لفظ کا آگے سے تعلق پورا نہ ہو جائے، پیچھے کے لئے اسے کچھ نہ بنائیں۔ مثلاً

ضَرَبَ الرَّجُلُ الَّذِی فِی الدَّارِ عَمراً

''اَلــــرَّجُــلُ'' پیچھے کے لئے فاعل اور آگے کے لئے موصوف ہے۔ چنانچہ ترکیب کرتے ہوئے، یوں کہا جائے گا کہ ضرب فعل، الرجل موصوف الخ۔ اس کے برخلاف الرجل کو موصوف بنائے بغیر فوراً ''ضَرَبَ'' کا فاعل قرار دینا غلط ہوگا۔

(11) عبارت میں ترکیبی قواعد کی رو سے کلمات کا آپس میں تعلق دیکھ کر مسند اور مسند الیہ تلاش فرمائیں۔

(12) ترکیب کرتے ہوئے یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ میں ماقبل میں کیا کیا بنا چکا ہوں اور اب مجھے کیا کیا تلاش کرنا ہے۔

(13) ترکیب میں آسانی کے لئے لفظی ترجمہ نکالنے میں مہارت کا حصول بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ لفظی ترجمہ وترکیب کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ ترکیب سے ترجمہ اور ترجمے سے ترکیب سمجھ میں آتی ہے۔

(14) خوب یاد رہے کہ قواعد نحویہ اکثری ہیں، کلی نہیں۔ یعنی یہ قواعد کلام عرب کی تمام امثلہ میں جاری ہوں ضروری نہیں، بلکہ اکثر امثلہ میں ان کے استعمال کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ لھذا اگر کوئی ترکیب، بیان کردہ اسلوب کے خلاف نظر آئے تو پریشانی کا شکار نہ ہوں۔

ضروری تنبیہ:۔

عبارت درست ہونے کا مطلب، ''کسی درست عبارت والے سے سن کر اعراب حفظ کر لینا..یا..اعراب لگی ہوئی عبارت کا رٹ لینا''..یا..''زبان میں روانی کا حصول'' نہیں، بلکہ ہر پڑھے جانے والے اعراب کی وجہ اعراب بمع دلیل معلوم ہونا، اسکی حتمی علامت ہے۔

سبق نمبر......(1)

ترکیب کی تعریف اور اس کے فوائد ومقاصد کا بیان

ترکیب کی تعریف:۔

ترکیب کا لغوی معنی ہے ملانا....اور...اصطلاحی اعتبار سے کلمات کے باہمی تعلق کے ملاحظہ کے بعد مسند اور مسند الیہ تلاش کر کے، جملے کی قسم متعین کرنا۔

اس کے مقاصد:۔

اس کے ساتھ کئی مقاصد وابستہ ہیں۔مثلاً

(1) کلمات کا آپس میں تعلق جاننا۔کیونکہ اسی کے نتیجے میں ترکیب کرنے والا معلوم کرسکتا ہے کہ مذکورہ عبارت مرکب مفید پر مشتمل ہے..یا..غیر مفید پر۔

(2) ترجمہ کرنے میں سہولت حاصل کرنا۔کیونکہ مرکب کی قسم جانے بغیر اس کا درست ترجمہ ممکن نہیں۔

(3) مرکب مفید ہونے کی صورت میں کلمات عرب کے باہم تعلق کے ملاحظہ کے بعد مسند اور مسند الیہ کو حاصل کر کے جملے کی قسم متعین کرنا۔[1]

(4) اعرابی اغلاط سے محفوظ رہنا۔

اس کے فوائد:۔

اس کے کئی فائدے ہیں۔

(1) کلمات کی پہچان پختہ ہوتی ہے۔

(2) اعرابی اغلاط سے حفاظت رہتی ہے۔

(3) مرکب اور جملوں کی اقسام کی تعیین میں دقت ختم ہوجاتی ہے۔

(4) ان تمام امور کے باعث عبارت کا درست ترجمہ کرنے میں سہولت حاصل ہوجاتی ہے۔...اور...

(5) قواعد نحویہ کے اجراء کا بار بار موقع میسر آتا ہے،جس کی بناء پر یہ قواعد ذہن میں پختہ ہوجاتے ہیں اور اس کی برکت سے آئندہ درسی کتب کے علاوہ ہر قسم کی عربی کتاب کی عبارات پڑھنے اور ان سے درست مفہوم اخذ کرنے میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

[1]:۔جملوں کی اقسام اگلے سبق میں بیان کی جائیں گی۔(ان شاءاللہ عزوجل) ۱۲منہ

سبق نمبر......(2)

جملوں کی اقسام

یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ نیز ہر جملہ مسند اور مسند الیہ سے ضرور مرکب ہوتا ہے۔
اور یہ بھی کہ اگر جملہ اسمیہ ہو، تو اس میں موجود مسند الیہ کو "مبتداء" اور مسند کو "خبر" کہتے ہیں۔ جب کہ جملہ فعلیہ ہونے کی صورت میں مسند کو فعل اور مسند الیہ کو فاعل یا نائب الفاعل کہا جاتا ہے۔
اب جیسا کہ فوائد ترکیب کے ضمن میں عرض کیا گیا کہ اس کی وجہ سے جملوں کی تعیین میں مدد ملتی ہے، تو مناسب ہوگا کہ مشہور مشہور جملوں کی اقسام اور ان کی تعریفات بھی جان لی جائیں، تا کہ آئندہ کسی مقام پر تعیین میں دقت محسوس نہ ہو۔

باعتبار اصل، جملوں کی اقسام

اصل کے اعتبار سے جملوں کی چار اقسام ہیں۔

(1) اسمیہ۔(2) فعلیہ۔(3) ظرفیہ۔(4) شرطیہ۔

(1) اسمیہ:۔

وہ جملہ جس کا پہلا جزو اسم ہو... یا... جو مبتداء اور خبر سے مرکب ہو۔ جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ

تقسیم (1):۔

لفظ اور معنیٰ کے اعتبار سے جملہ اسمیہ کی اقسام:۔

اس لحاظ سے اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) لفظاً اور معنیً خبریہ۔

(ii) لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ۔

(i) لفظاً اور معنیً خبریہ:۔

وہ جملہ اسمیہ، جو لفظی اور معنوی، دونوں اعتبار سے خبریہ ہو۔ جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ

(ii) لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ:۔

وہ جملہ اسمیہ، جو لفظی اعتبار سے خبریہ اور معنوی اعتبار سے انشائیہ ہو۔ جیسے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وضاحت:۔

چونکہ مذکورہ جملہ مبتداء اور خبر پر مشتمل ہے، چنانچہ باعتبارِ لفظ، جملہ خبریہ کہلائے گا۔اور۔۔چونکہ یہاں خبر دینا مقصود نہیں، بلکہ اللہ تعالی کی حمد کا ارادہ ہے اور حمد ومدح کا تعلق انشاء سے ہے لہٰذا معنوی اعتبار سے انشاء قرار پائے گا۔

تقسیم(2):۔

خبر کے اعتبار سے جملہ اسمیہ کی اقسام:۔

اس لحاظ سے بھی اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) کبریٰ (ii) صغریٰ

(i) کبریٰ:۔

وہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے کہ جس کی خبر جملہ ہو۔ یہ عام ہے کہ وہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ۔ جیسے

زَیْدٌاَبُوْہُ قَائِمٌ ۔۔اور۔۔ زَیْدٌقَامَ اَبُوْہُ

جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ کی اقسام:۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(1) ذَاتُ وَجْہٍ۔(2) ذَاتُ وَجْھَیْنِ۔

(1) ذات وجہ:۔

وہ جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہے کہ جس کی خبر بھی جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ جیسے

زَیْدٌاَبُوْہُ قَائِمٌ

(2) ذات وجہین:۔

وہ جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہے کہ جس کی خبر جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے

زَیْدٌقَامَ اَبُوْہُ

(ii) صغریٰ:۔

وہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے، جو کسی مبتداء کی خبر واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

زَیْدٌاَبُوْہُ قَائِمٌ میں ابوہ قائم

☆0☆0☆0☆0☆0☆0☆0☆0

(2) فعلیہ:۔

وہ جملہ جس کا پہلا جزو فعل ہو...یا...جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔جیسے

قَامَ زَیْدٌ

تقسیم(1):۔

لفظ اور معنی کے اعتبار سے جملہ فعلیہ کی اقسام:۔

اس کی بھی اس لحاظ سے دو اقسام ہیں۔

(i) لفظا اور معنیً خبریہ۔

(ii) لفظا خبریہ معنیً انشائیہ۔

(i) لفظا اور معنیً خبریہ:۔

وہ جملہ فعلیہ ہے، جو لفظی اور معنوی، دونوں اعتبار سے خبریہ ہو۔جیسے

قَامَ زَیْدٌ

(ii) لفظا خبریہ معنیً انشائیہ:۔

وہ جملہ فعلیہ، جو لفظی اعتبار سے خبریہ اور معنوی اعتبار سے انشائیہ ہو۔جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ...اور...

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیونکہ ان دونوں جملوں سے کوئی خبر دینا مقصود نہیں، بلکہ پہلے جملے کے ذریعے شیطان مردود سے پناہ اور دوسرے کے ذریعے حصول برکت کا ارادہ ہے۔

تقسیم(2):۔

خبر کے اعتبار سے جملہ فعلیہ کی اقسام:۔

اس لحاظ سے بھی اس کی دو اقسام ہیں۔

(i) کبریٰ (ii) صغریٰ

(i) کبریٰ:۔

وہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے کہ جس کا کوئی مفعول، مکمل جملہ ہو۔یہ عام ہے کہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ۔جیسے

ظَنَنْتُ زَیْداً یَقُوْمُ اَبُوْہُ ..اور.. ظَنَنْتُ زَیْداً اَبُوْہُ قَائِمٌ

جملہ فعلیہ خبریہ کبریٰ کی اقسام:۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(1) ذَاتُ وَجْهٍ۔(2) ذَاتُ وَجْهَيْنِ۔

(1) ذات وجہ:۔

وہ جملہ فعلیہ خبریہ کبری ہے کہ جس کا کوئی مفعول جملہ فعلیہ خبریہ ہو۔ جیسے

ظَنَنْتُ زَيْدًا يَقُوْمُ اَبُوْهُ

(2) ذات وجہین:۔

وہ جملہ فعلیہ خبریہ کبری ہے کہ جس کا کوئی مفعول جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ جیسے

ظَنَنْتُ زَيْدًا اَبُوْهُ قَائِمٌ

(ii) صغری:۔

وہ جملہ فعلیہ خبریہ، جو کسی مبتداء کی خبر واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

زَيْدٌ قَامَ اَبُوْهُ

جملہ اسمیہ اور فعلیہ خبریہ کی اقسام کا خلاصہ

☆جملہ اسمیہ خبریہ کی اقسام:

(1) جملہ اسمیہ خبریہ صغری

(2) جملہ اسمیہ خبریہ کبری ذات وجہ

(3) جملہ اسمیہ خبریہ کبری ذات وجہین

☆جملہ فعلیہ خبریہ کی اقسام:

(1) جملہ فعلیہ خبریہ صغری

(2) جملہ فعلیہ خبریہ کبری ذات وجہ

(3) جملہ فعلیہ خبریہ کبری ذات وجہین

0☆0☆0☆0

(3) ظرفیہ:۔

وہ جملہ جو ظرف اور مظروف سے مرکب ہو۔ جیسے

اَلطَّائِرُ فِي الْبَيْتِ

نوٹ:۔ اس میں اَلطَّائِرُ مظروف اور فِي الْبَيْتِ ظرف ہے۔

(4) شرطیہ:۔

وہ جملہ، جو شرط اور جزاء سے مرکب ہو۔ جیسے

إِنْ تُكْرِمْنِي أُكْرِمْكَ

☆0۔0۔0☆

باعتبار صفات جُمَل کی اقسام

اس اعتبار سے مشہور جملوں کی نو اقسام ہیں۔

(1) مُبَيِّنَة ....(2) مُعَلِّلَة .... (3) مُعْتَرِضَة .... (4) مُسْتَانِفَة .... (5) نَتِيْجِيَّة ....

(6) حَالِيَّة .... (7) مَعْطُوْفَة .... (8) مُفَصِّلَه .... (9) مُفَسِّرَه ....

(۱) مُبَيِّنَة :۔

وہ جملہ ہے جو سابقہ مجمل کلام کی وضاحت کرے۔ جیسے

اَلْكَلِمَةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ

(یعنی کلمہ تین اقسام پر ہے (ان میں سے پہلی قسم) اسم (دوسری) فعل (اور تیسری) حرف ہے۔)

نوٹ:۔

چونکہ ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ میں اجمال ہے لھذا اس مثال میں اسم و فعل و حرف کو ان کے مبتدائے محذوف کے ساتھ ملا کر جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ قرار دیا جائے گا۔

(۲) مُعَلِّلَة:۔

وہ جملہ جو ماقبل کی علت واقع ہو۔ جیسے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) لَا تَصُوْمُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ

(یعنی رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: "ان (عید کے) دنوں میں روزے نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے، پینے اور جماع کے دن ہیں۔")

نوٹ:۔

اس مثال میں "فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ" جملہ مُعَلِّلَة ہے۔

(۳) مُعْتَرِضَة:۔

کلام کے درمیان آنے والا وہ جملہ، جس کا ماقبل اور مابعد سے لفظی اعتبار سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلنِّيَّةُ فِي الْوُضُوْءِ لَيْسَ بِشَرْطٍ

(یعنی ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: "وضو میں نیت شرط نہیں ہے۔")

نوٹ:۔

اس مثال میں رَحِمَهُ اللهُ، جملہ معترضہ ہے۔

(٤) مُسْتَانِفَة:۔

وہ جملہ ہے کہ جس سے کلام کی ابتداء ہو رہی ہو۔ جیسے

ذَالِکَ الْکِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيْهِ

(یعنی یہ وہ ذی شان کتاب ہے، جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔)

(٥) نَتِيْجِيَّة:۔

وہ جملہ ہے جو کلامِ سابق سے بطورِ نتیجہ حاصل ہو۔ جیسے

اَلْجَزْمُ مُخْتَصٌّ بِالاَفْعَالِ وَالْكَسْرُ مُخْتَصٌّ بِالاَسْمَاءِ فَلَيْسَ بِالاَفْعَالِ كَسْرٌوَلاَ فِي الاَسْمَاءِ جَزْمٌ

(یعنی جزم، افعال کے ساتھ اور جر، اسماء کے ساتھ خاص ہے، چنانچہ افعال میں جر اور اسماء میں جزم نہیں پایا جاتا۔)

نوٹ:۔

اس مثال میں فَلَيْسَ بِالاَفْعَالِ كَسْرٌوَلاَ فِي الاَسْمَاءِ جَزْمٌ، جملة نتيجيه ہے۔

(٦) حَالِيَّة:۔

وہ جملہ جو ماقبل سے حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

رَأَيْتُ الاَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ

(یعنی میں نے امیر کو سوار ہونے کی حالت میں دیکھا۔)

نوٹ:۔

اس میں الاَمِيْرَ ذوالحال اور وَهُوَ رَاكِبٌ جملہ حالیہ ہے۔

(٧) مَعْطُوْفَة:۔

وہ جملہ جسے کسی حرفِ عطف کے واسطے سے جملہ سابقہ پر عطف کیا جائے۔ جیسے

جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَذَهَبَ بَكْرٌ

(یعنی میرے پاس زید آیا اور بکر چلا گیا۔)

نوٹ:۔

اس میں "وَذَهَبَ بَكْرٌ" جملہ معطوفہ ہے۔

(۸) مُفَصِّلَه:۔

وہ جملہ جو ماقبل ذکر کردہ کسی بات کی تفصیل پر مشتمل ہو۔ جیسے

بَعْضُهَا لَفْظِيَّةٌ وَبَعْضُهَا مَعْنَوِيَّةٌ فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ

(یعنی ان میں سے بعض عوامل لفظی اور بعض معنوی ہیں۔ پس ان میں سے لفظی عوامل دو قسم پر ہیں۔)

نوٹ:۔

یہاں" فاللفظية منها على ضربين " جملہ مفصلہ ہے۔

(۹) مُفَسِّرَه:۔

وہ جملہ ہے، جو ماقبل جملے کی وضاحت کے لئے لایا جائے۔ اس کے شروع میں کوئی حرف تفسیر مذکور ہوتا ہے۔ جیسے

لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ اَىْ مَاضَرَبَ زَيْدٌ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الاَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ

(زید نے نہیں مارا یعنی زید نے زمانہ گزشتہ میں سے کسی جزء میں نہیں مارا۔)

نوٹ:۔

یہاں "اى ماضرب زيد فى شىء من الازمنة الماضية" جملۂ مفسرہ ہے۔

☆0-0-0-0☆

باعتبار اعراب جُمَل کی اقسام

اس اعتبار سے جملوں کی دو اقسام ہیں۔

(1) ایسے جملے جن کے لئے کوئی محلی اعراب ہو۔ (2) ایسے جملے جن کے لئے کوئی محلی اعراب نہ ہو۔ [۱]

(1) ایسے جملے جن کے لئے کوئی محلی اعراب ہو۔

ان سے مراد وہ جملے ہیں کہ جنہیں مفرد کی تاویل میں لینا صحیح ہو۔

اب اگر مفرد مرفوع کی تاویل میں لیا جاسکتا ہو، تو ان کے لئے محل رفع ہوگا۔ جیسے

خَالِدٌ يَعْمَلُ الْخَيْرَ (خالد بھلائی کا کام کرتا ہے)

کیونکہ اسے "خَالِدٌ عَامِلُ الْخَيْرِ" کی تاویل میں لیا جاسکتا ہے۔

---

[۱]: محلی اعراب کی وضاحت النحو الکبیر میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۱۲ منہ)

اور اگر مفرد منصوب کی تاویل میں لیا جاسکتا ہو،تو ان کے لئے محل نصب ہوگا۔جیسے

كَانَ خَالِدٌ يَعْمَلُ الْخَيْرَ (خالد بھلائی کا کام کیا کرتا تھا)

کیونکہ اسے "كَانَ خَالِدٌ عَامِلاً لِلْخَيْرِ" کی تاویل میں لیا جاسکتا ہے۔

اور اگر مفرد مجرور کی تاویل میں لیا جاسکتا ہو،تو ان کے لئے محل جر ہوگا۔جیسے

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يَعْمَلُ الْخَيْرَ (میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا،جو اچھا عمل کرتا ہے)

کیونکہ اسے "مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَامِلٍ لِلْخَيْرِ" کی تاویل میں لیا جاسکتا ہے۔

(2) ایسے جملے جن کے لئے کوئی محلی اعراب نہ ہو۔

وہ جملے ہیں کہ جنہیں مفرد کی تاویل میں لینا درست نہ ہو۔جیسے

جَاءَ الَّذِیْ كَتَبَ

کیونکہ اسے "جَـاءَ الَّـذِیْ كَـاتِبٌ" کی تاویل میں لینا درست نہیں۔کیونکہ اسم موصول اپنے مابعد جملہ خبریہ کا تقاضا کرتا ہے۔جب کہ کاتب جملہ خبریہ نہیں،بلکہ مفرد ہے۔

محل اعراب رکھنے والے جُمَل کی اقسام

ان جملوں کی سات اقسام ہیں۔

(i) وہ جملے جو خبر واقع ہورہے ہوں۔ان کے دو قسم کے محل ہوتے ہیں۔

(۱) رفع:۔

جب کہ یہ "مبتداء،حروف مشبہ بالفعل ..یا..لائے نفی جنس" کی خبر واقع ہورہے ہوں۔جیسے

اَلْعِلْمُ يَرْفَعُ قَدْرَ صَاحِبِهٖ(علم،صاحب علم کی قدر و قیمت بڑھاتا ہے)

..اور..اِنَّ الْفَضِيْلَةَ تُحَبُّ (بے شک فضیلت،پسند کی جاتی ہے)

..اور..لَاغُلَامَ رَجُلٍ يَقْعُدُ فِي الدَّارِ(مرد کا کوئی غلام گھر میں بیٹھا ہوا نہیں ہے)

(۲) نصب:۔

جب کہ یہ فعل ناقص..یا..ماولا المشبہتان بلیس کی خبر واقع ہورہے ہوں۔جیسے درج ذیل امثلہ میں "تَظْلِمُوْنَ"..اور..

"قَامَ"۔

اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ..اور..مَازَيْدٌ قَامَ

(ii) وہ جملے جو حال واقع ہو رہے ہوں۔ یہ محلی اعتبار سے منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں "یَبْکُوْنَ"۔

وَجَاءُ وْ اَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ (وہ اپنے والد کے پاس اس حال میں آئے کہ رو رہے تھے)

(iii) وہ جملے جو مفعول بہ واقع ہو رہے ہوں۔ یہ بھی محلاً منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں "تَجْتَمِعُ"۔

اَظُنُّ الاُمَّةَ تَجْتَمِعُ بَعْدَ التَّفَرُّقِ

(میرا گمان ہے کہ امت ٹکڑوں میں بٹنے کے بعد پھر متحد ہو جائے گی)

(iv) وہ جملے جو مضاف الیہ واقع ہو رہے ہوں۔ یہ محلاً مجرور ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں "یَنْفَعُ"۔

هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ

(یہ وہ دن ہے کہ جس میں سچ بولنے والوں کو ان کا سچ نفع دے گا)

(v) وہ جملے جو شرط کی جزاء واقع ہو رہے ہوں۔ یہ محلاً مجزوم ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں "مَالَهٗ مِنْ هَادٍ"۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ

(اور جسے اللہ ہدایت کی توفیق نہ دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں)

(vi) وہ جملے جو صفت واقع ہو رہے ہوں۔ یہ موصوف کے مطابق مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں "یَسْعٰی... یَخُوْنُ بِلاَدَهٗ... اور... یخدم امته"۔

وَجَاءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى (اور شہر کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا)

لاَ تَحْتَرِمْ رَجُلاً يَخُوْنُ بِلاَدَهٗ (اس شخص کا احترام نہ کر، جو اپنے شہر میں خیانت کرتا ہے)

سَقَىٰ اللّٰهُ رَجُلٍ يَخْدِمُ اُمَّتَهٗ (اللہ اس شخص کو سیراب کرے، جو اپنی امت کی خدمت کرتا ہے)

(vii) وہ جملے جو کسی ایسے جملے کے تابع واقع ہو رہے ہوں کہ جن کے لئے محلی اعراب ہیں۔ یہ متبوع کے مطابق "مرفوع، منصوب یا مجرور" ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل امثلہ میں "یَکْتُبُ.... تَخْفٰی .. اور.. لاَخَیْرَ فِیْهِ"۔

عَلِيٌّ يَقْرَأُ وَيَكْتُبُ (علی پڑھتا اور لکھتا ہے)

كَانَتِ الشَّمْسُ تَبْدُوْ وَتَخْفٰى (سورج ظاہر ہوتا اور پوشیدہ ہوتا رہا تھا)

لاَ تَعْبَأْ بِرَجُلٍ لاَخَيْرَ فِيْهِ لِنَفْسِهٖ وَاُمَّتِهٖ لاَخَيْرَ فِيْهِ لِنَفْسِهٖ وَاُمَّتِهٖ

(اس شخص کی پرواہ نہ کر جس میں اپنی ذات اور امت کے لئے کوئی خیر نہیں، اس میں اپنی ذات اور امت کے لئے کوئی بھلائی نہیں)

سبق نمبر......(3)

کلمات کے مخصوص متعلقین کا بیان

ماقبل میں معلوم ہو چکا کہ مقاصدِ ترکیب میں سے ایک، کلمات کے آپس میں تعلق کی معرفت بھی ہے، تا کہ اس کے نتیجے میں ترکیب کرنے والے کو معلوم ہو سکے کہ مذکورہ عبارت مرکبِ مفید ہے.. یا..غیر مفید اور پھر اس کے نتیجے میں درست ترجمے و مفہوم تک پہنچنا ممکن ہو سکے۔

اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی بے حد مفید رہے گی کہ بسا اوقات ایک کلمہ دوسرے کلمے سے اور کلمات کا ایک مجموعہ دوسرے مجموعے سے خاص تعلق رکھتا ہے، چنانچہ ترکیب کرنے والے کو چاہئیے کہ جب عبارت میں کسی کلمے.. یا.. مجموعہ کلمات کو پہچان لے [1]، تو اس کے فوراً بعد اس کے مخصوص متعلق کو تلاش کرے۔ مثلاً جب اس نے قواعد کی رو سے مبتداء کو پہچان لیا، تو اب فوراً اس کے متعلق خاص یعنی خبر کو ڈھونڈ ے۔ یونہی جب اس نے مجموعہ کلمات کے ذریعے "قسم" حاصل کر لی، تو اب جوابِ قسم تلاش کرے۔

ذیل میں کلمات اور مجموعہ کلمات کے مخصوص متعلقین ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر شمار	مُتَعلَّق	مُتَعلِّق	نمبر شمار	مُتَعلَّق	مُتَعلِّق
(1)	مبتداء۔	خبر....	(10)	ممیز۔	تمیز....
(2)	فعل۔	فاعل یا نائب الفاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول مطلق۔	(11)	شرط	جزاء
(3)	ذوالحال۔	حال....	(12)	مُفسَّر	مُفسِّر
(4)	مستثنیٰ منہ۔	مستثنیٰ....	(13)	مبدل منہ۔	بدل....
(5)	موصوف۔	صفت....	(14)	مؤکد۔	تاکید....
(6)	معطوف علیہ	معطوف...	(15)	مبیّن۔	عطفِ بیان
(7)	جار۔	مجرور....	(16)	مضاف۔	مضاف الیہ
(8)	قسم۔	جوابِ قسم....	(17)	نداء۔	منادیٰ یا مقصود بندا
(9)	اسمِ موصول۔	صلہ....	(18)	قول۔	مقولہ....

[1]: کلمات و مجموعہ کلمات کی پہچان کا مزید بیان ان شاء اللہ عزوجل اگلے اسباق میں آئے گا۔ ۱۲ منہ

سبق نمبر......(4)

جار مجرور سے متعلقہ ضروری باتیں اور اہم قواعد

چونکہ کلامِ عرب میں جار مجرور کا استعمال بکثرت ہوتا ہے،لھذا ان سے متعلقہ چند اہم باتیں اور بنیادی قواعد ابتداء میں بیان کئے جائیں گے۔

(1) جار مجرور مل کر تنہا کچھ نہیں بنتے،اگر یہ کسی جگہ خبر،صلہ،صفت..یا..حال وغیرہ بن سکتے ہوں،تو کسی مُتَعَلَّق سے مل کر ہی بنیں گے۔

(2) جار مجرور جس کے مُتَعَلِّق ہوں،اسے مُتَعَلَّق کہتے ہیں۔

(3) جار مجرور اکثر چھ چیزوں کے مُتَعَلِّق ہوتے ہیں۔

﴿i﴾فعل...﴿ii﴾اسم فاعل...﴿iii﴾اسم مفعول...﴿iv﴾اسمِ تفضیل...﴿v﴾صفت مشبہ...اور...﴿vi﴾مصدر...

(4) بسا اوقات جار مجرور سے پہلے مذکورہ اشیاء میں سے ایک سے زائد چیزیں پائی جاتی ہیں،ایسی صورت میں درست مُتَعَلَّق جاننے کے لئے باری باری ان متوقع مُتَعَلَّقین کے ساتھ جار مجرور کا ترجمہ کر کے دیکھیں۔جس کے ساتھ "عبارت کے سیاق وسباق کے لحاظ سے" ترجمہ درست محسوس ہو،وہی اس کا مُتَعَلَّق ہوگا۔مثلاً

وَلَا يَجِبُ اِيْصَالُ الْمَاءِ اِلَى الْمُسْتَرْسِلِ مِنَ الشَّعْرِ عَنْ دَائِرَةِ الْوَجْهِ

(اور چہرے کے دائرے سے لٹکے ہوئے بالوں تک پانی کا پہنچانا واجب نہیں ہے)

اس عبارت میں مِنَ الشَّعْرِ سے پہلے فعل(لَا يَجِبُ)،مصدر(اِيْصَال)اور اسم فاعل(اَلْمُسْتَرْسِل) موجود ہیں،چنانچہ بالترتیب تینوں چیزوں کا مِنَ الشَّعْرِ کے ساتھ ترجمہ کر کے دیکھیں گے۔بعد ترجمہ معلوم ہوگا کہ اس کا مُتَعَلَّق اسم فاعل ہی مناسب ہے،چنانچہ اسی کے متعلق کیا جائے گا۔یونہی"عَنْ دَائِرَةِ الْوَجْهِ"میں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(5) جار مجرور کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ظرف کی دو قسمیں ہیں۔

(i) ظرف لغو:۔

وہ جار مجرور،جن کا مُتَعَلَّق عبارت میں مذکور ہو،یہ عام ہے کہ وہ جار مجرور سے پہلے ہو یا بعد میں۔جیسے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ..اور..اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

نوٹ:۔

☆ پہلی مثال میں عَلٰى قُلُوْبِهِمْ،خَتَمَ..اور..دوسری مثال میں عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے متعلق ہوگا۔

☆مُتَعَلَّق سے پہلے واقع ہونے کی صورت میں جار مجرور کو ظرف لغو مقدم کہا جاتا ہے۔جیسا کہ دوسری مثال میں مذکور ہے۔

(ii) ظرف مُستقر:۔

وہ جار مجرور کہ جن کا مُتَعَلِّق عبارت میں مذکور نہ ہو۔جیسے

زَيْدٌ فِي الدَّارِ

(6) اگر مُتَعَلِّق عبارت میں مذکور نہ ہو،تو عموماً بکثرت استعمال ہونے والے افعال کو مقدر (پوشیدہ) مانا جاتا ہے۔ایسے افعال کو افعالِ عامہ کہتے ہیں۔افعالِ عامہ یہ ہیں۔

☆ حصول ☆ وجود ☆ ثبوت ☆ کون ☆ نزول

(7) مُتَعَلِّق بنانے کے لئے کبھی ان کے افعال اور کبھی اسمائے مشتقہ کا انتخاب کیا جاتا ہے۔جیسے

زَيْدٌ فِي الدَّارِ

میں، فِي الدَّارِ...کے مُتَعَلِّق کے طور پر ثَبَتَ ..یا..ثَابِتٌ ..یا..وَجَدَ..یا..مَوْجُودٌ وغیرہ کو مقدر مانا جاسکتا ہے۔

نوٹ:۔

افعالِ عامہ کا مقدر مانا جانا اکثر ہے،لازمی نہیں۔چنانچہ اگر کسی مقام پر''سیاق وسباق کے اعتبار سے''ان کے علاوہ افعال میں سے کوئی چیز مقدر مانی جائے تب بھی درست ہے۔جیسے

زَيْدٌ فِي الدَّارِ

میں فِي الدَّارِ کا مُتَعَلِّق اِسْتَقَرَّ ..یا..مُسْتَقِرٌّ وغیرہ قرار دینا بھی درست ہے۔

(8) اگر ایک عبارت میں دو جار مجرور موجود ہوں،تو بسا اوقات ان دونوں کے لئے فقط ایک ہی مُتَعَلِّق نکالنا کافی ہوتا ہے۔اس صورت میں پہلے جار مجرور کو اس مُتَعَلِّق کا ظرفِ مستقر اور دوسرے کو ظرفِ لغو بنائیں گے۔جیسے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ

میں اَلْحَمْدُ کے بعد ثَابِتٌ کو مقدر مان کر لِلّٰهِ کو اس کا ظرفِ مستقر اور عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ کو ظرفِ لغو بنائیں گے۔

(9) اگر جار مجرور،عبارت کے درمیان میں (نہ کہ شروع میں) کسی اسمِ معرفہ کے بعد واقع ہوں،تو انہیں کسی کے مُتَعَلِّق کر کے ماقبل کے لئے''حال''..یا..''صفت''بنائیں گے۔جیسے

جَاءَنِي زَيْدٌ مِنْ شَرِيْفِ الْقَوْمِ لِلْاِسْتِقْرَاضِ

(زید جو شریف القوم میں سے ہے،میرے پاس قرض طلب کرنے کے لئے آیا۔)

نوٹ:۔

یہاں مِنْ شَرِيْفِ الْقَوْمِ کو مُتَعَلِّق محذوف سے ملا کر زَيْدٌ سے حال..یا..صفت بنائیں گے۔

(10) اور اگر عبارت کے درمیان میں اسمِ نکرہ کے بعد جار مجرور واقع ہو،تو کسی کے مُتَعَلِّق کر کے ماقبل کے لئے صفت بنائیں گے۔جیسے

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِلْاِمْتِنَاءِ

نوٹ:۔

☆ اسمیں مِنْهُمَا کو مُتَعَلِّق محذوف ثَابِتٍ سے ملاکر" وَاحِدٍ" کی صفت بنائیں گے۔

☆ یہاں ذوالحال حال والی ترکیب درست نہیں ہوسکتی، کیونکہ ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس سے مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ جب کہ یہاں حال مؤخر ہے۔

(11) اور اگر عبارت کے شروع میں اسم معرفہ اور اس کے بعد جار مجرور ہو، تو اسم معرفہ کو مبتداء اور جار مجرور کو کسی کے مُتَعَلِّق کر کے خبر بنائیں گے۔ جیسے

زَيْدٌ فِي الدَّارِ

(12) اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے

زَيْدٌ مِّنْهُم طَوِيْلٌ ..اور.. زَيْدٌ فِي الدَّارِ يُسَافِرُ غَدًا

تو پہلے "معرفہ کو" ذوالحال یا موصوف "اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے" حال یا صفت" بنائیں گے، پھر یہ" ذوالحال یا موصوف" اپنے" حال یا صفت" سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔

چنانچہ پہلی مثال میں اولاً" زَيْدٌ "کو ذوالحال یا موصوف اور" مِّنْهُم "کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور" طَوِيْلٌ "کو خبر قرار دیں گے۔ اور دوسری میں بھی" زَيْدٌ" ذوالحال یا موصوف اور" فِي الدَّارِ "کسی کے متعلق ہو کر حال یا صفت واقع ہوگا۔

سوال:۔

سابقہ کتب میں پڑھا تھا کہ ذوالحال فاعل ہوتا ہے یا مفعول۔ مندرجہ بالا مثالوں میں زید نہ تو فاعل ہے، نہ مفعول، بلکہ مبتداء واقع ہو رہا ہے تو اسے ذوالحال بنانا کس طرح درست ہوسکتا ہے؟...

جواب:۔

جواب سے پہلے یاد رکھئے کہ فاعل و مفعول بہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حقیقی...(۲) حکمی...

(۱) فاعل حقیقی:۔

وہ اسم ہے کہ جس کی طرف کسی فعل..یا..شبہ فعل کی اس طرح نسبت کی گئی ہو کہ وہ فعل..یا..شبہ فعل اس کے

ساتھ قائم ہونہ کہ اس پر واقع ہورہا ہو۔ جیسے

قَامَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ

غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ فاعل حقیقی کی دو خصوصیات ہیں۔

(۱) مسندالیہ ہونا۔(۲) جملے میں دوسری جگہ واقع ہونا۔

(۲) فاعل حکمی:۔

وہ اسم جو فاعل تو واقع نہ ہورہا ہو، لیکن اس میں فاعل حقیقی کی کوئی خصوصیت پائی جائے۔ جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ

اس مثال میں زَیْدٌ اور قَائِمٌ دونوں فاعل حکمی ہیں۔ کیونکہ زَیْدٌ مسندالیہ ہے اور قَائِمٌ جملے میں دوسری جگہ واقع ہے۔

(۱) مفعول بہ حقیقی:۔

وہ اسم جس کے مدلول پر فاعل کا فعل واقع ہورہا ہو۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں عَمْرًا

مفعول بہ حقیقی کی ایک خصوصیت ہے اور وہ "فعل کا فاعل کے بعد اس سے تعلق قائم کرنا" ہے۔

(۲) مفعول بہ حکمی:۔

وہ اسم جو مفعول بہ تو واقع نہ ہورہا ہو، لیکن اس میں مفعول بہ حقیقی کی خصوصیت پائی جائے۔ اس میں بقیہ مفاعیل، حال اور تمیز وغیرہ داخل ہیں۔

اس تمہید کے بعد جواب یہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ ذوالحال کے لئے فاعل یا مفعول ہونا ضروری ہے، لیکن یہ عام ہے کہ وہ فاعل ومفعول بہ حقیقی ہو یا حکمی۔ چونکہ مذکورہ مثال میں زَیْدٌ مبتداء واقع ہورہا ہے اور مبتداء فاعل حکمی ہے، لھذا اس کا ذوالحال واقع ہونا بالکل درست ہے۔

(13) اور اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم نکرہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ، خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے

رَجُلٌ مِّنَ الْقُرَیْشِ ضَرَبَ زَیْدًا

تو اب فقط موصوف صفت والی ترکیب ہوگی۔ چنانچہ نکرہ کو موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے صفت بنائیں گے، پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔

چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً "رَجُلٌ" کو موصوف اور "من القریش" کو کسی کے متعلق کر کے صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو

ملا کر مبتداء اور ''ضَرَبَ زَیداً'' کو خبر قرار دیں گے۔

سوال:۔

مذکورہ مثال میں رجل نکرہ ہے اور مبتداء واقع ہو رہا ہے، حالانکہ ہم نے سنا ہے کہ مبتداء ہمیشہ معرفہ ہی ہوتا ہے؟...

جواب:۔

جی نہیں، آپ نے غلط سنا ہے، کیونکہ مبتداء اکثر معرفہ ہوتا ہے، ہمیشہ نہیں۔ ضابطہ یہ ہے کہ اگر نکرہ کسی وجہ سے تخصیص پا جائے، تو اسے بھی مبتداء بنایا جاسکتا ہے۔ چونکہ صفت، موصوف کی تخصیص کا فائدہ دیتی ہے، لھذا یہ نکرہ موصوف اپنی صفت سے مل کر خاص ہو گیا اور خاص ہو جانے کے بعد اس کے مبتداء بننے کی راہ میں کوئی شے مانع نہ رہی۔ جیسا کہ ہدایۃ النحو میں اسی مسئلے پر بطور دلیل، قرآن عظیم کی یہ آیت ذکر کی گئی ہے، وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ۔

(14) کبھی کبھی عبارت میں حرف جار زائد بھی آجاتا ہے۔ یہ کسی کے متعلق نہیں ہوتا کیونکہ جار مجرور کا کام فعل... یا شبہ فعل کا معنی اپنے مدخول تک پہنچانا ہے، جب کہ حرف جار زائد یہ کام نہیں کرتا، چنانچہ کسی کے متعلق بھی نہیں ہوگا۔ اس صورت میں ترکیب کرتے ہوئے حرف جار پر پہنچ کر اسے زائد قرار دے کر مدخول کو ماقبل کے لئے جو بنے، براہ راست بنادیں گے۔ جیسے

لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ

اس میں بِاَيْدِيْكُمْ کی باء زائد ہے، چنانچہ یہاں پہنچ کر باء حرف جار زائد کہہ کر ایدیکم کو براہ راست مفعول بہ قرار دیں گے۔

(15) تمام حروف جارہ میں سے فقط چار حروف ہی زائد ہوتے ہیں۔

(i) مِنْ (ii) باء (iii) کاف (iv) لام

ان کی تفصیل:۔

(i) مِنْ:۔

یہ فقط فاعل، مفعول اور مبتداء سے پہلے ہی زائد ہوتا ہے۔ اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ نیز اس کا ان مقامات پر زائد ہونا قیاسی ہے۔ ان مقامات کی بالترتیب مثالیں یہ ہیں۔

مَاجَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ.... هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ .... هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ

(ii) باء:۔

یہ چند چیزوں سے پہلے زائد ہوتی ہے۔

(۱) فعل ''کَفٰی'' کے فاعل سے پہلے۔ جیسے

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً

(۲) مفعول سے قبل۔لیکن یہ سماعی ہے،قیاسی نہیں۔جیسے

اَخَذْتُ بِزِمَامِ الفَرَسِ ..... وَهُزِّیْ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ ..... وَمَنْ یُرِدْفِیْهِ بِالاِلْحَادِ

فَطَفِقَ مَسْحاًبِالسُّوْقِ وَالاَعْنَاقِ ..... کَفٰی بِالمَرْءِ اِثْماًاَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَاسَمِعَ

(۳) مبتداء سے پہلے۔بشرطیکہ وہ لفظ"حَسْبُ"ہو۔جیسے

بِحَسْبِکَ دِرْهَمٌ

(۴)"لیس"و"ما"مشابہ بلیس کی خبر سے پہلے۔جیسے

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ ..اور.. وَمَااللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

(16) اگرکہیں مثال بیان کرتے ہوئے کاف مشبہ جارہ کا استعمال کیا گیا ہو۔جیسے

وَهُوَ مَا اسْتُعْمِلَ لِرَفْعِ حَدَثٍ اَوْلِقُرْبَةٍ کَالْوُضُوْءِ عَلَی الْوُضُوْءِ بِنِیَّتِهٖ

میں"کَالْوُضُوْءِ عَلَی الْوُضُوْءِ بِنِیَّتِهٖ"تو اس جارمجرور کے مجموعے کا مُتَعَلَّق فَعَلْتُ مِثْلاً نکالیں گے،پھر جار مجرور کو فَعَلْتُ کا ظرف مستقر اور مِثْلاً کو اس کا مفعول مطلق بنائیں گے۔

اور اگر کاف مشبہ جارہ کے مدخول سے مثال بیان کرنے کا ارادہ نہ ہو،بلکہ تشبیہ کا معنی حاصل کرنا مقصود ہو،تو حسب سابق کسی فعل یا شبہ فعل سے متعلق کرکے ماقبل کے لئے جو بنے بنادیں۔جیسے مدرج ذیل مثال میں۔

زَیْدٌ کَالاَسَدِ

(17) بسا اوقات حرف جار کو عبارت سے حذف کردیا جاتا ہے،اس صورت میں مجرور کو منصوب پڑھا جائے گا،اسے اصطلاحی طور پر مَنصُوب بِنَزعِ خَافِض کہتے ہیں یعنی ایسا اسم جو جر دینے والے عامل کے ہٹادینے کی بناء پر منصوب ہے۔جیسے

وَاخْتَارَمُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلاً

اس مثال میں قَوْمَهٗ منصوب بنزع خافض ہے،اصل عبارت یوں تھی:"مِن قَوْمِهٖ"۔ترکیب کرتے ہوئے اسے حرف جار محذوف کا مجرور قرار دینے کے بعد پیچھے کے لئے کچھ بنائیں گے۔

نوٹ:۔

یہ قاعدہ فقط حرف جار کے ساتھ ہی مخصوص نہیں،بلکہ ہر جر دینے والے عامل مثلاً مضاف کو حذف کرنے کی صورت میں بھی مابعد کو منصوب بنزع خافض ہی کہا جائے گا۔لیکن حروف جارہ کا یہ حذف سماعی ہے،قیاسی نہیں۔

(18) یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ حروف جارہ ہمیشہ اسماء پر ہی داخل ہوتے ہیں،لیکن اگر کسی مقام پر فعل یا حرف پر داخل نظر آئیں،تو اس وقت ان افعال وحروف سے فقط الفاظ مراد لئے جائیں گے،ان کے اصطلاحی معنی نہیں۔لہذا ترکیب کرتے ہوئے اس فعل

یا حرف کے ساتھ "مراد اللفظ" کہنا ہوگا۔ جیسے

اَلْبَاءُ بِالْکَسْرِ فِیْ بِعْتُ (لفظ بعت میں باء کسرہ کے ساتھ ہے)..اور..

هُوَ فِیْ لَا شَاذٌ (وہ یعنی لیس کا عمل، لفظ لا میں شاذ ہے)

نوٹ:۔

پہلی مثال میں "بِعْتُ" اور دوسری میں "لا" کو مراد اللفظ کہہ کر مجرور بنائیں گے۔

(19) بسا اوقات حروف جارہ لفظ کی تاویل میں ہو کر فاعل بھی بنتے ہیں۔ جیسے

یَدْخُلُ فِیْ فِی الْاَسْمَاءِ کُلِّهَا (لفظ فی، تمام اسماء پر داخل ہوتا ہے)

(20) جب حرف جار "عَنْ" سے پہلے "مِنْ" آجائے، تو اس صورت میں "عَنْ" "جانب" کے معنی میں اسم ہوگا۔

جَاءَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ (زید میری سیدھی جانب سے آیا)

(21) جب حرف جار "عَلٰی" سے پہلے "مِنْ" آجائے، تو اس صورت میں "عَلٰی" "فَوْقَ" کے معنی میں اسم ہوگا۔

سَقَطَ مِنْ عَلَی الْجَبَلِ (وہ پہاڑ کے اوپر سے گرا)

نوٹ:۔

☆ مذکورہ دونوں مثالوں میں "عَنْ" ..اور.. "عَلٰی" کو اسم کی تاویل میں کر کے مضاف اور مابعد کو مضاف الیہ بنائیں گے۔

☆ ان کی حل شدہ ترکیب، جملہ فعلیہ کی تراکیب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(22) اگر حرف جار "رُبَّ" کے بعد تاء اور ما نظر آئے، جیسے

رُبَّتَمَا

تو ترکیب کرتے ہوئے انہیں زائد قرار دیا جائے گا۔ تاء، تانیث کی غرض سے اور ما تاکید کے لئے زائد کیا جائے گا۔ یہ ما، رُبَّ کو عمل سے روک دیتا ہے۔ لھذا ترکیب کرتے ہوئے کہیں گے، رُبَّ حرف جار مکفوف عن العمل (یعنی جسے عمل سے روک دیا گیا)۔

(23) بسا اوقات حروف جارہ مِن، عن اور باء، کے بعد "ما" زائدہ آتا ہے۔ یہ انہیں عمل سے نہیں روکتا۔ چنانچہ ان کا مابعد اسم، اس "ما" کے بعد واقع ہونے کے باوجود مجرور ہوتا ہے۔ جیسے

مِمَّا خَطِیْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا .... عَمَّا قَلِیْلٍ لَیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ .... فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ

نوٹ:۔ اس کی ترکیب جملہ فعلیہ کی تراکیب میں ملاحظہ کیجئے۔

(24) بعض مقامات ایسے ہیں کہ جہاں حرف جر کو قیاساً حذف کر دیا جاتا ہے۔۔یا۔! اس قاعدے کو یوں یاد رکھیں کہ جہاں ان مقامات میں سے کوئی مقام نظر آئے ،وہاں حرف جر محذوف مان کر ترکیب کی جائے گی۔

(i) اَنْ مصدریہ سے پہلے۔جیسے

وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَ هُم مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

(اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے)

نوٹ:۔

اصل عبارت "وعجبوا لان جاء هم منذرٌ منهم" ہے۔

(ii) اَنَّ حرف مشبہ بالفعل سے قبل۔جیسے

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

(اللہ اس بات پر گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں)

نوٹ:۔

اصل عبارت "شهد الله بانه لا اله الا هو" ہے۔

(iii) کَیْ ناصبہ سے پہلے۔جیسے

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا

(تو ہم نے اسے اس کی والدہ کے پاس لوٹا دیا، تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں)

نوٹ:۔

اصل عبارت "فرددناه الى امه لكي تقر عينها" ہے۔

(iv) مقام قسم میں اسم جلالت سے قبل۔جیسے

اَللّٰهِ لَاَخْدِمَنَّ الْاُمَّةَ خِدْمَةً صَادِقَةً

(خدا کی قسم! میں ضرور ضرور اس امت کی سچی خدمت کروں گا)

نوٹ:۔

☆ اصل عبارت "والله لاخدمن الامة خدمة صادقة" ہے۔

☆ اس کی ترکیب جملہ فعلیہ کی تراکیب میں ملاحظہ کیجئے۔

سبق نمبر......(5)

مضمرات کے بارے میں چند ضروری باتیں

ضمائر کے بارے میں ابتدائی ضروری تفصیل "النحو الکبیر" میں بیان کر دی گئی ہے، اسے ضرور ضرور دیکھ لیا جائے، یہاں چند مزید باتیں ذکر کی جائیں گی۔ چونکہ اگلے اسباق میں مضمرات کا استعمال بھی بکثرت ہوگا، چنانچہ ان سے متعلقہ اہم باتوں کو بھی ابتداءً تحریر کیا جا رہا ہے۔

(1) اگر کسی فعل کا فاعل، اسم ظاہر.. یا.. ضمیر بارز نہ ہو، تو واحد و تثنیہ و جمع میں مطابقت کا خیال رکھتے ہوئے فعل میں موجود ضمیر مرفوع متصل مستتر کو فاعل بنائیں گے۔ جیسے

اِضْرِبْ میں اَنْتَ

(2) جو ضمیر مبتداء اور خبر کے درمیان خبر اور صفت میں امتیاز پیدا کرنے کے لئے لائی جائے، اسے ضمیر فصل کہتے ہیں۔ یہ دو مقامات پر آتی ہے۔

(i) جب مبتداء اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے

اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(ii) جب خبر اسم تفضیل ہو اور مِن کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے

کَانَ زَیْدٌ ھُوَ اَفْضَلُ مِنْ بَکْرٍ

ضمیر فصل کی دو ترکیبیں کی جاتی ہے۔

(i) ضمیر کو ضمیرِ فصل کہہ کر چھوڑ دیں گے اور اس کے ماقبل کو مبتداء اور مابعد کو خبر بنائیں گے۔

(ii) پہلے اسم کو مبتدائے اول اور ضمیر فصل کو مبتدائے ثانی بنائیں گے اور اس کے مابعد کو خبر۔ پھر مبتدائے ثانی کو اس کی خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ خبریہ بنا کر مبتدائے اول کی خبر قرار دیں گے۔

(3) اسماء کے بعد ضمائر ہمیشہ مضاف الیہ واقع ہوں گی۔ جیسے

رَبُّهٗ.. غُلَامُهَا.. اِبْنُکَ.. اَبِیْ.. اور.. اُمُّنَا

(4) ضمائر نہ کبھی صفت واقع ہوتی ہیں.. اور.. نہ موصوف۔

(5) اصل یہی ہے کہ غائب کی ضمیر اپنے ماقبل مذکور کسی نہ کسی شے کی طرف دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ ضمیر کو "راجع (یعنی لوٹنے والی)" اور اس شے کو اس کا "مرجع (یعنی لوٹنے کا مقام)" کہا جاتا ہے۔

جب ترکیب میں اس بات کا بیان مقصود ہو، تو اسے اس طرح تعبیر کیا جاتا ہے کہ پہلے ضمیر کا نام لیں... پھر "راجع بسوئے فلاں" یعنی لوٹنے والی ہے، فلاں کی طرف، کہیں۔ مثلاً

رَجُلٌ عَالِمٌ

کی ترکیب کرتے ہوئے کہا جائے گا رَجُلٌ موصوف.... عَالِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ....اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف کی صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مرکب توصیفی ہوا۔

نوٹ:۔

☆ اگر کسی ضمیر غائب کا مرجع عبارت و ذہن میں موجود نہ ہو، تو اب اسے بیان کرتے ہوئے راجع بسوئے غائب کہیں گے۔ جیسے مرجع متعین نہ ہونے کی صورت میں ضَرَبَ کی ترکیب میں کہا جائے گا۔

ضَرَبَ فعل اس میں ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا فاعل۔

☆ "شبہ جملہ اسمیہ" کی وضاحت اگلے صفحات پر آ رہی ہے۔

(6) یہ ضروری نہیں کہ ضمیر غائب کا مرجع پیچھے ہی مذکور ہو، بلکہ کبھی وہ، ضمیر کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ رتبۃً ضمیر سے مقدم ہو۔

سوال:۔

یہاں "رُتْبَۃً" کی شرط کیوں لگائی گئی ہے؟....

جواب:۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی لفظ، لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح ضمیر سے مؤخر ہو تو اسے مرجع بنانا ناجائز ہے اور اس قسم کی ترکیب کو غلط قرار دیا جائے گا۔ اسے اصطلاحی اعتبار سے اِضْمَارٌ قَبْلَ الذِّکْرِ (یعنی مرجع کے ذکر سے پہلے ضمیر لانا) کہتے ہیں۔ جیسے

اَکْرَمَ اَخُوْہُ خَالِدًا (خالد کے بھائی نے خالد کی تعظیم کی)

اس ترکیب میں اَخُوْہُ کی ہٗ ضمیر سے خالد مراد ہے، لیکن عبارت میں درج خَالِدًا کو لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح مؤخر ہونے کی بناء پر اس کا مرجع قرار دینا درست نہیں۔ لفظاً مؤخر ہونا تو واضح ہے۔ رتبۃً مؤخر اس لئے ہے کہ یہاں خَالِدًا، مفعول بہ واقع ہو رہا ہے اور جملہ فعلیہ میں اصلاً ترتیب اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے فعل، پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول بہ۔ گویا کہ مفعول بہ کا رتبہ فاعل کے بعد ہوتا ہے۔ لھذا یہاں بھی خَالِدًا رتبۃً اَخُوْہُ فاعل سے مؤخر ہے اور جب اس کا لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح مؤخر ہونا ثابت ہوا، تو اس کا مرجع قرار دینے کا غلط ثابت ہونا بھی بخوبی معلوم ہو گیا.........

اس جواب کی روشنی میں سابقہ قاعدے کی مثال ملاحظہ فرمائیں۔

اَخَذَ کِتَابَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ (عبداللہ نے اپنی کتاب کو پکڑا۔)

غور فرمایئے کہ یہاں کِتَاب کا مضاف الیہ، ہٗ ضمیر اپنے مابعد عَبْدُ اللّٰہِ کی جانب لوٹ رہی ہے، کیونکہ اگرچہ لفظ عَبْدُ اللّٰہ ملفظا

اس سے مؤخر ہے، لیکن رتبۃً مقدم ہے، کیونکہ یہ عبارت میں فاعل واقع ہو رہا ہے اور کتابہٗ مفعول بہ۔ اور باعتبار اصل ترکیب، فاعل، رتبۃً مفعول بہ سے مقدم ہوا کرتا ہے۔ لہذا اس مقام پر، اسے مرجع قرار دیا جانا بالکل درست ہے۔

(7) بسا اوقات ضمیر کا مرجع لفظوں میں مذکور نہیں ہوتا، بلکہ معنی کے ملاحظہ سے اس کا ادراک کیا جاتا ہے ۔ جیسے

اِجْتَهِدْ اَظُنُّهٗ خَیْرًا لَّکَ (محنت کر میں اسے تیرے لئے بہتر گمان کرتا ہوں۔)

یہاں اَظُنُّهٗ کی ہ ضمیر کا مرجع اِجْتِهَادٌ (یعنی محنت کرنا) ہے، جو معنوی لحاظ سے سمجھ میں آ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر کے مرجع کے لئے لفظاً ہونا ضروری نہیں، بلکہ قرینے کے باعث معنی و مقصود کو بھی مرجع قرار دیا جا سکتا ہے۔

(8) بسا اوقات ضمیر کا مرجع لفظاً اور معنیً دونوں طرح مذکور نہیں ہوتا، بلکہ سیاقِ کلام سے سمجھا جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے،

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ

(اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہری)

یہاں اِسْتَوَتْ کی ھِیَ ضمیر کا مرجع سفینۂ نوح (علیہ السلام) سیاقِ کلام سے سمجھ میں آ رہا ہے، آیت میں ماقبل مذکور نہیں۔

(9) اگر کسی عبارت میں دو چیزیں ضمیر کا مرجع بننے کی صلاحیت رکھتی ہوں، تو قریب والے کو فوقیت دی جائے گی۔ لیکن کبھی کبھی قرینے کے باعث، بعید والا بھی مرجع بن سکتا ہے۔ جیسے

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ

(اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں کچھ وہ خرچ کرو، جس میں (اللہ نے) تمہیں اوروں کا جانشین کیا)

یہاں معنوی قرینے کی وجہ سے جَعَلَ کی ضمیر کا مرجع، اَللّٰهُ اسم جلالت کو بنایا جائے گا۔ حالانکہ رَسُوْلِهٖ اس کے مقابلے میں ضمیر سے قریب ہے۔

(10) حاضر اور متکلم کی ضمائر ماقبل کی جانب راجع نہیں ہوتیں۔

(11) اگر اسمائے صفات (یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل وغیرہ) سے پہلے حاضر۔۔ یا۔ متکلم کی ضمیر مرفوع منفصل آ جائے تو اب ان صیغوں میں غائب کی ضمیر مستتر نہ ہوگی، بلکہ اسی حاضر و متکلم کی ضمیر کو مستتر مانیں گے۔ جیسے

اَنَا طَالِبٌ.... اور.... اَنْتَ کَرِیْمٌ

یہاں طَالِبٌ میں اَنَا اور کَرِیْمٌ میں اَنْتَ ضمیر مستتر مانی جائے گی۔ لیکن یہ ضمائر ماقبل کی جانب راجع نہیں ہوں گی، بلکہ فقط مابعد کے، ماقبل سے مربوط ہونے کو ظاہر کریں گی۔

(12) بسا اوقات مضارع مجزوم کے آخر میں "ہائے ساکنہ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ یہ ضمیر نہیں ہوتی، بلکہ اسے "ھائے سکت" کہتے ہیں۔ یہ فعل مضارع پر وقف کی غرض سے زائد کی جاتی ہے۔ جیسے

مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۝ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَهْ

سبق نمبر......[6]

الف لام کی بحث

چونکہ الف لام، کلام عرب میں بکثرت مستعمل ہیں، لھذا ان کے بارے میں ضروری بحث بھی شروع میں ہی درج کی جارہی ہے۔

(1) اس سلسلے میں سب سے پہلے یاد رکھئے کہ

الف لام کی دو قسمیں ہیں۔

(i) اسمی...(ii) حرفی...

(i) اسمی:۔

وہ الف لام ہے، جو اسم موصول کے معنی میں ہو۔ جیسے

اَلْخَالِقُ .... (بمعنی اَلَّذِیْ خَلَقَ ..یا..اَلَّذِیْ یَخْلُقُ)

اَلْمَخْلُوْقُ ....(بمعنی اَلَّذِیْ خُلِقَ ..یا.. اَلَّذِیْ یُخْلَقُ)

اَلْفَاتِحَةُ.... (بمعنی اَلَّتِیْ فَتَحَتْ..یا..اَلَّتِیْ تَفْتَحُ)

اَلْمَفْتُوْحَةُ.... (بمعنی اَلَّتِیْ فُتِحَتْ..یا..اَلَّتِیْ تُفْتَحُ)

نوٹ:۔

الف لام اسمی صرف اسم فاعل واسم مفعول حدوثی [1] پر ہی داخل ہوتا ہے۔ چنانچہ اسم فاعل ومفعول ثبوتی اور صفت مشبہ پر آنے والا الف لام، حرفی ہوگا۔

(ii) حرفی:۔

وہ الف لام جو اسم موصول کے معنی میں نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) زائد....(۲) غیر زائد....

(1) زائد:۔

وہ الف لام حرفی ہے، جو اپنے مدخول کے معنی میں کسی قسم کی زیادتی پیدا نہ کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لازمی....(۲) عارضی....

(۱) لازمی:۔

وہ الف لام ہے، جس کا اپنے مدخول سے جدا ہونا محال ہو۔ جیسے

---

[1]:۔ حدوثی سے مراد وہ اسم فاعل یا اسم مفعول ہے، جس میں کوئی خاص زمانہ پایا جائے، جیسے ضارب ومضروب اور ثبوتی سے مراد وہ اسم فاعل ومفعول کہ جس میں کسی ایک خاص زمانے کی تعیین نہ ہو، جیسے رسول کریم (ﷺ) کے لئے لفظ مصطفیٰ ومجتبیٰ۔ ۱۲ منہ

اللہ، اسم جلالت کا ہمزہ

نوٹ:۔

لفظ اللہ، ایک مرجوح قول کے مطابق اصل میں "اِلٰہٌ" تھا۔ اس پر الف لام داخل ہوا تو "اَلْاِلٰہُ" ہو گیا۔ پھر اس کے ہمزۂ اصلی کو حذف کر دیا، اللہ ہو گیا۔

(۲) عارضی:۔

وہ ہے، جس کا اپنے مدخول سے جدا ہونا محال نہ ہو۔ یہ کبھی شہروں کے نام پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے

اَلْمَدِیْنَۃُ [1]

اور کبھی علم پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے

اَلْحَسَنُ، اَلْحُسَیْنُ [2]

(2) غیر زائد:۔

وہ ہے، جو اپنے مدخول کے معنی میں زیادتی پیدا کرے۔ اسکی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) جنسی۔۔(۲) استغراقی۔۔(۳) عہد خارجی۔۔(۴) عہد حضوری۔۔(۵) عہد ذہنی۔۔

(۱) جنسی:۔

جس کے مدخول سے نفس ماہیت مراد ہو، افراد کا بالکل لحاظ نہ ہو۔ جیسے

اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْاَۃِ (جنس مرد، جنس عورت سے بہتر ہے)

(۲) استغراقی:۔

جس سے مدخول کے تمام افراد مراد ہوں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ کُل کو لانا درست ہوتا ہے۔ جیسے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ

یہاں "اِنَّ کُلَّ اِنْسَانٍ لَفِیْ خُسْرٍ" کہنا درست ہے۔

(۳) عہد خارجی:۔

جس کے مدخول سے ماقبل مذکور۔۔یا۔ متکلم ومخاطب کے درمیان معین ومخصوص فرد مراد ہوتا ہے۔ فرد معین کے ماقبل مذکور ہونے کی صورت میں اس الف لام کی علامت یہ ہے کہ اسکی جگہ ضمیر غائب لانا درست ہوتا ہے۔ جیسے

اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ

[1]:۔ لیکن یہ سماعی ہے نہ کہ قیاسی، لہذا اَلْمَکَّۃُ کہنا درست نہیں۔۱۲منہ [2]:۔ یہ بھی سماعی ہیں، چنانچہ اَلْمُحَمَّدُ (ﷺ) اور اَلْعَلِیُّ (رضی اللہ عنہ) کہنا درست نہیں۔۱۲منہ

یہاں فَعَصٰی فِرعَونُ اِیَّاہُ کہنا بھی درست ہے، کیونکہ اس ضمیر کا مرجع پیچھے موجود ہے۔

(٤) عہد حضوری :-

جس کے مدخول سے مشاہد۔۔یا۔موجود فرد مراد ہو۔جیسے

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

میں اَلْیَوْمَ سے یومِ حاضر وموجود مراد ہے۔اور۔۔۔

ھٰذَا الرَّجُلُ

میں الرَّجُلُ سے "رجل مشاہد" مراد ہے۔

(٥) عہد ذہنی :-

جس کے مدخول سے کسی نوع معلوم کا فرد غیر معین مراد ہو۔جیسے

اَخَافُ اَن یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ۔(میں خوف کرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا)

اس مثال میں جانور کی نوع تو معلوم ہے، لیکن کھانے والا فرد معلوم نہیں۔

نوٹ :-

الف لام حرفی غیر زائد کی ترکیب کرتے ہوئے "الف لام برائے تعریف" کہا جاتا ہے۔

سبق نمبر......(7)

کلمہ ومجموعہ کلمات کی پہچان

ماقبل مذکور ہوا کہ بسا اوقات ایک کلمہ، دوسرے کلمے سے اور کلمات کا ایک مجموعہ، دوسرے مجموعے سے خاص تعلق رکھتا ہے، چنانچہ مُــرَکِّــب (یعنی ترکیب کرنے والے) کو چاہیئے کہ جب عبارت میں کسی کلمے .. یا.. مجموعہ کلمات کو پہچان لے، تو اس کے فوراً بعد اس کے مخصوص متعلق کو تلاش کرے۔

لیکن اس امر کا تسلیم کیا جانا یقیناً دشوار نہیں کہ مخصوص متعلق کی تلاش اسی وقت ممکن ہے، جب پہلے مذکورہ کلمے .. یا.. مجموعہ کلمات کو پہچان لیا جائے، لھذا ضروری ہے کہ چند ایسے قواعد بیان کیے جائیں کہ جن کو ذہن نشین رکھنے کی برکت سے مذکورہ پہچان میں مہارت حاصل ہو جائے۔

ان شاء اللہ عزوجل اب اگلے اسباق میں ان ہی علامات کا بیان ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر......(8)

مضاف اور مضاف الیہ کی پہچان اور ان سے متعلقہ ضروری قواعد

(1) درج ذیل الفاظ ہمیشہ مضاف واقع ہوں گے، یہ عام ہے کہ ان کا مضاف الیہ، عبارت میں مذکور ہو.. یا.. محذوف۔

كُلُّ، بَعْضُ، قَبْلُ، عِنْدَ، ذُوْ، أُولُوْ، غَيْر، نَحْوُ، مِثْلُ، دُوْنَ، تَحْتَ، فَوْقَ،

خَلْفَ، قُدَّام، حَيْثُ، اَمَام، مَعْ، بَيْنَ، اَيُّ، سَائِر، وَسْط، كِلا و كِلْتَا

(2) لفظ نَحوُ ہمیشہ مفرد کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر اس کے بعد جملہ ہو، جیسے

نَحْوُ زَيْدٌ قَائِمٌ

تو اسے مراد اللفظ کہہ کر مضاف الیہ بنائیں گے۔

(3) نحو مثل اور غیر، معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہی رہتے ہیں۔

(4) اذ، اذا، حیث، مذ اور منذ ہمیشہ جملے کی جانب مضاف ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

﴿اذ اور حیث﴾:۔

یہ، جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں کی جانب مضاف ہوتے ہیں۔ نیز ان جملوں کو مصدر کی تاویل میں کر کے مضاف الیہ بنایا جاتا ہے۔ جیسے

وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلاً ..اور.. وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ

فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ..اور.. اِجْلِسْ حَيْثُ الْعِلْمُ مَوْجُوْدٌ

﴿اذا﴾:۔

یہ خاص طور پر جملہ فعلیہ کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اِذَا رَكِبَ مَعْ اَحَدٍ اَوْ اِثْنَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ

نوٹ:۔

اس کی ترکیب کرتے ہوئے....(i) اذا کو مضاف اور اگلے جملے کو بعد ترکیب مضاف الیہ بنائیں گے۔ (ii) پھر اس مجموعے کو "ثابت" اسم فاعل محذوف کا ظرف مستقر قرار دیں گے۔ (iii) پھر اسم فاعل کو اس کے فاعل اور ظرف مستقر سے ملا کر شبہ جملہ اسمیہ بناتے ہوئے، مبتدائے محذوف "ھذا" کی خبر بنائیں گے۔

﴿مذ اور منذ﴾:۔

جب انہیں بطورِ مضاف استعمال کیا جائے ، اس وقت یہ مفعول فیہ ہوتے ہیں اور جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں کی جانب مضاف ہو سکتے ہیں۔ جیسے

مَارَأَیْتُکَ مُذْسَافَرَ سَعِیْدٌ ...اور... مَا اجْتَمَعْنَا مُنْذُ سَعِیْدٌ مُسَافِرٌ

(5) اگر کسی مقام پر "حیث" کے بعد مفرد نظر آئے تو اسے مبتداء ہونے کی بناء پر مرفوع پڑھا جائے گا اور سیاق وسباق سے معنوی مناسبت کا لحاظ کرتے ہوئے خبر محذوف نکالیں گے۔ جیسے

لَا تَجْلِسْ اِلَّا حَیْثُ الْعِلْمُ

یہاں "العلم" کو مبتداء اور "موجود" محذوف کو خبر بنایا جائے گا۔

(6) اگر لفظ "سائر" کے مضاف الیہ کے افراد میں سے کسی فرد کا ذکر پہلے ہو چکا ہو، تو یہ باقی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے

خُذْ هٰذَا وَسَائِرَ الْاَشْیَاءِ (اسے اور بقیہ اشیاء کو اٹھا لے۔)

(7) اگر لفظ کل کے بعد جار مجرور ہو، جیسے

ذَکَرَ کُلًّا مِّنَ الْمَوَاضِعِ وَالْمَعَانِیْ وَالتَّرْتِیْبِ وَالْاَحْکَامِ

(اس نے مواضع ، معانی ، ترتیب اور احکام میں سے ہر ایک کو ذکر کیا۔)

تنوین کے ساتھ پڑھا جائے گا اور ترکیب کرتے ہوئے درج ذیل ترتیب ملحوظ رکھی جائے گی۔

☆ کل کو مضاف بنائیں۔

☆ اس کے بعد "وَاحِدٌ" محذوف نکال کر اسے موصوف قرار دیں۔

گویا کہ اصل عبارت یوں تھی،

ذَکَرَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنَ الْمَوَاضِعِ وَالْمَعَانِیْ وَالتَّرْتِیْبِ وَالْاَحْکَامِ

☆ پھر جار مجرور (یعنی من سے الاحکام تک) کو کسی کے (مثلاً ثابت کے) متعلق کر کے واحد کی صفت بنائیں ۔ کیونکہ قاعدہ ذکر کر دیا گیا کہ اگر عبارت کے درمیان میں کوئی اسم نکرہ اور اس کے بعد جار مجرور آ جائے ، تو نکرہ کو موصوف اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے اس کی صفت بنایا جائے گا۔

☆ اب "وَاحِدٌ" موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر کُل کا مضاف الیہ بنے گا۔ پھر کُل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "ذَکَرَ" کا مفعول بہ ہوگا۔

(8) تین سے دس تک اعداد اور سو (مِائَۃ)، ہزار (اَلْف) (خواہ تثنیہ ہوں جیسے مِئَتَان اور اَلْفَان ، یا جمع، جیسے مِئَاتٌ اور آلَافٌ) ہمیشہ اپنے مابعد معدود کی جانب مضاف ہوں گے۔ جیسے

ثَلَاثَةُ اَشْجَارٍ... اَرْبَعُ غُرُفَاتٍ ...مِائَةُ عَامِلٍ...

مِئَتَا رَجُلٍ...اَلْفَا اِمْرَأَةٍ

نوٹ:۔

ترکیب کرتے ہوئے انہیں ممیز مضاف اور معدود کو تمییز مضاف الیہ کہا جائے گا۔

(9) دو اسماء میں سے پہلا نکرہ اور دوسرا معرفہ مثلاً معرف باللام علم، اسم اشارہ، اسم موصول.. یا.. لفظ کل ہو تو عموماً پہلا مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہوگا۔ جیسے

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ... كِتَابُ زَيْدٍ... قِرَاءَةُ هٰذَا... صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ...ظِلُّ كُلِّ طُلَّابٍ

(10) اسماء کے بعد ضمائر ہمیشہ مضاف الیہ ہوں گی۔ جیسے

رَبُّهٗ..اُسْتَاذُهُمَا..اَبُوْكَ..قِرَاءَتُهُنَّ..بَيْتُكُم..غُلَامِيْ

(11) اگر ابن.. یا.. ابنۃ.. یا.. بنت دو اعلام کے درمیان آجائیں، تو ماقبل کے لئے صفت اور مابعد کے لئے مضاف ہوں گے۔ جیسے

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ... اور...فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ

پہلی مثال میں ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لفظ مُحَمَّد کی.. اور.. دوسری میں بِنْتُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لفظ فاطِمَة کی صفت واقع ہوگا۔

(12) کبھی صفت کو موصوف اور موصوف کو صفت کی جانب مضاف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے

بِكَرِيْمِ خِطَابِهٖ ....اور....رُوْحُ الْقُدُسِ(پاکیزہ روح)

پہلی مثال اصل میں اَلْخِطَابُ الْكَرِيْمُ تھی، اس میں اَلْخِطَابُ موصوف اور اَلْكَرِيْمُ اس کی صفت ہے.... جب کہ دوسری اَلرُّوْحُ الْقُدُسُ تھی، اس میں اَلرُّوْحُ موصوف اور اَلْقُدُسُ صفت ہے۔

(13) کبھی مضاف الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس صورت میں

☆ کبھی اس کے بدلے میں الف اور لام لائے جاتے ہیں۔ جیسے

نَحْوُ التَّاوِيْلِ بِالْاَطْهَارِ فِيْ اٰيَةِ التَّرَبُّصِ

(جیسے آیت تربص میں (لفظ قروء کی) اطہار کے ساتھ تاویل کرنا۔)

اصل میں " تَاوِيْلِ الْقُرُوْءِ " تھا۔

☆ کبھی اس کے بدلے میں آخر میں تنوین لاتے ہیں۔ جیسے

يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ،... كُلٌّ يَمُوْتُ

پہلی مثال میں مذکورہ الفاظ اصل میں یَومَ اِذْ کَانَ کَذَا..اور..حِینَ اِذْ کَانَ کَذَا تھے۔یہاں اِذْ مضاف اور جملہ کَانَ کَذَا مضاف الیہ ہے۔کَانَ کَذَا کو حذف کرکے اس کے عوض اِذْ کے آخر میں تنوین لائے، یَومَئِذٍ اور حِینَئِذٍ ہوگیا۔

اور دوسری مثال اصل میں کُلُّ نَفسٍ یَمُوتُ تھی۔ نَفسٍ مضاف الیہ کو حذف کرکے اس کے بدلے میں کُل پرتنوین لائی گئی۔

اور.....

☆ کبھی اس کے عوض میں کچھ لائے بغیر مضاف کو بنی برضم کردیا جاتا ہے۔جیسے

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اَمَّا بَعدُ

اصل عبارت'' بَعدَالحَمدِ وَالصَّلٰوۃِ ''تھی۔مضاف الیہ، اَلحَمدِ وَالصَّلٰوۃِ کو حذف کرکے'' بَعدُ ''کو مبنی برضم کر دیا گیا۔

(14) بسا اوقات ایک اسم پیچھے کے لئے مضاف الیہ بننے کے ساتھ ساتھ آگے کیلئے مضاف بھی ہورہا ہوتا ہے۔جیسے

کِتَابُ ابنِ بِنتِ خَالِدٍ(خالد کی بیٹی کے بیٹے کی کتاب)

نوٹ:۔

اس مثال میں ابنُ اور بِنتِ دونوں اپنے ماقبل کے اعتبار سے مضاف الیہ اور مابعد کے لحاظ سے مضاف ہیں۔ان کی ترکیب کرتے ہوئے یوں کہا جائے گا۔

کِتَابُ مضاف...ابنُ مضاف الیہ مضاف..یا..ابنُ پیچھے کے لئے مضاف الیہ،آگے کے لئے مضاف.... بِنتِ مضاف الیہ مضاف..یا.. بِنتِ پیچھے کے لئے مضاف الیہ،آگے کے لئے مضاف....خَالِدٍ مضاف الیہ.... بِنتِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ابنُ کا مضاف الیہ...ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کِتَابُ کا مضاف الیہ.... کِتَاب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

(15) اسم کے بعد''اَنْ ''ناصبہ فعل کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر مضاف الیہ بنتا ہے۔جیسے

ھٰذَا بِتَقدِیرِ اَنْ یَکُونَ صَادِقاً (یہ اس صورت کے ساتھ ہے کہ وہ سچا ہو)

(16) بسا اوقات فعل وحرف بھی مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں۔یہ اس وقت ہوگا کہ جب ان سے فقط لفظ مراد ہوں،فعل وحرف والے معانی کا قصد نہ کیا جائے۔جیسے

ھَمزَۃُ اَضرِبُ اَحَدُ مِن عَلاَمَاتِ المُضَارِعِ

(لفظ اضرب کا ہمزہ علامات مضارع میں سے ایک ہے)

☆ عَمَلٌ فِیْ وَاضِحٌ (لفظانی کا عمل واضح ہے)

(17) ہمیشہ ضمیر کی جانب مضاف ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی اسم ظاہر کی جانب بھی مضاف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے

جَاءَ کِلاَ الرَّجُلَیْنِ

لیکن پہلی صورت میں ان کے اعراب، تثنیہ والے اور دوسری صورت میں، اسم مقصور والے ہوتے ہیں۔

(18) ''حَسْبُ'' اکثر مضاف ہوتا ہے۔ یہ اکثر بمعنی ''کَافٍ'' مستعمل ہے۔ ترکیبی اعتبار سے اس کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلا

☆ یہ کبھی مبتداء واقع ہوتا ہے۔ جیسے

حَسْبُکَ اللّٰہُ

☆ کبھی خبر۔ جیسے

اَللّٰہُ حَسْبِی

☆ کبھی حال۔ جیسے

هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ حَسْبُکَ مِنْ رَجُلٍ

☆ کبھی صفت۔ جیسے

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسْبِکَ مِنْ رَجُلٍ

(19) کبھی ''حَسْبُ'' کو اضافت کے بغیر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ بمنزلہ ''لاغیر'' اور مبنی علی الضم ہوتا ہے۔ نیز مبنی ہونے کی بناء پر اس کے اعراب محلی ہوتے ہیں۔[1] جیسے

رَأَیْتُ رَجُلاً حَسْبُ ..... رَأَیْتُ عَلِیّاً حَسْبُ ..... هٰذَا حَسْبُ

نوٹ:۔

''حَسْبُ'' پہلی مثال میں صفت اور دوسری میں حال ہونے کی بناء پر محلا منصوب۔ اور۔ تیسری میں مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے محلا مرفوع ہے۔

[1]:۔ محلی اعراب کی تفصیل ''النحو الکبیر'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲ منہ

سبق نمبر......(9)

مبتداء اور خبر کے بارے میں ضروری باتیں
اور ان کی پہچان کے قواعد

(1) مبتداء کی ایک سے زیادہ خبریں ہو سکتی ہیں۔ جیسے

زَیْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ فَاضِلٌ

(2) مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔

(3) دو معرفے اکٹھے آ جائیں، تو ترجمہ کر کے دیکھیں، اگر مکمل مفہوم حاصل ہو رہا ہو تو آپس میں مبتداء و خبر ہوں گے۔ جیسے

هٰذَا زَیْدٌ

اور اگر نامکمل مفہوم حاصل ہو رہا ہو، تو پہلے کو موصوف اور دوسرے کو صفت بنائیں گے۔ جیسے

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ

(4) اگر دو اسماء میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو، تو معرفہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے

هٰذَا حَجَرٌ...هُوَ اِنْسَانٌ... زَیْدٌ عَالِمٌ

(5) ایک اسم، معرفہ ہو اور اس سے پہلے یا بعد میں کوئی جار مجرور...یا...ظرف آ جائے تو اس اسم کو مبتداء...اور...جار مجرور یا ظرف کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے۔ جیسے

زَیْدٌ فِی الدَّارِ .... زَیْدٌ عِنْدَکَ

فِی الدَّارِ زَیْدٌ ....عِنْدَکَ زَیْدٌ

اور......

اگر کسی اسم نکرہ سے پہلے جار مجرور...یا...ظرف ہو تب بھی یہی ترکیب ہوگی۔ جیسے

عِنْدِیْ رَجُلٌ .... فِی الدَّارِ رَجُلٌ

(6) پہلے نکرہ موصوفہ ہو...اور...اس کے بعد اسم نکرہ آ جائے، تو مرکب توصیفی کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے

رَجُلٌ عَالِمٌ قَائِمٌ

اس میں "رجل"، موصوف اور "عالم" اس کی صفت ہے۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور "قائم" خبر بنے گا۔

اور اگر پہلے معرفہ اور بعد میں مرکب توصیفی ہو، تو معرفہ، مبتداء اور نکرہ موصوفہ، خبر ہوگا۔ جیسے

زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ

(7) پہلے مرکبِ اضافی ہو، اس کے بعد اسمِ نکرہ واقع ہو، تو مرکب کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے

کِتَابُ زَیْدٍ سَالِمٌ

اور اگر پہلے معرفہ اور اس کے بعد مرکب اضافی ہو، تو اب معرفہ کو مبتداء اور مرکب کو خبر بنایا جائے گا۔ اس کا برعکس بھی جائز ہے۔ جیسے

زَیْدٌ اَخُوْ بَکْرٍ

(8) فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہو اور اس کے بعد کوئی اسم نکرہ آ جائے، تو فعل مضارع کو بتاویلِ مصدر کر کے مبتداء بنائیں گے اور اسم نکرہ کو خبر۔ جیسے

اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ

(9) پہلے اسم معرفہ ہو اور اس کے بعد کوئی جملہ (اسمیہ...یا...فعلیہ) آ جائے، تو معرفہ کو مبتداء اور جملے کو خبر بنائیں گے، اس صورت میں جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جس کا مرجع مبتداء ہو۔ جیسے

زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ ...اور... زَیْدٌ قَامَ غُلَامُہٗ

(10) اگر اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل یا اسم منسوب، خبر واقع ہو رہے ہوں۔ جیسے

زَیْدٌ عَالِمٌ....بَکْرٌ مَوْجُوْدٌ....عَمْرٌو حَسِیْنٌ....

عُمَرُ اَفْضَلُ مِنْ عَلِیٍّ....بِلَالٌ مَدَنِیٌّ

تو پہلے،

اسم فاعل، صفت مشبہ یا اسم تفضیل میں فاعل ... جب کہ اسم مفعول یا اسم منسوب میں نائب الفاعل نکالیں گے۔ یہ فاعل و نائب الفاعل ضمیر مرفوع متصل مستتر ہوگی، جس کی، واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں صیغے کے ساتھ مطابقت ضروری ہے۔ اس کا مرجع بھی مبتداء ہوگا۔ پھر ان اسمائے مشتقہ و اسم منسوب کو ان کے فاعل..یا..نائب الفاعل سے ملا کر "شبہ جملہ اسمیہ" بنا کر خبر بنائیں گے۔

نوٹ:۔

انہیں صفت..یا..حال وغیرہ بناتے وقت بھی یہی ترتیب ملحوظ رہے گی۔

شبہ جملہ اسمیہ کی وضاحت:۔

جملہ فعلیہ، تمام جملوں میں اصل ہے اور اس میں موجود فعل، اپنی معنوی تکمیل کے سلسلے میں فاعل..یا..نائب الفاعل کا محتاج ہوتا ہے۔ چونکہ اسمائے مشتقہ بھی فاعل یا نائب الفاعل کے محتاج ہوتے ہیں لہذا یہ فاعل یا نائب الفاعل کی جانب محتاج ہونے کے سلسلے میں جملہ فعلیہ سے مشابہ ہو گئے، اسی وجہ سے انہیں شبہ جملہ کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ اسماء ہیں، اس لئے اسم کی طرف منسوب کر کے ان کے ساتھ اسمیہ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔

بعض نحوی حضرات کے نزدیک شبہ جملے کو حکماً جملہ ہی شمار کیا جاتا ہے۔

(11) مبتدا اور خبر میں تذکیر وتانیث میں مطابقت کے لئے دو شرطیں ہیں۔

(i) خبر اسم مشتق یا اسم منسوب ہو۔ جیسے

زَيْدٌ عَالِمٌ...هِنْدٌ عَالِمَةٌ...زَيْدٌ بَغْدَادِيٌّ...هِنْدٌ مَدَنِيَّةٌ

(ii) خبر جملہ ہو اور اس میں ایسی ضمیر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جیسے

زَيْدٌ قَامَ

نوٹ:۔

درج ذیل صورتوں میں یہ مطابقت ضروری نہیں رہتی۔

(i) جب خبر کوئی ایسا لفظ ہو، جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہو۔ جیسے

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ؎

(ii) جب خبر واقع ہونے والی صفت، صرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے

اَلْمَرْأَةُ حَائِضٌ.....اور..... زَيْنَبُ طَالِقٌ

(12) نحو اور مثل میں سے کوئی لفظ آجائے۔ جیسے

نَحْوُ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ.....اور.....مِثْلُ زَيْدٌ عَالِمٌ

تو اکثر انہیں ماقبل مبتدائے محذوف "مِثَالُهُ" کی خبر بنائیں گے اور مابعد کے لئے مضاف۔

نوٹ:۔

"مِثَالُهُ" کی ضمیر کا مرجع، اس مفہوم کو بنائیں گے، جس کی مثال پیش کی جارہی ہو۔ مثلاً کسی مقام پر زید عالم کی مثال، یہ سمجھانے کے لئے لائی گئی ہو کہ مبتداء اکثر معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے، تو اب ضمیر کا مرجع بیان کرتے ہوئے کہا جائے گا: " راجع بسوئے مفہوم" "مبتداء کا اکثر معرفہ اور خبر کا نکرہ ہونا۔"

(13) اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ، اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ، خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے

؎ :۔ خیر اپنی اصل کے اعتبار سے اسم تفضیل ہے اور مذکر ومؤنث دونوں میں یکساں مستعمل ہے، کیونکہ جب اسم تفضیل مِن کے ساتھ آئے، تو ہمیشہ واحد مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

زَيْدٌ مِّنْهُمْ طَوِيْلٌ

تو پہلے معرفہ کو ذوالحال یا موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے، پھر یہ ذوالحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔

چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً ''زَيْدٌ'' کو ذوالحال یا موصوف اور ''مِّنْهُمْ'' کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے۔ پھران دونوں کو ملا کر مبتداء اور ''طَوِيْلٌ'' کو خبر قرار دیں گے۔

(14) اور اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم نکرہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ، خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے

رَجُلٌ مِّنْهُمْ ضَرَبَ زَيْداً

تو اب فقط موصوف صفت والی ترکیب ہوگی، چنانچہ نکرہ کو موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے صفت بنائیں گے، پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔

چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً ''رَجُلٌ'' کو موصوف اور ''مِّنْهُمْ'' کو کسی کے متعلق کر کے صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور ''ضَرَبَ زَيْداً'' کو خبر قرار دیں گے۔

نوٹ:۔

یہ دونوں قاعدے جار مجرور کے بیان میں ذکر کر دیئے گئے تھے، لیکن موضوع کی مناسبت کے باعث یہاں دوبارہ ذکر مناسب معلوم ہوا۔ نیز ان پر وارد ہونے والے دونوں اعتراضات اور ان کے جوابات بھی وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(15) فنی کتب میں موجود اسباق کے عنوانات کی عموماً دو ترکیبیں کی جاتی ہیں۔

(i) انھیں مبتداء بنائیں اور خبر محذوف مانیں۔ جیسے

كِتَابُ الصِّيَامِ

یہاں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو مبتداء اور ھذا اسم اشارہ محذوف کو اس کی خبر بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت یوں ہو گی،

كِتَابُ الصِّيَامِ هٰذَا

یا......

(ii) انھیں خبر بنائیں اور مبتداء محذوف مانیں۔ جیسے

كِتَابُ الْحَجِّ

یہاں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو خبر اور ھٰذَا اسم اشارہ محذوف کو مبتداء بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت یوں ہوگی،

هٰذَا كِتَابُ الْحَجِّ

(16) اگر صفت (یعنی اسم فاعل ومفعول وصفت مشبہ وغیرہ) کے صیغہ واحد مذکر سے پہلے حرف استفہام ۔یا۔ حرف نفی ہو اور یہ اپنے مابعد واقع اسم ظاہر کو رفع دے رہا ہو۔ جیسے

أَ قَائِمٌ زَيْدٌ.... اور.... مَاقَائِمٌ زَيْدٌ

تو اس صورت میں دو ترکیبیں کی جاسکتی ہیں۔

(i) اسم کو مبتدائے موخر اور صیغہ صفت کو خبر مقدم بنائیں۔

(ii) صیغہ صفت کو مبتداء اور اسم کو خبر قرار دیں۔ اس دوسری صورت میں صیغہ صفت کو مبتداء کی قسم ثانی کہا جاتا ہے۔

نوٹ:۔

مابعد واقع اسم ظاہر کو رفع دینے کی قید سے معلوم ہو گیا کہ یہاں صفت کا فقط پہلا صیغہ مراد ہے، کیونکہ اسی میں ضمیر جائز الاستتار ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اسم ظاہر بطور فاعل آسکتا ہے۔[1]

اور....

اگر یہ صیغہ مابعد اسم ظاہر کو رفع نہ دے رہا ہو یعنی واحد کا صیغہ نہ ہو، بلکہ تثنیہ یا جمع ہو، جیسے

مَا قَائِمَانِ الزَّيْدَانِ... اور... أَ قَائِمَانِ الزَّيْدَانِ

مَا قَائِمُوْنَ الزَّيْدُوْنَ... اور... أَ قَائِمُوْنَ الزَّيْدُوْنَ

تو اب ترکیب کی فقط ایک صورت ہوگی کہ صیغہ صفت کو خبر مقدم اور مابعد اسم کو مبتدائے مؤخر بنائیں گے۔

(17) اگر عبارت میں لفظ "مُقَدِّمَه" درج ہو اور اس کا ماقبل سے کوئی لفظی تعلق ظاہر نہ ہو، تو اسے مبتداء محذوف "هٰذه" کی خبر بنائیں گے۔ جیسے شرح تہذیب میں ہے،

اَلْقِسْمُ الاَوَّلُ فِى الْمَنْطِقِ مُقَدِّمَةٌ

یہاں "اَلْقِسْمُ الاَوَّلُ" مبتداء اور "فِى الْمَنْطِقِ" اس کی خبر ہے۔ لفظ مُقَدِّمَةٌ کا ان کے ساتھ کوئی ترکیبی تعلق نہیں، چنانچہ اس سے قبل "هٰذه" مبتداء محذوف نکالیں گے۔

(18) اگر فعل یا حرف کے ذکر سے ان کا معنی مقصود نہ ہو، بلکہ فقط لفظ مراد ہو اور ان کے بارے میں کوئی خبر دی جارہی ہو، تو انہیں مراد اللفظ کہہ کر مبتداء بنایا جائے گا اور مابعد کو خبر۔ جیسے

لَمْ يَضْرِبْ بِمَعْنٰى مَاضَرَبَ زَيْدٌ (لم یضرب، ضرب زید کے معنی میں ہے)

[1]:۔ ضمائر کی مکمل اور نفیس معرفت کے لئے مصنف کی تحریر کردہ کتاب "النحو الکبیر" میں ضمائر کا سبق کم از کم ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

اور....

فِی لِلظَّرْفِیَّۃِ (فی ظرفیہ کے لئے ہے)

(19) اگر مصدر خبر واقع ہو رہا ہو، جیسے

اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ

تو اسے براہِ راست خبر نہیں بنا سکتے۔ بلکہ "معنی کی درستگی کا لحاظ رکھتے ہوئے" پہلے اسے اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لیں گے، پھر خبر بنائیں گے۔ چنانچہ مذکورہ ترکیب کرتے ہوئے اَلْکَلِمَۃُ کو مبتداء اور لَفْظٌ کو مَلْفُوْظٌ کی تاویل میں لے کر خبر بنایا جائے گا۔

لیکن اگر مصدر سے مبالغہ والا معنی حاصل کرنا مقصود ہو تو اب براہِ راست خبر بنانا بھی درست ہے۔ جیسے

زَیْدٌ عَدْلٌ (زید سراپا عدل ہے)

اس قسم کا جملہ اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مقصود ہو۔

نوٹ:۔

مبالغہ کا ارادہ نہ ہونے کی صورت میں مصدر کو براہِ راست خبر بنانے کے جائز نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خبر کا مبتداء پر حمل ہوتا ہے یعنی خبر مبتداء کے افراد پر صادق آتی ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں،

اَلْاِنْسَانُ حَیَوَانٌ

تو حیوان، انسان کے تمام افراد پر صادق آتا ہے۔ اب یاد رکھئے کہ جس چیز کا حمل کروانا مقصود ہو، اس کا ذات..یا..ذات مع الوصف ہونا ضروری ہے۔ یعنی یا تو وہ فقط کسی ذات پر دلالت کرے، جیسے

ھٰذَا حَجَرٌ

یا ذات کے ساتھ ساتھ کسی وصفی معنی کی نشاندہی بھی کرے۔ جیسے

زَیْدٌ قَائِمٌ

کہ یہاں 'قائم'' کھڑے ہونے والی ذات اور اس کے وصف قیام پر دال ہے۔

اب چونکہ مصدر نہ تو کسی ذات پر دلالت کرتا ہے اور نہ ذات مع الوصف پر، بلکہ وصف محض پر دال ہے اور وصف محض کا حمل درست نہیں ہوتا، جیسا کہ یوں کہنا،

زَیْدٌ ضَرْبٌ (زید مارنا ہے)

چنانچہ پہلے اسے اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لیں گے، تاکہ ذات مع الوصف حاصل ہو جائے، اس کے بعد خبر بنائیں گے۔

یہی تمام عمل اس وقت بھی ہوگا کہ جب مصدر صفت یا حال واقع ہو رہا ہو۔

گا۔جیسے

خَالِدُابْنُ سَعِيْدٍ ..اور.. هِنْدُ اِبْنَةُ بكرٍ

(27) بسا اوقات مبتداء پر حرف جار زائد آجاتا ہے، جیسے

بِحَسْبِکَ مَافَعَلْتَ (جو تو کر رہا ہے، وہ تیرے لئے کافی ہے)

اس صورت میں حرف جار کو زائد کہہ کر چھوڑ دیں گے اور باقی ترکیب حسب سابق کی جائے گی۔

مبتداء اور خبر کی ترکیبیں

(1) جب مبتداء معرفہ اور خبر نکرہ ہو۔جیسے

(i) هٰذَا شَجَرٌ

ترکیب:۔

هٰذَا اسم اشارہ،مبتداء....شَجَرٌ مشار الیہ اس کی خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اَللّٰهُ عَلِيْمٌ

ترکیب:۔

اَللّٰـــهُ اسمِ جلالت،مبتداء....عَـلِـيْـمٌ،صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ،اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء،اس کا فاعل....صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

ترکیب:۔

زَيْدٌ مبتداء....اَفْضَلُ،صیغہ واحد مذکر اسمِ تفضیل،اس میں ھو ضمیر،مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء،اس کا فاعل....مِنْ حرف جار....عَمْرٍو مجرور....حرف جار،اپنے مجرور سے مل کر افضل اسمِ تفضیل کا ظرف لغو....اسمِ تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتداء کی خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) زَيْدٌ عَالِمٌ. (ii) هٰذِهٖ تَمْرَةٌ. (iii) حَامِدٌ كَامِلٌ. (iv) بَكْرٌ طَوِيْلٌ. (v) زَيْنَبُ طَالِقٌ. (vi) اَلْبَابُ مُغْلَقٌ. (vii) عَمْرٌو اَشْرَفُ مِنْ زَيْدٍ. (viii) بِلَالٌ بَغْدَادِيٌّ. (ix) اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. (x) اَلضَّيْفُ حَاضِرٌ. (xi) اَلْبَيْتُ وَسِيْعٌ. (xii) اَلْكُرَةُ كَبِيْرَةٌ.

☆☆☆☆☆☆

(2) جب مبتداء،اسمِ معرفہ اور اس سے پہلے..یا..بعد جار مجرور..یا..ظرف ہو۔جیسے

(i) زَيْدٌ فِي الدَّارِ

ترکیب:۔

زَيْدٌ مبتداء....فِي حرف جار....الف لام برائے تعریف....دَارِ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "مَوْجُوْدٌ" اسم مفعول کا ظرف مستقر....مَوْجُوْدٌ،صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول،اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے مبتداء،اس کا نائب

الفاعل.... اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) هُوَ عِنْدِیْ

ترکیب:۔

هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے غائب، مبتداء.... عِنْدِ مضاف.... یْ ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا مفعول فیہ.... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) عَلَى الْفَرَسِ الْجُلُّ

ترکیب:۔

عَلٰی حرفِ جار.... الف لام برائے تعریف.... فَرَس مجرور.... حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر مَوْجُوْدٌ محذوف کا ظرفِ مستقر.... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل.... اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... الف لام برائے تعریف.... جل مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iv) عِنْدَنَا زَيْنَبُ

ترکیب:۔

عِند مضاف.... نا ضمیر جمع متکلم مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر قَائِمَةٌ محذوف کا مفعول فیہ.... قَائِمَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسمِ فاعل، اس میں هی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا فاعل.... اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... زَيْنَبُ مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَلْمَالُ فِی الْكِيْسِ. (ii) عَلَى السَّطْحِ زَيْدٌ. (iii) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. (iv) اَلصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. (v) فِی الْبَيْتِ الرَّجُلُ. (vi) بِالْعَصَاءِ الْأُسْتَاذُ. (vii) خَلْفَكَ عَلِیٌّ. (viii) بَكْرٌ تَحْتَ السَّيَّارَةِ. (x) اَمَامَكَ الْقُوْرُ. (ix) اَلسَّمَاءُ فَوْقَنَا. (xi) قُدَّامُ زَيْدٍ نِ الذِّئْبُ. (xii) زَيْنَبُ عِنْدَ النَّهْرِ.

☆☆☆☆☆☆

(3) جب مبتداء، نکرہ موصوفہ اور خبر اسم نکرہ ہو..... یا..... جب مبتداء، معرفہ اور خبر نکرہ موصوفہ ہو۔ جیسے

(i) رَجُلٌ عَالِمٌ قَائِمٌ

ترکیب:۔

رَجُلٌ موصوف..... عَالِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء..... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) زَيْدٌ رَجُلٌ طَوِيْلٌ

ترکیب:۔

زَيْدٌ مبتداء..... رَجُلٌ موصوف..... طَوِيْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل..... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..... موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق

(i) اِمْرَأَةٌ ضَعِيْفَةٌ قَاعِدَةٌ. (ii) صَبِيٌّ ذَكِيٌّ قَائِمٌ. (iii) وَلَدٌ كَبِيْرٌ شَرِيْفٌ. (iv) زَوْجَةٌ ظَرِيْفَةٌ نَعِمَةٌ. (v) كِتَابٌ مُجَلَّدٌ ثَمِيْنٌ. (vi) سَيَّارَةٌ جَمِيْلَةٌ مَوْجُوْدَةٌ. (vii) اَلْجَمَلُ حَيَوَانٌ كَبِيْرٌ. (viii) اَلْعُصْفُوْرُ طَائِرٌ صَغِيْرٌ. (x) اَلْقِطَّةُ سَبُعٌ نَقَلِيٌّ. (ix) هِنْدٌ اِمْرَأَةٌ سَوْدَاءُ. (xi) اَحْمَدُ صَدِيْقٌ حَمِيْمٌ. (xii) اِبْرَاهِيْمُ رَجُلٌ جَمِيْلٌ

☆☆☆☆☆☆

(4) جب مبتداء مرکب اضافی اور خبر اسم نکرہ ہو..... یا..... مبتداء معرفہ اور خبر مرکب اضافی ہو۔ جیسے

(i) كِتَابُ زَيْدٍ جَمِيْلٌ

ترکیب:۔

كِتَابُ مضاف..... زَيْدٍ مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء..... جَمِيْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ

ترکیب:۔

اَلْقُرْآنُ مبتداء..... كِتَابُ مضاف.....اللّٰہ ،اسمِ جلالت مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴾ مشق ﴿

(i) اٰفَةُ الْعِلْمِ نِسْيَانٌ.(ii) رَسُوْلُ اللّٰهِ بَشَرٌ.(iii) سَمَاءُ الدُّنْيَا اَزْرَقُ. (iv) لَوْنُ الشَّجَرِ اَخْضَرُ. (v) لِبَاسُ بَكْرٍ رَخِيْصٌ.(vi) اَلْعُجْبُ اٰفَةُ الْقَلْبِ. (vii) اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ. (viii) اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ. (ix) اَلْجَهْلُ مَوْتُ الْاَحْيَاءِ. (x) اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ. (xi) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ. (xii) اَلْاِنْسَانُ عَبْدُ الْاِحْسَانِ.

☆☆☆☆☆☆

(5) جب مبتداء معرفہ اور خبر جملہ ہو۔ جیسے

(i) زَيْدٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ

ترکیب:۔

زیــد مبتدائے اول.....ابــــو مضاف..... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتدائے اول، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے ثانی.....عــالم صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے ثانی، اس کا فاعل.....اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدائے اول کی خبر.....مبتدائے اول اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) بَكْرٌ اَخَذَ غُلَامُهُ اَرْنَبًا

(بکر کے غلام نے ایک خرگوش پکڑا)

ترکیب:۔

بَكْرٌ مبتداء.....اَخَذَ ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف.....غُلَامُ مضاف.....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ.....مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر اَخَذَ فعل کا فاعل.....اَرْنَبًا مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴾ مشق ﴿

(i) اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الإِشَارَةُ. (ii) اَلْجَاهِلُ يَرْضٰى عَنْ نَفْسِهٖ. (iii) الاَمَانِي تَعْمٰى عُيُوْنُ الْبَصَائِرِ. (iv) اَلنَّقْدُ خَيْرٌ مِّنَ النَّسِيْئَةِ. (v) اَلْجِنْسُ يَمِيْلُ اِلَى الْجِنْسِ. (vi) اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ. (vii) اَلْكِذْبُ يُهْلِكُ. (viii) اِصْلَاحُ الرَّعِيَّةِ اَنْفَعُ مِنْ كَثْرَةِ الْجُنُوْدِ. (ix) اَلْعَاقِلُ يَطْلُبُ الْكَمَالَ. (x) جَرْحُ الْكَلَامِ اَشَدُّ مِنْ جَرْحِ السِّهَامِ. (xi) سُوْءُ الْخُلُقِ يُوْجِبُ الْمُبَاعَدَةَ. (xii) اَلْجُوْدُ يُوْجِبُ الْحَمْدَ.

☆☆☆☆☆☆

(6) جب نحو مفرد کی طرف مضاف ہو۔جیسے

نَحْوُ زَيْدٍ

ترکیب:۔

نَحْوُ مضاف.... زَیْدٍ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء محذوف مِثَالُهٗ کی خبر....مِثَالُ مضاف....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے وہ مفہوم، جس کی مثال پیش کی جارہی ہے، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(7) جب یہ جملے کی طرف مضاف ہو۔جیسے

نَحْوُ اِبْنُ بِنْتِ خَالِدٍ طَوِيْلٌ

ترکیب:۔

نَحْوُ مضاف....اِبْنُ مضاف الیہ مضاف....بِنْتِ مضاف الیہ مضاف....خَالِدٍ مضاف الیہ....بِنْتِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِبْنُ مضاف کا مضاف الیہ.... اِبْنُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء...طَوِیْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مراد اللفظ مضاف الیہ...نَحْوُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے محذوف مِثَالُهٗ کی خبر....اس میں مِثَالُ مضاف....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے وہ مفہوم، جس کی مثال پیش کی جارہی ہے، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (ii) نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ (iii) نَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ (iv) نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ (v) نَحْوُ ارْحَمْ بِزَيْدٍ (vi) نَحْوُ زَيْدٌ بِالْبَلَدِ (vii) نَحْوُ الْجُلُّ لِلْفَرَسِ (viii) نَحْوُ سِرْتُ الْبَلَدَ حَتّٰى السُّوْقِ (ix) نَحْوُ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ (x) نَحْوُ اَلْمَالُ فِي الْكِيْسِ (xi) نَحْوُ زَيْدٌ

کَالاَسَدِ (iii) نَحْوُ رَمَیْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ

☆☆☆☆☆☆☆

(8) جب صیغہ صفت، حرف نفی۔۔یا۔۔حرف استفہام کے بعد آئے اور اس کے بعد کوئی اسم ظاہر ہو۔ جیسے

(i) مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

ترکیب(i):۔

مَا حرف نفی..... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، مبتداء.....زَیْدٌ اس کا فاعل، قائم مقام خبر.....مبتداء اپنی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب(ii):۔

مَا حرف نفی.....قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، خبر مقدم.....زَیْدٌ، اس کا فاعل، مبتدائے مؤخر.....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) مَا قَائِمٌ نِ الزَّیْدَانِ۔۔یا۔۔مَا قَائِمٌ نِ الزَّیْدُوْنَ

ترکیب:۔

مَا حرف نفی..... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، مبتداء.....زَیْدَانِ، اس کا فاعل، قائم مقام خبر.....مبتداء اپنی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔

مَا قَائِمٌ نِ الزَّیْدُوْنَ کی ترکیب بھی بعینہ اسی طرح ہوگی۔

﴿مشق﴾

(۱) أَضَارِبٌ بَکْرٌ (۲) مَا رَاکِبَةٌ هِنْدٌ عَلَی الْجَمَلِ (۳) مَا طَالِعٌ جَمِیْلٌ عَلَی السَّطْحِ (۴) مَا مَانِعٌ زَیْدٌ (۵) أَنَاظِرٌ نِ الزَّیْدَانِ (۶) أَمُکْرِمٌ زَیْدٌ

☆☆☆☆☆☆

(9) جب جملہ اسمیہ باعتبار لفظ خبریہ اور باعتبار معنی انشائیہ ہو۔ جیسے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف.....حمد مبتداء.....لام حرف جار.....اللّٰه اسم جلالت مبدل منہ... رَبِّ صیغہ واحد مذکر صفت

مشبہ، اسمیں ھــو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبدل منہ، اس کا فاعل....صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف....الف لام برائے تعریف....طلبون مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت محذوف کا ظرف مستقر....ثابت، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر لفظاً جملہ اسمیہ خبریہ اور معنیً جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(10) جب "اَنْ" فعل مضارع کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر مبتداء واقع ہو۔ جیسے

اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ

ترکیب:۔ چیک کریں

اَن مصدریہ....﴿تَصُوْمُوا﴾ صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں واو ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مبتداء....﴿خَیْرٌ﴾ صیغہ واحد مذکر اسمِ تفضیل، اس میں ھو ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....﴿ل﴾ حرف جار....﴿کم﴾ ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل، مجرور....حرف جار، اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتداء کی خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(11) جب فعل یا حرف، مراد اللفظ ہو کر مبتداء واقع ہوں۔ جیسے

(i) لَمْ یَضْرِبْ بِمَعْنٰی مَا ضَرَبَ

ترکیب:۔

﴿لم یضرب﴾ مراد اللفظ مبتداء....﴿ب﴾ حرف جار....﴿معنی﴾ مضاف....﴿ماضرب﴾ مراد اللفظ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثابت" مقدر کا ظرف مستقر....﴿ثابت﴾ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) فِیْ لِلظَّرْفِیَّۃِ

ترکیب:۔

﴿فی﴾ حرف جار مراد اللفظ مبتداء....﴿ل﴾ حرف جار....﴿ظرفیۃ﴾ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر

"کــاینۃٌ" مقدر کا ظرف مستقر.....﴿کــاینۃٌ﴾ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ہی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل...اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) لِلّٰہِ عَلَیَّ اَنْ اُصَلِّیَ (ii) اَنْتِ طَالِقٌ (iii) اَنْ یَّضْرِبَ الْاُسْتَاذُ یَقْبُحُ (iv) اَنْ یَّتَوَضَّیَٔ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ لَایَجُوْزُ (v) اِنَّ حَرْفٌ مِّنَ الْحُرُوْفِ الْمُشَبَّهَۃِ بِالْفِعْلِ (vi) حَتّٰی لِانْتِہَاءِ الْغَایَۃِ

☆☆☆☆☆☆

(12) جب مصدر خبر واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف..... کَلِمَۃٌ، مبتداء.....لَفْظٌ، مصدر بمعنی مَلفُوظ .....مَلفُوظ، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل.....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(13) جب مجمل بات کے بعد اس کی تفصیل ذکر کی جائے۔ جیسے

اَلْمِیَاہُ الَّتِیْ یَجُوْزُ التَّطْہِیْرُ بِہَا سَبْعَۃُ مِیَاہٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّہْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَیْنِ

ترکیب (i):۔ (جب کہ تفصیل میں سے ہر ایک کو خبر بنایا جائے)

الف لام برائے تعریف.....مِیَاہُ موصوف.....اَلَّتِیْ اسم موصول..... یَجُوْزُ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف...الف لام برائے تعریف.....تَطْہِیْرُ فاعل.....ب حرف جار.....ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.....یَجُوْزُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ...اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء..... سَبْعَۃُ ممیز مضاف..... مِیَاہٍ تمیز مضاف الیہ.....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَاءُ مضاف.....الف لام برائے تعریف.....سَمَاءِ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء محذوف اَحَدُھَا کی خبر...اس میں اَحَدُ مضاف.....ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے سَبْعَۃُ مِیَاہٍ، مضاف الیہ.....مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر مبتداء۔۔۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔

بقیہ 6اقسام کو بالترتیب ثَانِیھَا، ثَالِثُھَا، رَابِعُھَا، خَامِسُھَا، سَادِسُھَا اور سَابِعُھَا، مبتداء محذوف کی خبر بنائیں۔ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

ترکیب(II):۔(جب کہ مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنایا جائے)

الف لام برائے تعریف۔۔۔مِیَاہُ موصوف۔۔۔اَلَّتِی اسم موصول۔۔۔ یَجُوزُ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔تَطْھِیرُ فاعل۔۔۔ب حرف جار۔۔۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور۔۔۔حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔۔۔یَجُوزُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔۔۔اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت۔۔۔موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء۔۔۔ سَبْعَۃُ ممیز مضاف۔۔۔ مِیَاہٍ تمیز مضاف الیہ۔۔۔ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ۔۔۔

مَاءُ مضاف۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔سَمَاءِ مضاف الیہ۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔۔۔و حرف عطف۔۔۔مَاءُ مضاف۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔بَحْرِ مضاف الیہ۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔۔۔و حرف عطف۔۔۔مَاءُ مضاف۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔نَھْرِ مضاف الیہ۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔۔۔و حرف عطف۔۔۔مَاءُ مضاف۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔بِئْرِ مضاف الیہ۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔۔۔و حرف عطف۔۔۔مَاءُ موصوف۔۔۔ذاب صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل۔۔۔مِنْ حرف جار۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔ثَلْج معطوف علیہ۔۔۔و حرف عطف۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔بَرَد معطوف۔۔۔ثلج معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مِنْ حرف جار کا مجرور۔۔۔حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ذاب فعل کا ظرف لغو۔۔۔ ذاب فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔۔۔ مَاء موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف۔۔۔و حرف عطف۔۔۔مَاءُ مضاف۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔عَیْن مضاف الیہ۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔۔۔معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل۔۔۔مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر۔۔۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب(III):۔(جب کہ تفصیل کو اَعْنِی فعل مقدر کا مفعول بہ بنایا جائے)

الف لام برائے تعریف۔۔۔مِیَاہُ موصوف۔۔۔اَلَّتِی اسم موصول۔۔۔ یَجُوزُ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع

مثبت معروف...الف لام برائے تعریف....تَـطهِـرُ فاعل.....ب حرف جار....هـا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل،راجع بسوئے موصوف، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....یَـجُـوزُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ...اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... صَبـغَةُ ممیز مضاف..... هِیـاهُ تمیز مضاف الیہ....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر...مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اب پوری تفصیل کو حسب سابق آپس میں ملا کر اعـنـی فعل مقدر کا مفعول بہ بنائیں گے۔فاعل، فعل میں مستتر انـا ضمیر ہوگی۔ پھر اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَلْمِیَاهُ عَلٰی خَمْسَةِ اَقْسَامٍ طَاهِرٌ مُطَهِّرٌ غَیْرُ مَکْرُوْهٍ وَطَاهِرٌ مُطَهِّرٌ مَکْرُوْهٌ وَطَاهِرٌ غَیْرُ مُطَهِّرٍ وَمَاءٌ نَجَسٌ وَمَاءٌ مَشْکُوْکٌ فِیْ طَهُوْرِیَّتِهٖ (ii) اَرْکَانُ الْوُضُوْءِ اَرْبَعَةٌ غَسْلُ الْوَجْهِ وَغَسْلُ یَدَیْهِ مَعَ مِرْفَقَیْهِ وَغَسْلُ رِجْلَیْهِ مَعَ کَعْبَیْهِ وَمَسْحُ رُبُعِ رَاْسِهٖ (iii) اَلْوُضُوْءُ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ فَرْضٌ وَوَاجِبٌ وَسُنَّةٌ

☆☆☆☆☆☆

(14) جب اسم موصول مبتداء بن رہا ہو اور اس کا صلہ فعل یا ظرف ہو اور اس کی خبر پر فاء داخل ہو۔جیسے

اَلَّذِیْ یَاْتِیْنِیْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ اور...اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ

ترکیب:۔

اَلَّـذِی،اسم موصول.... یَـاْتِـی،صیغہ واحد مذکر غائب،فعل مضارع مثبت معروف،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے اسم موصول،اس کا فاعل....نون وقایہ....ی،ضمیر واحد متکلم،منصوب متصل،مفعول بہ....فعل اپنے فاعل سے اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء....

ف جزائیہ....لام حرف جار....ہٗ،ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے اسم موصول،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت محذوف کا ظرف مستقر.... ثَـابِتٌ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... دِرهَـم،مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب:۔

اَلَّـذِی،اسم موصول....فِـی حرف جار....الف لام برائے تعریف....دار،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت

محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء....

ف جزائیہ.... لام حرف جار.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... دِرْهَم مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَللَّذَانِ یَاْکُلَانِ الطَّعَامَ فَلَهُمَا دِیْنَارَانِ (ii) اَلَّتِیْ تَفْعَلُ الْعُلُوَّ فَلَهَا غَنِیْمَةٌ (iii) مَنْ جَهَدَ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ فَلَهٗ فَوْزٌ فِی الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ (iv) اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَلَهُمُ النَّارُ (v) اَلَّذِیْ یَجْمَعُ الْمَالَ فَلَهُ الْکَارُ کَثِیْرَةٌ (vi) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَلَهُمُ الْجَنَّةُ

☆☆☆☆☆☆

(16) جب عبارت میں اولاً دو مبتدا اور ان کے بعد خبر واقع ہو۔ جیسے

لَامُ الْاَمْرِ وَهِیَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ

ترکیب:۔

لام مضاف.... الف لام برائے تعریف.... امر مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول.... و زائدہ.... ھی ضمیر واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے مبتدائے اول، مبتدائے ثانی.... لام حرف جار.... طلب مصدر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... فعل مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابِتَةٌ مقدر کا ظرف مستقر.... ثابِتَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے ثانی، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) مِنْ وَهِیَ لِاِبْتِدَاءِ الْغَایَةِ (ii) اِلٰی وَهِیَ لِاِنْتِهَاءِ الْغَایَةِ (iii) اَلْکَافُ وَهِیَ لِلتَّشْبِیْهِ (iv) اَلْبَاءُ وَهِیَ لِلْاِلْصَاقِ (v) فِیْ وَهِیَ لِلظَّرْفِیَّةِ (vi) رُبَّ وَهِیَ لِلتَّقْلِیْلِ

(16) جب عبارت کے شروع میں کوئی اسم معرفہ ہو اور اس کے بعد جار مجرور ہو اور ان کے بعد ایک یا زیادہ کلمات خبر بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جیسے

زَیْدٌ مِّنْھُمْ طَوِیْلٌ

ترکیب (I):۔

زَیدٌ، موصوف.... مِن حرف جار.... ھُم ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثَابِتٌ" مقدر کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھُو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... طَوِیلٌ، صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھُو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (II):۔

زَیدٌ، ذوالحال.... مِن حرف جار.... ھُم ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثَابِتٌ" مقدر کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھُو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتداء .... طَوِیلٌ، صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھُو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(17) جب عبارت کے شروع میں کوئی اسم نکرہ ہو اور اس کے بعد جار مجرور اور ان کے بعد ایک یا زیادہ کلمات خبر بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جیسے

رَجُلٌ مِّنْھُمْ ضَرَبَ زَیْدًا

ترکیب:۔

رجل، موصوف.... مِن حرف جار.... ھُم ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثَابِتٌ" مقدر کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھُو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء....

ضَرَبَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھُو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا

فاعل.... زَیداً مفعول بہ.... ضَرَبَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَلْبَيْتُ لَكُمْ وَبِيْعٌ (ii) اَللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ (iii) اَلْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ (iv) رَجُلٌ مِّنَ الرِّجَالِ الصَّالِحِيْنَ يَفُوْقُ عَلٰى اَلْفٍ مِّنَ الْفُسَّاقِ (v) اَلنَّهْرُ مِنَ الْفُرَاتِ جَارٍ فِي السُّوْقِ (vi) رَجُلٌ مِّنْ اَعْلٰى نَسَبٍ كَرِيْمٍ ۔

☆☆☆☆☆☆

(18) جب مبتداء پر حرف جار زائد آجائے جیسے

بِحَسْبِكَ مَا فَعَلْتَ ۔

ترکیب:۔

ب حرف جار زائد.... حَسْبِ مضاف.... كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.... مَا اسم موصول.... فَعَلْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلے سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ (ii) بِحَسْبِهِمْ اَنْ يَّشْكُرُوْا (iii) بِحَسْبِهِنَّ مَا اَكَلْنَ

سبق نمبر......(10)

جملۂ فعلیہ کے قواعد

آپ النحو الکبیر میں جان چکے ہیں کہ

(1) اگر ماضی اور مضارع کا واحد مذکر غائب..یا..واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہو اور اسم ظاہر فاعل نہ ہو تو ان میں ہمیشہ ضمیر مرفوع متصل مستتر' فاعل نکالیں گے۔جیسے

ضَرَبَ اور یَضْرِبُ میں.. هُوَ..اور..

ضَرَبَتْ اور تَضْرِبُ میں ..هِيَ..

(2) ماضی کے باقی صیغوں میں آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز' فاعل ہوگی۔جیسے

ضَرَبْتُ میں تُ

(3) مضارع کے واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغوں میں لازماً ضمیر مرفوع متصل مستتر، فاعل بنے گی۔جیسے

تَضْرِبُ میں اَنْتَ..اَضْرِبُ میں اَنَا..اور..نَضْرِبُ میں نَحْنُ

اور باقی (یعنی واحد مذکر،مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر اور واحد جمع متکلم کے علاوہ)صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز، فاعل ہوگی۔جیسے

یَضْرِبُوْنَ میں و....اور....تَضْرِبْنَ میں ن

اب چند مزید باتیں یاد رکھیں۔

(4) ایک فعل کے عطف کے واسطے سے کئی فاعل ہو سکتے ہیں۔جیسے

جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو وَبَکْرٌ

(5) فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو چاہے تثنیہ و جمع ہو، فعل ہمیشہ واحد ہی رہے گا۔جیسے

ضَرَبَ الزَّیْدَانِ اور ضَرَبَ الزَّیْدُوْنَ

لیکن اگر کسی مقام پر فعل اور اس کا مابعد اسم ظاہر دونوں میں سے کوئی واحد نہ ہو، جیسے

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا (اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشاورت کی)

میں اسروا کی واؤ اور آگے الذین ہو تو اس صورت میں دو طریقوں سے ترکیب کی جا سکتی ہے۔

(i) اسم ظاہر کو فعل کی ضمیر سے بدل بنایا جائے۔

(ii) اسم ظاہر کو مبتدا مؤخر اور ما قبل فعل کو اس کے فاعل مضمر سے ملا کر خبر مقدم بنائیں۔

(6) اگر فاعل ضمیر ہو تو فعل واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں فاعل کے مطابق ہوگا۔جیسے

زَیْدٌ ضَرَبَ ...زَیْدَانِ ضَرَبَا... زَیْدُوْنَ ضَرَبُوْا

(7) فاعل کبھی مفرد ہوتا ہے، جیسے ماقبل میں ذکر کردہ مثالیں اور کبھی مرکب توصیفی یا اضافی وغیرہ۔ جیسے

رَکِبَ رَجُلٌ زَاهِدٌ... اور... جَهِدَ ابْنُ زَیْدٍ

(8) اگر قول مصدر سے مشتق افعال میں سے کوئی فعل آجائے تو دیکھا جائے گا کہ فاعل کا کوئی کلام بھی مذکور ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہو، جیسے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ)

تو فعل کو فاعل سے ملا کر جملہ فعلیہ بنا دیں گے۔

اور اگر کلام بھی مذکور ہو، جیسے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

(یعنی یہ (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔)

تو اس کلام کی ترکیب مکمل کر کے اسے فعل کا مقولہ قرار دیں گے۔ پھر فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ یا فعلیہ انشائیہ بنے گا۔

(9) جب جَعَلَ بمعنی خَلَقَ ہو یعنی اس سے کسی چیز کی پیدائش و تخلیق والا معنی حاصل ہو رہا ہو تو اس وقت یہ متعدی بیک مفعول ہوگا۔ جیسے

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً

اور اگر بمعنی صَیَّرَ ہو یعنی کسی چیز کے ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے.. یا.. ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہونے والے معنی پر دلالت کر رہا ہو، جیسے

جَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ (اللہ تعالیٰ جنت کو اس کا ٹھکانہ بناوے۔)

تو اس وقت متعدی بدو مفعول ہوگا۔ مثال مذکور میں "اَلْجَنَّةَ" مفعول اول اور "مَثْوَا" مفعول ثانی ہے۔

(10) جَازَ یَجُوْزُ، وَجَبَ یَجِبُ، اَمْکَنَ یُمْکِنُ، اِسْتَحَبَّ یَسْتَحِبُّ کا فاعل، اکثر فعل مضارع، اَنْ کے ساتھ ہوگا۔ جیسے

جَازَ اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلَی اَنْفِهٖ فِی السُّجُوْدِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

(جائز ہے کہ نمازی سجود میں اپنی ناک پر اقتصار کرے، امام ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) کے نزدیک)

(11) تَسْمِیَةٌ مصدر کے افعال مشتقہ کے بعد واقع ہونے والی باء ہمیشہ زائدہ ہوتی ہے۔ جیسے

سَمَّيْتُهُ بِهِدَايَةِ النَّحْوِ

(12) سَمّٰی يُسَمِّيْ، متعدی بدو مفعول ہے۔ چنانچہ اگر اس کے فعل مجہول کے بعد فقط ایک اسم نظر آئے، جیسے

تُسَمّٰی مَضْرِبَةً

تو اسے اس کا مفعول بہ قرار دے کر منصوب پڑھیں گے اور نائب الفاعل اس میں پوشیدہ ضمیر ہوگی۔

(13) بسا اوقات فعل اور حرف بھی فاعل یا نائب الفاعل واقع ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ ان سے فعلیت یا حرفیت والا معنی نہیں، بلکہ فقط لفظ مراد ہو۔ جیسے

☆ جَاءَ ضَرَبَ فِي الْكِتَابِ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً

(یعنی لفظ "ضرب" کتاب میں گیارہ مرتبہ آیا ہے)

☆ كُتِبَ مِنْ فِي الْكُرَّاسَةِ

(یعنی کاپی میں لفظ من لکھا گیا)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جملہ فعلیہ کی ترکیبیں

(1) جب ضمیر مستتر ... یا ... بارز، فاعل ہو تے ہیں

(i) ضَرَبَ:

ترکیب:۔

ضَرَبَ فعل ... اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع ہوئے غائب، اس کا فاعل ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اِضْرِبْ.

ترکیب:۔

اِضْرِبْ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف ... اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) ضَرَبْتُ

ترکیب:۔

ضَرَبْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف ... اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) يَضْرِبُوْنَ

ترکیب:۔

يَضْرِبُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف ... اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل ... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) يَضْرِبَانِ. (ii) تَرْكَبُ. (iii) لَمْ تَرْجِعِيْ. (iv) لَنْ يَتَعَلَّمْنَ. (v) لَمْ تَغْسِلْنَ. (vi) لَا تَسْمَعُوْا.

(vii) نَضْرِبُ. (viii) لَتَبْصُرُنَّ. (ix) مَا ضَحِكْنَا. (x) ضَرَبْتُ. (xi) اُكْرِمْنَ. (xii) قُلْتِ

☆☆☆☆☆☆

(2) جب اسم ظاہر فاعل ہو تے ہیں

قِيْلَ الزَّيْدَانِ

ترکیب:۔

قُتِلَ بصیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول.... الزَّیْدَانِ اس کا نائب الفاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) تَسَرْوَلَ بَكْرٌ. (ii) تَجَلْبَبَ الزَّيْدَانِ. (iii) اَسْلَمَ رِجَالٌ. (iv) تَبَسَّمَتْ زَيْنَبُ. (v) تَعَجَّلَتْ نِسْوَةٌ. (vi) خَادَعَتْ قِطَّةٌ. (vii) هَرَبَ الْفَارَانِ. (viii) قَاتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ. (x) مَاتَ الْاِنْسَانُ (ix) تَعَارَفَ الْاَصْدِقَاءُ (دوستوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا)۔ (xi) تَخَالَفَ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو (زید اور عمرو نے آپس میں مشابہت چیت کی) (xii) تَقَدَّمَ الْاِمَامُ مِنَ الصُّفُوْفِ.

☆☆☆☆☆☆

(3) جب مرکب توصیفی...یا...مرکب اضافی فاعل ہو۔ جیسے

(i) يَعْجَبُ رَجُلٌ صَالِحٌ

ترکیب:۔

يَعْجَبُ بصیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف..... رَجُلٌ موصوف.... صَالِحٌ بصیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل.... يَعْجَبُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) هَرَبَ فَرْخُ دَجَاجَةٍ

ترکیب:۔

هَرَبَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف... فَرْخُ مضاف.... دَجَاجَةٍ، مضاف الیہ.... مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... هَرَبَ فعل، اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) يَمْنَعُ وَلَدُ بَكْرٍ مِّنَ الشَّتْمِ. (ii) لَمْ يَرْهَنْ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ. (iii) سَلَخَتْ اِمْرَاَةٌ ظَالِمَةٌ (ظالم عورت نے کھال اتاری) (iv) بَالَ جَامُوْسٌ اَسْوَدُ. (v) سَبَّ رَجُلٌ فَاسِقٌ. (vi) شَمَّ الْكَلْبُ الْاَبْلَقُ. (vii) مَا صَرَخَ فَرْخُ الدَّجَاجَةِ. (viii) ذَابَ ثَلْجُ الْجِبَالِ. (x) لُفَّ صَحِيْفَةُ الْكِتَابِ. (ix) يُسَاقُ مَاشِيَةُ الْقَطِيْعِ (ریوڑ کے مویشی ہانکے گئے) (xi) مَاتَتْ زَوْجَةُ الْعَالِمِ. (xii) جَفَّ تُرَابُ الْاَرْضِ.

(4) جب فاعل، ''ممیز مضاف اور تمیز مضاف الیہ'' کا مجموعہ ہو۔ جیسے

خَفَرَ مِائَةُ رَجُلٍ

ترکیب:۔

خَفَرَ ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... مِائَةُ ممیز مضاف..... رَجُلٍ تمیز مضاف الیہ.....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر فاعل... خَفَرَ فعل، اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) حَفِظْتُ مِائَةَ عَامِلٍ (ii) رَأَيْتُ أَلْفَ رَجُلٍ (iii) يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ

(iv) جَاءَ سِتَّةُ رِجَالٍ (v) سَقَطَ خَمْسَةُ أَشْجَارٍ (vi) قَرَأْتُ سَبْعَةَ كُتُبٍ

☆☆☆☆☆☆

(5) جب جملہ فعلیہ لفظاً خبریہ اور معنیً انشائیہ ہو۔ جیسے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ترکیب:۔

أَعُوْذُ ،صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... ب حرف جار... اللّٰهِ ،اسم جلالت مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول... مِن حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... شَيْطٰن ،موصوف..... الف لام برائے تعریف..... رَجِيْم ،صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف ،اس کا فاعل..... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..... موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی... أَعُوْذُ فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور جملہ فعلیہ انشائیہ معنیً ہوا۔

...اور...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترکیب:۔

ب حرف جار..... اسم ،مضاف... اللّٰه اسم جلالت ،موصوف..... الف لام برائے تعریف ..... رَحْمٰن ،صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف ،اس کا فاعل..... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول..... الف لام برائے تعریف..... رَحِيْم ،صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف ،اس کا فاعل..... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی..... موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مضاف الیہ..... اسم ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر أَبْتَدِئُ فعل محذوف کا ظرف مستقر... أَبْتَدِئُ ،صیغہ واحد

متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں "انا" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور جملہ فعلیہ انشائیہ معنیً ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَنْتِ طَالِقٌ (ii) اِشْتَرَيْتُ (اس کے انشاء ہونے کے لئے قرینہ ضروری ہے۔ چنانچہ یہ اس وقت انشاء ہوگا کہ جب اس کے ذریعے بیع منعقد کی جاری ہو گی۔) (iii) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرٌ (iv) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (v) اَلصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (vi) اَنْتَ كَرِيْمٌ (جب کہ مدح کا ارادہ کیا جائے) (vii) جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

☆☆☆☆☆☆

(5) جب قول سے مشتق فعل کے بعد کوئی کلام بھی ذکر کیا جائے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

ترکیب:۔

قَالَ، صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف..... رَسُوْلُ مضاف.....اللّٰه، اسم جلالت مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.....اِنَّ، حرف مشبہ بالفعل.....ھَا، ضمیر واحد مؤنث غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے سورۃ الاخلاص، اِنَّ کا اسم.....تَعْدِلُ، صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "اِنَّ" کا اسم، اس کا فاعل.....ثُلُثَ مضاف.....الف لام برائے تعریف.....قُرْآن مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ.....تَعْدِلُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اِنَّ کی خبر.....اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ.....قَالَ فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) يَقُوْلُ رَبُّكُمْ ذٰلِكُمْ تَعْمَلُوْنَ (ii) قَالَ اللّٰهُ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

(iii) قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ مَسْحُ رُبُعِ الرَّأْسِ فَرْضٌ فِي الْوُضُوْءِ

☆☆☆☆☆☆

(6) جب تسمیہ مصدر کا افعال متعدی کے بعد آجائے جیسے

سَمَّيْتُهُ بِهِدَايَةِ النَّحْوِ

ترکیب:۔

سَمَّيْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے ما قبل کتاب ہدایۃ النحو میں مذکور "مختصر و مضبوط" مفعول بہ اول.... ب حرف جار زائد.... ھِدَایَۃ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... نَحو مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی.... سَمَّیْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اول وثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) سَمّٰی بِکِتَابِہِ الْھِدَایَۃَ (ii) سَمَّوْا بِمِصْرِنِ الْمَدِیْنَۃَ (iii) سَمَّتْ ھِنْدٌ بِوَلَدِہٖ اَصْغَرَ
(iv) سَمَّیْنَا بِصَدِیْقِہٖ فَاسِقًا (v) سَمَّیْتَ بِبِنْتِکَ زَیْنَبَ (vi) سَمَّیْتُمْ بِالسُّوْقِ سُوْقَ التَّمْرِ

☆☆☆☆☆☆

(5) جب جَازَ یَجُوْزُ وغیرہ کا فاعل فعل مضارع "اَنْ" کے ساتھ ہو۔ جیسے

جَازَ اَنْ یَقْتَصِرَ عَلٰی اَنْفِہٖ فِی السُّجُوْدِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترکیب:۔

جَازَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... اَنْ، مصدریہ.... یَقْتَصِرَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے غائب، اس کا فاعل.... عَلٰی حرف جار.... اَنْف مضاف.... ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... عَلٰی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یَقْتَصِرَ فعل کا ظرف لغو اول.... فِی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... سُجُوْدِ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یَقْتَصِرَ فعل کا ظرف لغو ثانی.... عِنْدَ مضاف.... اَبِیْ مضاف الیہ مضاف.... حَنِیْفَۃَ مضاف الیہ.... اَبِیْ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر عِنْدَ مضاف کا مضاف الیہ.... عِنْدَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یَقْتَصِرَ فعل کا مفعول فیہ.... یَقْتَصِرَ فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اول وثانی اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل.... جَازَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اِسْتَحَبَّ اَنْ یَکُوْنَ الْمَرْءُ بِالْوُضُوْءِ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ (ii) اَمْکَنَ اَنْ لَّا یَجِیْءَ
(iii) یَجُوْزُ اَنْ یَضْرِبَ زَیْدٌ تِلْمِیْذَہٗ (iv) اَوْجَبَ اَنْ یَتَوَضَّیَ الْمَرْءُ لِلصَّلٰوۃِ
(v) یُمْکِنُ اَنْ تَبَرَّدَ النَّارُ لِلْمُقَرَّبِیْنَ (vi) یَجِبُ اَنْ یُّطَاعَ الْوَالِدَانِ

☆☆☆☆☆☆

(9) جب "سَمّٰی یُسَمِّی" کے فعل مجہول کے بعد فقط ایک اسم آئے۔ جیسے

تُسَمّٰی مَصْدَرِیَّۃً

ترکیب:۔

تُسَمّٰی صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت مجہول، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اَنْ، اس کا نائب الفاعل.... مَصْدَرِیَّۃً اس کا مفعول بہ.... تُسَمّٰی فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) تُسَمّٰی حُرُوْفاً جَارَّۃً (ii) سُمِّیَ فَاسِقاً (iii) سُمُّوا مُؤْمِنِیْنَ

(iv) سُمِّتُ مَرْیَمَ (v) سُمِّیْتُ کَامِلاً (vi) تُسَمّٰی ضَارِبَۃً

☆☆☆☆☆☆

(10) جب حرف جار "عن" سے پہلے "من" آجائے۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ

ترکیب:۔

جاء، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... زید، اس کا فاعل.... من، حرف جار.... عن، بتاویل اسم، جانب کے معنی میں ہوکر مضاف.... یمین مضاف الیہ مضاف.... ی، ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر عن کا مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... من، حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... جاء، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔

عَلٰی بمعنی فَوْق کی ترکیب کو اسی پر قیاس فرمائیں۔

﴿مشق﴾

(i) خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ عَنِ الْجَیْشِ (ii) اَلضَّعِیْفُ ذَھَبَ مِنْ عَنِ الصَّفِّ (iii) اُخْرِجُوْا مِنْ عَنِ الْقَبَائِلِ

☆☆☆☆☆☆

(12) جب حرف جار کے بعد ما زائدہ آئے۔ جیسے

مِمَّا خَطِیْئَاتِھِمْ اُغْرِقُوْا

ترکیب:۔

من ،حرف جار....ما ،زائدہ....خطیٰت ،مضاف....ھم ،ضمیر جمع مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے (قرآن میں)،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.... اغرقوا ،صیغہ جمع مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت مجہول ،اس میں واو ضمیر مرفوع متصل بارز ،اس کا نائب الفاعل....فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

{مشق}

(i) عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ (ii) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ

☆☆☆☆☆☆

(13) جب کوئی حرف جر قیاساً محذوف ہو۔جیسے

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

ترکیب:۔

و ،حرف عطف.... عجبوا ،صیغہ جمع مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں واو ضمیر مرفوع متصل بارز ،اس کا فاعل....ان ،مصدریہ.... جاء ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف....ھم ،ضمیر جمع مذکر غائب ،منصوب متصل ،راجع بسوئے (قرآن میں)،مفعول بہ.... منذر ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے موصوف محذوف "رجل" اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر جاء فعل کا فاعل....من ،حرف جار....ھم ،ضمیر جمع مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے (قرآن میں)،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جاء فعل کا ظرف لغو.... جاء ،فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر "لام" حرف جار کا مجرور....حرف جار محذوف اپنے مجرور سے مل کر عجبوا فعل کا ظرف لغو....عجبوا ،فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

{مشق}

(i) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (ii) فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا

(iii) اَللّٰهِ لَاَخْدِمَنَّ الْاُمَّةَ خِدْمَةً صَادِقَةً

نوٹ:

ان تینوں امثلہ میں پوشیدہ حروف جارہ جاننے کے لئے حروف جارہ کا سبق ملاحظہ فرمائیے۔

سبق نمبر......(11)

فاعل ونائب الفاعل ومفعول بہ کی پہچان کے قواعد
اور دیگر ضروری امور

(1) فعل..اور ..اسم فاعل ¹ وغیرہ کا ترجمہ کر کے ان کے بعد والے اسماء سے پہلے کون ؟..یا..کس نے؟ ....اور.....کسے؟..یا..کس کو؟ "کے ذریعے سوال کریں،اب جو اسم کون؟..یا..کس نے؟ کے جواب میں آئے، وہ فاعل ونائب الفاعل ...اور...جو کسے؟..یا..کس کو؟ کا جواب واقع ہو، وہ مفعول بہ ہوگا۔جیسے

ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

نوٹ:۔

اس مثال میں زید،"کس نے"..اور..عمراً"کسے"..یا.."کس کو"کے جواب میں واقع ہو رہا ہے۔

......یا پھر

فعل وغیرہ کے ساتھ ان اسماء کا ترجمہ کریں،اگر آخر میں"نے" آئے، تو فاعل..اور.."کو" آئے تو مفعول بہ ہوگا۔جیسے

ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا

(2) فعل کے بعد دو اسماء ہوں،ایک کے آخر میں الف رسم الخط کا ہو، جب کہ دوسرا اس کے بغیر ہو تو الف رسم الخط والے کو مفعول اور دوسرے کو فاعل بنائیں گے۔جیسے

ضَرَبَ عَمْرًا زَيْدٌ

(3): فعل کے بعد دو اسماء آجائیں اور کسی کے آخر میں الف رسم الخط نہ ہو تو عموماً پہلے کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بہ بنائیں گے جیسے

ضَرَبَ زَيْدٌ لِمَرْأَةً

(4): فاعل ومفعول کا اعراب لفظی نہ ہو، بلکہ محلی یا تقدیری ² ہو اور فاعل ومفعول کی پہچان کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو پہلے کو فاعل بنانا واجب ہے۔جیسے

ضَرَبَ الْمُوْسٰى الْعِيْسٰى (موسیٰ نے عیسیٰ کو مارا)

(5): فاعل ہمیشہ فعل کے بعد ہوتا ہے۔چنانچہ زَيْدٌ قَامَ میں زید مبتداء ہے، فاعل نہیں۔

(6) فاعل کو مرفوع پڑھنا واجب ہے۔لیکن ضروری نہیں کہ اس پر ہمیشہ لفظاً رفع آئے، بلکہ بسا اوقات یہ محلاً مرفوع ہوگا اور لفظاً مجرور۔مثلا

¹ :۔جیسے کہ صفت کا صیغہ ہو۔۱۲منہ ² :اعراب محلی وتقدیری کی تفصیل بحث "النحو الکبیر" میں ملاحظہ فرمایئے۔(ادارہ)

☆ جب یہ مصدر کا فاعل بنے۔ جیسے

اِکْرَامُ الْمَرْءِ اَبَاهُ فَرْضٌ عَلَيْهِ

(مرد پر اپنے والد کی تعظیم کرنا فرض ہے۔)

☆ جب اس سے قبل مِن حرف جار زائد آ جائے۔ جیسے

مَاجَاءَ مِنْ اَحَدٍ

☆ جب اس سے قبل حرف جار باء زائد آ جائے۔ جیسے

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

(7) بعض اوقات فعل مضارع، "اَنْ" کے ساتھ بتاویل مصدر فاعل بنتا ہے جیسے

يُعْجِبُنِيْ اَنْ تَجْتَهِدَ (تیرے محنت کرنے نے مجھے تعجب میں مبتلا کر دیا)

(8) بسا اوقات فقط فعل کو ذکر کیا جاتا ہے، فاعل محذوف ہوتا ہے۔ مثلاً جب کوئی سوال کرے کہ هَلْ جَاءَ بَكْرٌ؟........ تو اس کے جواب میں کہا جائے۔

نَعَمْ جَاءَ

(9) کبھی کبھی صرف فاعل ذکر کیا جاتا ہے، فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کہے،

مَاجَاءَ اَحَدٌ (کوئی نہیں آیا)

اور اس کے جواب میں کہا جائے،

بَلٰى سَعِيْدٌ (ہاں کیوں نہیں، سعید (آیا ہے))

☆☆☆☆☆☆

مفعول بہ سے متعلقہ چند مخصوص قواعد

مفعول بہ کی دو قسمیں ہیں۔

(1) مفعول صریح۔(2) مفعولِ غیر صریح۔

☆مفعول صریح:۔

جب اسم ظاہر یا اسم ضمیر مفعول بن رہا ہو۔جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا میں بَکْرًا...اور...ضَرَبَهٗ میں ہٗ

☆ غیر صریح:۔

اس کی کئی صورتیں ہیں۔مثلاً

(i) جب جملہ مفرد کی تاویل میں ہوکر مفعول بنے۔جیسے

عَلِمْتُ اَنَّکَ مُجْتَهِدٌ

(ii) جب جملہ مصدر کی تاویل میں ہوکر مفعول بنے۔جیسے

ظَنَنْتُکَ اَنْ تَجْتَهِدَ

(iii) جب کوئی اسم حرفِ جار کے واسطے سے مفعول بنے۔جیسے

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

(1) بسا اوقات ایک ہی عبارت میں مفعول صریح اور غیر صریح دونوں موجود ہوتے ہیں۔جیسے

اَدُّو الاَ مَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا

یہاں "اَ مَانَات" مفعول صریح اور "اَهْلِهَا" مفعول غیر صریح ہے۔

(2) ایک فعل کے متعدد مفعول ہوسکتے ہیں۔جیسے

اَعْطَیْتُ الْفَقِیْرَ دِرْهَمًا

(3) اگر فعل مجہول کے بعد دو مفعول ہوں،تو پہلے کو نائب الفاعل اور دوسرے کو مفعول بہ بنایا جائے گا،نیز پہلے کو،مرفوع اور دوسرے کو،منصوب پڑھیں گے۔جیسے

اُعْطِیَ خَالِدٌ ثَوْبًا

(4) مفعول بہ،فعل اور فاعل سے پہلے آسکتا ہے۔جیسے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

(5) فعل.. یا.. اسمِ فاعل وغیرہ کے بعد مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ.. یا.. مفعول لہ ہو، تو انہیں فعل.. یا.. اسمِ فاعل کا مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ.. یا.. مفعول لہ بنائیں گے۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا

نوٹ:۔

اس مثال میں بَکْرًا کو ضَرَبَ کا مفعول بہ کہا جائے گا۔

(6) جب کوئی قرینہ موجود ہو، تو مفعول کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے

رَعَتِ الْمَاشِیَۃُ (جانور نے چارہ چرا).....اور..... مَا وَدَّعَکَ وَمَا قَلٰی

پہلی مثال اصل میں "رَعَتِ الْمَاشِیَۃُ الْعُشْبَ" تھی۔ قرینۂ معنوی کی بناء پر "اَلْعُشْبَ" مفعول کو حذف کر دیا۔ اور.. دوسری مثال حقیقۃً "وَمَا قَلَاکَ" تھی۔ سیاقِ کلام (یعنی ماقبل در فعل کے بعد کاف ضمیر) کی دلالت کی بناء پر ضمیر کو حذف کر دیا گیا۔

یونہی قرینے کی بناء پر افعالِ قلوب کے دونوں.. یا.. ایک مفعول کا حذف کرنا بھی جائز ہوتا ہے۔ جیسے

اَیْنَ شُرَکَائِیَ الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ .. اَیْ .. کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَھُمْ شُرَکَائِی

یہاں ھُم ضمیر، مفعولِ اول اور شُرَکَائِی مفعول ثانی ہے۔ ماقبل کلام کی دلالت کی بناء پر ان دونوں کو حذف کر دیا گیا ہے۔

...اور... جیسے

کوئی سوال کرے،

ھَلْ تَظُنُّ اَحَدًا مُسَافِرًا؟! (کیا تو کسی کو مسافر گمان کرتا ہے؟)

تو جواب میں کہا جائے۔

اَظُنُّ خَالِدًا اَیْ اَظُنُّ خَالِدًا مُسَافِرًا

(7) جب ایک بات کو مجمل بیان کرکے، آگے اس کی تفصیل ذکر کی جائے، جیسے

اَلْمِیَاہُ الَّتِی یَجُوْزُ التَّطْھِیْرُ بِھَا سَبْعَۃُ مِیَاہٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّھْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَیْنِ

کہ اس میں "سبعۃ میاہ" مجمل اور "ماء السماء الخ" اس کی تفصیل ہے۔

تو اس تفصیل کی ترکیب کے تین طریقے ہیں۔

(i) مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنائیں۔ اس صورت میں تفصیل کے ہر فرد پر مبدل منہ کے مطابق اعراب ہوگا اور مجمل

وتفصیل مل کر ایک ہی جملہ بنے گا۔

(ii) تفصیل کے ہر فرد سے پہلے مبتداء محذوف نکال کر ان افراد کو ان کی خبر بنایا جائے۔اس صورت میں ہر فرد مرفوع ہوگا اور مجمل اور تفصیل الگ الگ جملے بنیں گے۔

(iii) تفصیل کو اَعْنِیْ (یعنی میں مراد لیتا ہوں) فعل مقدر کا مفعول بہ قرار دیا جائے۔اس صورت میں ہر فرد منصوب ہوگا اور اب بھی مجمل اور تفصیل، الگ الگ جملے بنیں گے۔

(8) بسا اوقات عبارت کے آخر میں "هٰذَا" لکھا ہوتا ہے، جیسے

اَلفَاعِلُ مَرْفُوْعٌ هٰذَا

اگر ماقبل کلمات سے اس کا معنوی تعلق ظاہر نہ ہو تو اسے فعل محذوف "خُذْ"..یا.."اِعْلَمْ" کا مفعول بہ بنائیں گے۔

(9) اسم تحذیر، مفعول بہ کی ہی ایک قسم ہے۔تحذیر کا لغوی معنی ہے "متنبہ کرنا"۔جسے متنبہ کیا جائے اسے "مُحَذَّر" اور جس چیز سے ہوشیار کیا جائے، اسے "مُحَذَّرٌ مِنْهُ" کہتے ہیں۔مُحَذَّر کو ہی اسم تحذیر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسم تحذیر وہ مفعول بہ ہے، جو" بَعِّدْ"..یا.."اِحْذَرْ" وغیرہ فعل محذوف کا معمول واقع ہوتا ہے۔جیسے

اِيَّاکَ وَالاَسَدَ

اس میں "اِيَّاکَ" اسم تحذیر یا مُحَذَّر اور "الاَسَدَ" مُحَذَّرٌ منه ہے۔اسم تحذیر کے عامل فعل کو قلت وقت اور تنگی فرصت کی بناء پر حذف کر دیا جاتا ہے۔

اگر اس کی ترکیب کرنا مقصود ہو تو اصل عبارت " بَعِّدْ نَفْسَکَ مِنَ الاَسَدِ وَالاَسَدَ مِنْ نَفْسِکَ" نکالی جائے گی۔

نوٹ:۔

(i) بَعِّدْ نَفْسَکَ، اصل میں بَعِّدْکَ تھا۔لیکن قاعدہ ہے کہ اگر فعل، افعال قلوب میں سے نہ ہو اور اس کے فاعل اور مفعول بہ کی ضمیر سے ایک ہی چیز مراد ہو، تو فعل و مفعول کے درمیان، لفظ نفس کا فاصلہ لاتے ہیں۔

تنگی وقت کی بناء پر فعل کو حذف کیا تو نفس کے ذریعے فاصلہ لانے کی حاجت نہ رہی، نیز جار مجرور بھی اپنے متعلق کے حذف کی بناء پر حذف ہو گئے، چنانچہ کَ وَالاَسَدَ باقی رہ گیا۔اب چونکہ کَ ضمیر، ضمیر مجرور متصل ہے اور متصل ضمیر کا کسی عامل سے متصل ہوئے بغیر وقوع درست نہیں، چنانچہ اسے منصوب منفصل سے بدل دیا، اِيَّاکَ وَالاَسَدَ ہو گیا۔

(ii) کبھی "مُحَذَّر" کو حذف کر کے فقط "مُحَذَّرٌ منه" کو ذکر کر دیا جاتا ہے۔جیسے نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيَاهَا

(iii) اور کبھی "مُحَذَّرٌ منه" کو مکرر ذکر کیا جاتا ہے۔جیسے اَلاَسَدَ اَلاَسَدَ۔

اس صورت میں دوسرا لفظ پہلے کی تاکید ہوگا۔باقی ترکیب حسب سابق کی جائے گی۔

فاعل ومفعول بہ کی ترکیبیں

(1) جب فاعل ومفعول بہ دونوں ضمائر ہوں..یا..دونوں اسمِ ظاہر ہوں۔ جیسے

(i) ضَرَبْتُهٗ

ترکیب:۔

ضَرَبْتُ، صیغہ واحد متکلم فعلِ ماضی مثبت معروف....اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے غائب، مفعول بہ.....ضَرَبْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اِضْرِبْنِیْ

ترکیب:۔

اِضْرِبْ، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف....اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....نون وقایہ کا[1]....ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) اِخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا

ترکیب:۔

اِخْتَارَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.....مُوْسٰی اس کا فاعل.....قَوْمَهٗ، منصوب بنزع خافض، اصل میں مِنْ قَوْمِهٖ تھا....جس میں مِنْ حرف جار.....قوم، مضاف.....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مُوْسٰی، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.....مِنْ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..... سَبْعِیْنَ ممیز.....رَجُلًا اس کی تمیز.....ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

ترکیب:۔

اِیَّاکَ، ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب منفصل، مفعول بہ مقدم... نَعْبُدُ، صیغہ جمع متکلم، اس میں نَحْنُ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل....نَعْبُدُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور فعلیہ انشائیہ معنیً ہوا۔

و حرف عطف....اِیَّاکَ، حسب سابق مفعول بہ مقدم.... نَسْتَعِیْنُ، صیغہ جمع متکلم، اس میں نَحْنُ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... نَسْتَعِیْنُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور فعلیہ انشائیہ معنیً ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) تُبْعَثَا (ii) یَسْئَلُکَ (iii) یَشُدُّوْنَ اِیَّاکُمَا (iv) اِسْتَغْفِرُوْهُ (v) اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا (vi)

[1]:۔ وہ نون جو کسی مبنی کلمہ پر مابعد کی وجہ سے کسرہ آنے سے روکنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ ۱۲ منہ

(vii) زَدْنَاهُ (viii) اَنْزَلْنَاهُ (ix) وَجَدَکَ (x) فَکَذَّبُوْهُ (xi) فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ (xii) تَرَکَهُمْ (xiii) عَرَضَهُمْ (xiv) قَتَلَ زَیْدٌ فِیْلاً (xv) رَاٰی رَجُلٌ اِمْرَأَۃً (xvi) اَکَلَ الصَّبِیُّ تَمْرَۃً (xvii) شَرِبَ الْهِرَّۃُ لَبَناً (xviii) اَذْهَبَ اللّٰهُ بَصَرَہُ اَکْرَمَ الْفَقِیْرُ الْاَمِیْرَ

☆☆☆☆☆☆

(2) جب فاعل اسم ظاہر اور مفعول، اسم ضمیر ہو۔ جیسے

(i) قَتَلَهٗ بَکْرٌ

ترکیب:۔

قَتَلَ بصیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے غائب، مفعول بہ..... بَکْرٌ، فاعل..... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(ii) ضَرَبَنِیْ اُسْتَاذِیْ

ترکیب:۔

ضَـرَبَ بصیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف..... نون وقایہ کا..... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... اُسْتَاذ مضاف..... ی ضمیرِ واحد متکلم مجرور متصل، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل..... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(iii) تَرَکْنَا رَجُلاً عَالِمًا

ترکیب:۔

تَـرَکْـنَـا بصیغہ جمع متکلم فعل ماضی مثبت معروف..... اس میں نَـا ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل..... رَجُلاً موصوف..... عَـالِـمًـا صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..... موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ..... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ (ii) عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی (iii) وَعَدَکُمُ اللّٰهُ (iv) جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ (v) شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَہٗ (vi) فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ (vii) فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَۃُ (viii) مَارَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ (ix) یَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ (x) جَاءَهُ الْاَعْمٰی (xi) فَتَنْفَعَهُ الذِّکْرٰی (xii) نَادٰهُ رَبُّهٗ

(3) جب فاعل اسمِ ضمیر اور مفعول اسمِ ظاہر ہو۔ جیسے

(i) ضَرَبْتُ زَيْدًا

ترکیب:۔

ضَرَبْتُ ،صیغہ واحد متکلم ،فعل ماضی مثبت معروف....اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل...زَیْدًا مفعول بہ....فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) لَا تَقْتُلَنَّ بَكْرًا بِغَيْرِ حَقٍّ

ترکیب:۔

لَا تَقْتُلَنَّ ،صیغہ واحد مذکر حاضر ،فعل نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ....اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....بَكْرًا مفعولِ بہ....با ،حرف جار....غیرِ مضاف....حَقٍّ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر لَا تَقْتُلَنَّ فعل کا ظرف لغو....فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) اِشْرَبُوا اللَّبَنَ

ترکیب:۔

اِشْرَبُوا ،صیغہ جمع مذکر حاضر ،امر حاضر معروف....اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....اَللَّبَنَ ،مفعول بہ....فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (ii) يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ (iii) يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (iv) يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ (v) لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (vi) لَا تَكْتُمُوا الْحَقَّ (vii) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (viii) تَاْمُرُوْنَ النَّاسَ (x) اَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ (ix) وٰعَدْنَا مُوْسٰى (xi) فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (xii) اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى

☆☆☆☆☆☆

(4) جب ایک عبارت میں مفعول صریح وغیر صریح دونوں جمع ہو جائیں۔ جیسے

اَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا

ترکیب:۔

اَدُّوا ،صیغہ جمع مذکر حاضر ،فعل امر حاضر معروف ،اس میں واو ،ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....الف لام برائے تعریف....اَمَانَات ،مفعول بہ....اِلٰى حرف جار....اَهْل ،مضاف....ھا ،ضمیر واحد مؤنث غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے

اَفَــاتَـــاتِ ،مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر لفظاً ظرفِ لغو، معناً مفعول غیر صریح.... فعل، اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) جَاءَ هُمْ زَيْدٌ بِالسَّوْطِ (ii) إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوطٍ (iii) أَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلاً

☆☆☆☆☆

(5) جب فاعل.. یا.. مفعول بہ، فعلِ مضارع "اَنْ" کے ساتھ ہو۔ جیسے

(i) يُفْرِحُنِيْ اَنْ تَتْرُكَ لَغْوًا

ترکیب:۔

يُفْرِحُ ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ مضارع مثبت معروف.... نون وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... اَن مصدریہ.... تَتْرُكَ ،صیغہ واحد مذکر حاضر، فعلِ مضارع مثبت معروف، اس میں اَنتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل... لَغْوًا مفعول بہ... تَتْرُكَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل.... يُفْرِحُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اُرِيْدُ اَنْ تَضْرِبَ

ترکیب:۔

اُرِيْدُ ،صیغہ واحد متکلم، فعلِ مضارع مثبت معروف.... اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ان مصدریہ.... تَضْرِبَ ،صیغہ واحد مذکر حاضر، فعلِ مضارع مثبت معروف.... اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل... تَضْرِبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر، مفعول بہ... اُرِيْدُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ (ii) ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُوْرَ (iii) تَظُنُّ أَنْ يَضْرِبَ زَيْدٌ بِالْخَشَبَةِ (iv) أَيَحْسِبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى (v) يَطْمَعُ أَنْ أَزِيْدَ (vi) عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوْهُ (vii) ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ أَحَدًا (viii) أَعْلَمْتُ زَيْدًا أَنْ يَجْهَلَ (ix) مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا (x) عَجِبُوْا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ (xi) أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا (xii) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوْا

☆☆☆☆☆☆

(6) جب فاعل لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہو۔ مثلاً

☆ جب فاعل سے قبل حرف جار باء، زائد ہو۔ جیسے

کَفَانِی بِاللّٰہِ

ترکیب:۔

کفا، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.....نون وقایہ کا.....ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.....باء، حرف جار زائد.....اللّٰہ اسمِ جلالت فاعل... کفٰی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆ جب فاعل سے قبل حرف جار مِن، زائد آجائے۔ جیسے

مَاجَاءَ نَا مِنْ اَحَدٍ

ترکیب:۔

مَاجَاءَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف.....نَا ضمیر جمع متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.....مِن حرف جار زائد.....اَحَد، فاعل.....مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیدًا (ii) کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا (iii) کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیرًا

(iv) مَاجَاءَ نَامِنْ بَشِیْرٍ (v) یُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ اَحَدٍ

☆☆☆☆☆☆

(7) جب کوئی اسم، مصدر کا فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اِکْرَامُ الْمَرْءِ اَبَاهُ فَرْضٌ عَلَيْهِ

ترکیب:۔

اِکْـرَام مصدر مضاف.....الف لام برائے تعریف.....مَرْء، مضاف الیہ، مصدر کا فاعل.....اَبَا، مضاف.....ہ، ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مصدر کا فاعل، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مصدر کا مفعول بہ.....اِکْـرَام مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مبتداء.....

فَرْض، مصدر بمعنی مَفْرُوْض.....مَفْرُوْض، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل.....عَلٰی، حرف جار.....ہ، ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے المَرْء، مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.....فَرْض، مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر خبر.....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) شُرْبُ الْخَمْرِ حَرَامٌ (ii) هَرْبُ الْمَرْءِ مِنَ الْجِهَادِ قَبِيْحٌ (iii) نَظْرُ اَجْنَبِيٍّ عَلٰى اَجْنَبِيَّةٍ مَمْنُوْعٌ فِي الاِسْلَامِ (iv) اَكْلُ الرِّبٰو سَبَبٌ عَظِيْمٌ لِدُخُوْلِ النَّارِ (v) قَتْلُ زَيْدٍ جَارَهُ مِنَ السِّكِّيْنِ سَبَبُ الْقِصَاصِ (vi) ضَرْبُ اُسْتَاذٍ تِلْمِيْذَهُ رَحْمَةٌ

☆☆☆☆☆

(8) جب فاعل .. یا .. مفعول بہ .. ایسے دو اعلام پر مشتمل ہو جن کے درمیان ابن .. یا .. بنت واقع ہو۔جیسے

(i) دَخَرَجَ حَامِدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ

ترکیب:۔

دَحرَجَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف....حَامِدُ موصوف...ابنُ ،مضاف.... اِسمٰعِيلَ ،مضاف الیہ....مضاف ،اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت...حَامِد موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل....دَحرَجَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) لَا تَضْرِبْ زَيْنَبَ بِنْتَ عُمَرَ

ترکیب:۔

لَا تَضرِب ،صیغہ واحد مذکر حاضر،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل.... زَينَب ،موصوف... بِنتَ ،مضاف...عُمَرَ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت.... زَينَب موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ.....لَا تَضرِب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ (ii) يُحَدِّثُ سَعْدُبْنُ اِبْرَاهِيْمَ (iii) اَخْبَرَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ (iv) تَوَفّٰى اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ (v) نَقَلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ (vi) صَنَّفَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ (vii) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرٍ (viii) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ (ix) اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ (x) مَاتَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ (xi) رَكِبَ الْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ (xii) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ

☆☆☆☆☆☆

(9) جب کسی کے سوال مثلاً

هَلْ جَاءَ بَكْرٌ ؟.....

کے جواب میں فقط فعل ذکر کریں، فاعل کو محذوف رکھا جائے۔ جیسے نَعَمْ جَاءَ

ترکیب:۔

نَعَمْ ،حرف ایجاب.... جَاءَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ھو ضمیر ،مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے بکر ،اس کا فاعل.... جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(10) جب کسی کے منفی جملے مثلاً

مَاجَاءَ اَحَدٌ......

کے جواب میں صرف فاعل ذکر کیا جائے ،فعل کو محذوف رکھا جائے۔ جیسے بَلٰی سَعِیْدٌ

ترکیب:۔

بَلٰی ،حرف ایجاب.... سَعِیْد ،فعل محذوف جاء کا فاعل.... جَاءَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) نَعَمْ ضَرَبَ (جب کہ" هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ ؟" کے جواب میں بولا جائے).... (ii) نَعَمْ اَكَلَ (جب کہ" هَلْ اَكَلَ الصَّبِيُّ ؟" کے جواب میں بولا جائے).... (iii) نَعَمْ ذَهَبَ (جب کہ" هَلْ ذَهَبَ شَاهِدٌ ؟" کے جواب میں بولا جائے) .... (iv) نَعَمْ دَخَلَ (جب کہ" هَلْ دَخَلَ جَمِيْلٌ ؟" کے جواب میں بولا جائے).... (v) نَعَمْ وَجَبَ (جب کہ" هَلْ وَجَبَ الْوُضُوْءُ ؟" کے جواب میں بولا جائے).... (vi) نَعَمْ خَرَجَ (جب کہ" هَلْ خَرَجَ رَجُلٌ ؟" کے جواب میں بولا جائے)

☆☆☆☆☆☆

(11) جب فعل جمع ہو اور اس کے مابعد اسم ظاہر بھی بطور فاعل موجود ہو۔ جیسے

اَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ترکیب(i):۔

اسروا ،صیغہ جمع مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز ،مبدل منہ.... الف لام برائے تعریف.... نجوی ،مفعول بہ.... الذین ،اسم موصول.... ظلموا ،صیغہ جمع مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز ،اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر بدل.... مبدل

منداپنے بدل سے مل کر فاعل.... اسروا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (ii):۔

اسـروا ،صیغہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں واؤ، ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... نجوی، مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم....

الذین ،اسم موصول.... ظلموا ،صیغہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں واؤ، ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدائے موخر.... مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(12) جب مجمل کلام کے بعد تفصیل ذکر کی جائے۔ جیسے

اَلْمِیَاهُ الَّتِیْ یَجُوْزُ التَّطْهِیْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِیَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَمَاءُ الْعَیْنِ

ترکیب:۔

اَلْمِیَاهُ سے سَبْعَةُ مِیَاهٍ تک کو جملہ فعلیہ کے موضوع کے تحت تراکیب کے مطابق، جملہ اسمیہ خبریہ بنالیں۔ پھر مَاءُ السَّمَاءِ معطوف علیہ، حسب سابق اپنے تمام معطوفات سے مل کر أَعْنِیْ فعل مقدر کا مفعول بہ.... أَعْنِیْ ،صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... أَعْنِیْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

﴿مشق﴾

(i) وَهِیَ ثَلاَثَةُ أَقْسَامٍ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ (ii) وَهُوَ قِسْمَانِ فَرْضٌ وَوَاجِبٌ (iii) أَرْكَانُ الْوُضُوْءِ أَرْبَعَةٌ غَسْلُ الْوَجْهِ وَالْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ وَمَسْحُ الرَّأْسِ

☆☆☆☆☆

(13) جب عبارت کے آخر میں "هٰذَا" لکھا ہو اور اس کا ماقبل سے کوئی معنوی تعلق ظاہر نہ ہو، جیسے

اَلْفَاعِلُ مَرْفُوْعٌ هٰذَا

ترکیب:۔

اَلْـفَــاعِـل ،مبتدا اپنی خبر مَـرفُـوع سے مل کر حسبِ سابق ترکیب کے ساتھ، جملہ اسمیہ خبریہ ہو جائے گا۔اس کے بعد ھٰـذَا اسم اشارہ، فعل محذوف "خُـذْ" کا مفعول بہ.... خُـذْ صیغہ واحد مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... خُذْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(14) جب عبارت میں اسم تحذیر واقع ہو۔ جیسے

اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ

ترکیب :۔

اِیَّاکَ وَالْاَسَد، اصل میں "بَعِّدْ نَفْسَکَ مِنَ الْاَسَدِ وَالْاَسَدَ مِنْ نَفْسِکَ " تھا۔اس میں بَعِّدْ، صیغہ واحد مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... نَـفْـسَ مضاف.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... وحرفِ عطف.... الف لام برائے تعریف.... اَسَـــــدَ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ.... مِـنَ الْاَسَـــدِ جار مجرور مل کر معطوف علیہ.... وحرفِ عطف.... مِـن نَفسِکَ جار مجرور مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بَـعِّـدْ فعل کا ظرفِ لغو.... بَـعِّـدْ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(15) جب "مُحَذَّرمنه" کو مکرر ذکر کیا جائے۔ جیسے

اَلْاَسَدَ اَلْاَسَدَ

ترکیب :۔

اَلْاَسَدَ ، مؤکد.... اَلْاَسَدَ ، اس کی تاکید.... مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فعل محذوف 'اِحذَر' کا مفعول بہ.... اِحذَر، صیغہ واحد مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... اِحذَر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(16) جب فقط "مُحَذَّرمنه" کو ذکر کیا جائے۔ جیسے

نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيَاهَا

ترکیب :۔

نَاقَةَ :مضاف..... اَللّٰہ :اسم جلالت مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.....و:حرف عطف..... سُقْیَا :مضاف.....ھَا :ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے ناقہ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر "اِحذَرُوا" فعل محذوف کا مفعول بہ.....اِحذَرُوا ، صیغہ جمع مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....."اِحذَرُوا" فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴾مشق﴿

(1) اِیَّاکَ وَاَنْ تَظُنَّ (2) اِیَّاکَ وَدُعَاءَ الْمَظْلُوْمِ (3) اِیَّاکُمْ وَالشِّرْکَ (4) اَلطَّرِیْقَ اَلطَّرِیْقَ (5) اَلْبِئْرَ اَلْبِئْرَ (6) اَلْکَلْبَ اَلْکَلْبَ (7) اَلظَّنَّ وَالْکِذْبَ (8) اَلْغِیْبَةَ وَالنَّمِیْمَةَ (9) اَلسَّبَّ وَالْفُحْشَ

☆☆☆☆☆

(17) جب فعل مضارع کے آخر میں "ھاء سکت" کا اضافہ کیا جائے۔ جیسے

مَااَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ٥

ترکیب:۔

مَـــااَغْنٰــــی :صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف.....عَـــنْ :حرف جار.....نون وقایہ کا.....ی:ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..... مَـــال :مضاف.....ی:ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ..... ہ، برائے وقف.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.....مااغنی فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق نمبر......(12)

اسم اشارہ کے قواعد

(1) اسمِ اشارہ کے بعد معرف باللام نہ ہو، تو اسمِ اشارہ کو مبتداء اور بعد والے اسم کو خبر بنائیں گے۔ جیسے

هٰذَا رَجُلٌ ....تِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ (یہ مکمل دس ہیں)

(2) اسمِ اشارہ کے بعد معرف باللام اور اس کے بعد اسم نکرہ ہو۔ جیسے

هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيْلٌ

تو ایسے جملے کی تین طرح ترکیب کی جاسکتی ہے۔

(i) اسمِ اشارہ کو مبدل منہ اور معرف باللام کو بدل بنایا جائے۔ پھر یہ دونوں مل کر مبتداء واقع ہوں گے اور مابعد خبر۔

(ii) اسمِ اشارہ کو مبین اور معرف باللام کو عطف بیان قرار دیں۔ باقی ترکیب حسبِ سابق ہوگی۔

(iii) اسمِ اشارہ، موصوف اور معرف باللام، صفت بنے گا۔ باقی ترکیب حسبِ سابق ہوگی۔

(3) اسمِ اشارہ کے بعد جملہ آ جائے، تو مبتداء خبر والی ترکیب کریں گے، بشرطیکہ اسمِ اشارہ پیچھے کے لئے فاعل.. یا.. مفعول نہ بن رہا ہو۔ جیسے

أُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اور اگر ماقبل کے لئے فاعل یا مفعول بن رہا ہو، تو اسے ذوالحال اور جملے کو حال بنائیں گے۔ جیسے

ضَرَبْتُ هٰذَا وَهُوَ رَاکِبٌ

(میں نے اسے اس حال میں مارا کہ وہ سوار تھا۔)

☆☆☆☆☆

اسمِ اشارہ سے متعلقہ ترکیبیں

(1) جب اسمِ اشارہ کے بعد معرف باللام نہ ہو۔جیسے

تِلْکَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

ترکیب:۔

تِلْکَ ،اسمِ اشارہ مبتداء....عَشَرَةٌ موصوف....كَامِلَةٌ ،صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مشار الیہ،خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) ذٰلِکَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ (ii) أُولٰئِکَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ (iii) ذٰلِکَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ (iv) تِلْکَ آيَاتُ اللّٰهِ (v) هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ (vi) ذٰلِکَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (vii) ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ (viii) تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ (ix) أُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰهِ (x) أُولٰئِکَ أَصْحَابُ النَّارِ (xi) هٰذِهٖ اِمْرَأَةٌ ضَعِيْفَةٌ

☆☆☆☆☆☆☆☆

(1) جب اس کے بعد معرف باللام ہو۔جیسے

هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيْلٌ

ترکیب(i) :۔

هٰــذَا اسمِ اشارہ مبدل منہ....الف لام برائے تعریف....قَـلَـمُ مشار الیہ،بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مبتداء...جَـمِـيْـلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب(ii):۔

هٰــذَا اسمِ اشارہ مبین....الف لام برائے تعریف....قَـلَـمُ مشار الیہ اس کا بیان....مبین اپنے عطف بیان سے مل کر مبتداء...جَمِيْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ (حسبِ سابق) شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب(iii):۔

هٰــذَا اسمِ اشارہ،موصوف....الف لام برائے تعریف....قَـلَـمُ ،صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء...جَمِيْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ (حسبِ سابق) شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ (ii) ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ (iii) ھٰذِہِ الاِمْرَأۃُ تَرْکَبُ عَلَی السَّیَّارَۃِ (iv) ذٰلِکَ الْفَوْزُ کَبِیْرٌ (v) ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ ثَمِیْنَانِ (vi) تِلْکَ السَّیَّارَۃُ اِشْتَرَیْتُھَا قَبْلَ السِّنِیْنَ

☆☆☆☆☆

(3) جب اسم اشارہ کے بعد جملہ ہو اور یہ پیچھے کے لئے فاعل ۔۔یا۔مفعول نہ بن رہا ہو۔جیسے

اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترکیب(i) :۔

اُولٰئِکَ ،اسم اشارہ مبتداء..... ھُم ضمیر فصل.....الف لام برائے تعریف..... مُفْلِحُوْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل ،اس میں ھُم ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب(ii) :۔

اُولٰئِکَ ،اسم اشارہ مبتدائے اول..... ھُم ضمیر جمع مذکر ،مرفوع منفصل ،راجع بسوئے مبتدائے اول ،مبتدائے ثانی.....الف لام برائے تعریف..... مُفْلِحُوْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل ،اس میں ھُم ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدائے ثانی ،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے ثانی کی خبر....مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدائے اول کی خبر....مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اُولٰئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ (ii) اُولٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ (iii) اُولٰئِکَ ھُمُ الْکَفَرَۃُ الْفَجَرَۃُ (iv) ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ (v) اُولٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (vi) اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ (vii) ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (viii) اُولٰئِکَ ھُمُ الصّٰلِحُوْنَ (x) اُولٰئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ (ix) اُولٰئِکَ ھُمُ الصَّادِقُوْنَ (xi) اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (xii) اُولٰئِکَ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ

سبق نمبر......(13)

اسم موصول کے قواعد

(1) اگر اسم موصول کے بعد جملہ اسمیہ خبریہ۔۔یا۔فعلیہ خبریہ آجائے،تو جملے کو اس کا صلہ بنائیں گے،اس صورت میں جملے میں ایک ضمیر اسم موصول کی جانب ضرور لوٹے گی۔جیسے

رَأَيْتُ الَّذِیْ هُوَ يُكْرِمُكَ (میں نے اس شخص کو دیکھا جو تیری تعظیم کرتا ہے)

جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَكَ (وہ شخص آیا،جس نے تجھے مارا)

(2) بسا اوقات صلے میں موجود ضمیر عائد کو حذف کر دیا جاتا ہے۔جیسے

زُرْنِی وَمَنْ ضَرَبْتُ (تو مجھ سے اور اس شخص سے ملاقات کر کہ جسے میں نے مارا)

یہاں ضَرَبْتُ کے بعد ہٗ ضمیر منصوب متصل محذوف ہے۔اصل عبارت یوں تھی، ضَرَبْتُهٗ

(3) اگر اسم موصول کے بعد اکیلا جار مجرور ہو،تو جار مجرور کو کسی فعلِ مقدر[1] کے متعلق کر کے صلہ بنائیں گے اور اگر اس کے بعد ظرف ہو،تو فعلِ مقدر کا مفعول فیہ بنا کر صلہ بنائیں گے۔ایسی صورت میں عموماً "ثَبَتَ" مقدر مانا جاتا ہے۔جیسے

(i) جَاءَ الَّذِیْ فِی الدَّارِ (وہ شخص آیا جو گھر میں (موجود) تھا)

(ii) قَتَلْتُ الَّذِیْ فَوْقَ السَّطْحِ (میں نے اس شخص کو قتل کر دیا،جو چھت کے اوپر تھا)

(iii) وَمَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُوْنُ دَاخِلاً فِیْ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا

(اور کبھی اس (یعنی حتی) کا مابعد اس کے ماقبل کے حکم میں ہوتا ہے)

(4) اسم موصول اپنے صلے کے ساتھ مل کر کبھی فاعل،کبھی مفعول بہ اور کبھی مبتداء واقع ہوتا ہے۔جیسے

(i) جَاءَ مَنْ يَّسْكُنُ فِی الْمَدِيْنَةِ (وہ شخص آیا جو شہر میں رہتا ہے)

(ii) رَأَيْتُ مَنْ مَّاتَ فِی النَّهْرِ (میں نے اس شخص کو دیکھا جو نہر میں مر گیا)

(iii) اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ هُوَ زَيْدٌ (وہ شخص جو گھر میں ہے،زید ہی ہے)

(5) اسم موصول "اَیٌّ" کی پانچ اقسام ہیں۔یہ اقسام اور ان کے بعض احکام درج ذیل ہیں۔

(i) مَوْصُوْلِيَّة:۔

اسم موصول ہونے کی صورت میں یہ فقط معرفہ کی جانب ہی مضاف ہوتا ہے۔جیسے

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا

[1]:۔یہاں فعل کو مقدر ماننا اولیٰ ہے،چنانچہ اسم فاعل وغیرہ بھی مقدر مانا جاسکتا ہے۔ ۱۲منہ

(ii) وَصْفِيَّة :۔

جب یہ کسی کی صفت واقع ہو رہا ہو،اس صورت میں فقط نکرہ کی جانب مضاف ہوگا۔جیسے

رَأَيْتُ تِلْمِيْذًا اَىَّ تِلْمِيْذٍ

(iii) حَالِيَّة :۔

اس صورت میں بھی اس کی اضافت فقط نکرہ کی جانب ہی ہوتی ہے۔

سَرَّنِىْ سَلِيْمٌ اَىَّ مُجْتَهِدٍ

نوٹ:۔

صفت اور حال ہونے کی صورت میں اسے "اَىٌّ" کمالیہ کہتے ہیں۔اس کی مزید تفصیل اور جملوں کی ترکیب، موصوف وصفت اور ذوالحال وحال کے اسباق میں ملاحظہ فرمائیں۔

(iv) اِسْتِفْهَامِيَّة :۔

اس صورت میں یہ نکرہ اور معرفہ دونوں کی جانب مضاف ہوتا ہے۔جیسے

اَىُّ رَجُلٍ جَاءَ؟ ...اور... اَيُّكُمْ جَاءَ؟

(v) شَرْطِيَّة :۔

اس صورت میں بھی یہ نکرہ اور معرفہ دونوں کی جانب مضاف ہوتا ہے۔جیسے

اَىُّ تِلْمِيْذٍ يَجْتَهِدْ اُكْرِمْهُ (شاگردوں میں سے جو محنت کرے گا،میں اس کی تعظیم کروں گا)

اَيُّكُمْ يَجْتَهِدْ اُعْطِهٖ (تم میں سے جو محنت کرے گا،میں اسے عطا کروں گا)

☆☆☆☆☆☆☆

اسم موصول سے متعلقہ ترکیبیں

(۱) جب اسمِ موصول کے بعد جار مجرور۔۔یا۔ظرف ہو۔جیسے

(i) جَاءَ الَّذِی فِی الدَّارِ

ترکیب:۔

جَـاءَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعلِ ماضی مثبت معروف۔۔۔۔اَلَّـذِی اسمِ موصول۔۔۔۔ فِـی حرفِ جار۔۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔۔دَار مجرور۔۔۔۔حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر وُجِـدَ فعلِ مقدر کا ظرفِ مستقر۔۔۔۔ وُجِـدَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعلِ ماضی مثبت معروف ،اس میں ھو ضمیر ،مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے اسمِ موصول ،اس کا فاعل۔۔۔۔وُجِدَ فعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اسمِ موصول کا صلہ۔۔۔۔اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر فعل کا فاعل۔۔۔۔جَـاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اَعْطِ الَّذِیْ عِنْدِیْ

ترکیب:۔

اَعْطِ ،صیغہ واحد مذکر ،امر حاضر معروف۔۔۔۔اس میں اَنتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل۔۔۔۔ اَلَّذِی اسمِ موصول۔۔۔۔عِنْدِ مضاف۔۔۔۔ی ضمیر واحد متکلم ،مجرور متصل ،مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف ،اپنے مضاف الیہ سے مل کر ''مَوجُود'' محذوف کا ظرفِ مستقر۔۔۔۔ مَوجُودٌ ،صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول ،اس میں ھُوَ ضمیر ،مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسمِ موصول ،اس کا نائب الفاعل۔۔۔۔اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اسمِ موصول کا صلہ۔۔۔۔اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ۔۔۔۔ اَعْـطِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) وَمَا بَعْدَ هَا قَدْ یَکُوْنُ دَاخِلاً فِیْ حُکْمِ مَا قَبْلَهَا

ترکیب:۔

و عاطفہ۔۔۔۔ مَـا اسمِ موصول۔۔۔۔ بَـعْـدَ مضاف۔۔۔۔هَـا ضمیر ،واحد مؤنث غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے حتیٰ ،مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ''ثَبَتَ'' ،فعل مقدر کا مفعول فیہ۔۔۔۔ثَبَتَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے اسمِ موصول ،اس کا فاعل۔۔۔۔ثَبَتَ ،فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔۔۔۔اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء۔۔۔۔ قَـدْ حرفِ تحقیق برائے تقلیل۔۔۔۔ یَـکُـوْنُ صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل مضارع مثبت معروف ،از افعال ناقصہ ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء ،اس کا اسم۔۔۔۔ دَاخِلاً صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے یَـکُـوْنُ کا اسم ،اس کا فاعل۔۔۔۔ فِـی حرفِ جار۔۔۔۔حُـکْـمِ مضاف۔۔۔۔ مَـا اسمِ موصول۔۔۔۔ قَبْلَ مضاف۔۔۔۔هَـا ضمیر ،واحد مؤنث غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے حتیٰ ،مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ''ثَبَتَ''

فعل مقدر کا مفعول فیہ..... ثَبَتَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل..... ثَبَتَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ، حکم مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..... فی حرف جار اپنے مجرور سے مل کر داخلا اسم فاعل کا ظرف لغو..... داخلا اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.....ما بعد ھا مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (ii) عَلِمَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ (iii) خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي (iv) لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (v) يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ (vi) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

(2) جب اسم موصول، فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

جَاءَ مَنْ يَسْكُنُ فِي الْمَدِيْنَةِ

ترکیب:۔

جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف... مَنْ اسم موصول... يَسْكُنُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل..... فی حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... مَدِيْنَة، مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر يَسْكُنُ فعل کا ظرف لغو..... يَسْكُنُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ..... اسم موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل..... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) جب اسم موصول، مفعول بہ واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

رَأَيْتُ الَّذِيْ هُوَ يُكْرِمُكَ

ترکیب:۔

رَأَيْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل... الَّذِيْ اسم موصول... هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے اسم موصول، مبتداء..... يُكْرِمُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب متصل، مفعول بہ..... يُكْرِمُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتداء کی خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اسم موصول کا صلہ..... اسم موصول اپنے صلے سے مل کر رَأَيْتُ فعل کا مفعول بہ..... رَأَيْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) جب اسم موصول مبتداء واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ ھُوَ زَیْدٌ

ترکیب:۔

اَلَّذِیْ اسم موصول، ذوالحال..... فِی حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... دار مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتاً محذوف کا ظرف مستقر..... ثابتاً صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال..... ذوالحال، اپنے حال سے مل کر مبتدائے اول... ھو، ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے مبتدائے اول، مبتدائے ثانی... زید خبر..... مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر..... مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (ii) یَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی (iii) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی (iv) لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (v) اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ (vi) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (vii) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ (viii) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ (ix) یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ

سبق نمبر......(14)

حروفِ مشبہ بالفعل کے قواعد

(1) ان کے اسم اور خبر کی پہچان کے وہی قواعد ہیں، جو مبتداء وخبر کی پہچان کے سلسلے میں بیان کردیئے گئے۔

(2) ان کے بعد "ما" آجائے، تو ان کا عمل ختم ہوجاتا ہے۔ اسے "مَا کَافَّة" (یعنی باز رکھنے والا) کہتے ہیں۔ اس صورت میں اگر دونوں جزو اسم ہوں، تو مبتداء خبر ہونے کی بناء پر انہیں مرفوع پڑھیں گے۔ جیسے

اِنَّمَا زَیْدٌ حَاضِرٌ

یہ اس حالت میں فعل پر بھی داخل ہوجاتے ہیں۔ جیسے

اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ (ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھانا کھلائیں گے)

"اِنَّ" پڑھنے کے مقامات

☆ کلام کی ابتداء میں۔ جیسے

اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

☆ اَلْقَوْلُ مصدر کے ہر اس صیغے کے بعد جس میں ظن والا معنی نہ پایا جارہا ہو۔[1] جیسے

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ (اس نے کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں)

☆ اسمِ موصول کے بعد۔ جیسے

جَاءَ الَّذِیْ اِنَّ اَبَاهُ قَائِمٌ (وہ شخص آیا، جس کا باپ بے شک کھڑا ہے۔)

☆ واؤ حالیہ کے بعد۔ جیسے

جِئْتُ وَاِنَّ الشَّمْسَ تَغْرُبُ (میں سورج کے غروب ہونے کی حالت میں آیا)

☆ حروفِ نداء کے بعد۔ جیسے

یَا بُنَیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ

(اے میرے بیٹے! بے شک اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو چن لیا ہے)

☆ جوابِ قسم سے پہلے۔ جیسے

وَاللّٰهِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (خدا کی قسم بے شک زید کھڑا ہونے والا ہے)

☆ حیث کے بعد۔ جیسے

---

[1] ظن والا معنی پائے جانے کی مثال، جیسے "اَتَقُوْلُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ یَفْعَلُ هٰذَا" (کیا تو گمان کرتا ہے کہ عبداللہ اس طرح کرے گا۔)۔ یعنی "اَتَظُنُّ اَنَّهُ یَفْعَلُهُ" ۱۲ منہ

اِجْلِسْ حَيْثُ اِنَّ الْعِلْمَ مَوْجُوْدٌ (وہاں بیٹھ، جہاں علم موجود ہو۔)

☆ جب حروف مشبہ بالفعل کی خبر پر لام تاکید داخل ہو۔ جیسے

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ

(اور اللہ گواہ ہے کہ بے شک منافقین ضرور جھوٹ بولنے والے ہیں)

☆ حرف اَلاَ کے بعد۔ جیسے

اَلاَ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِم وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(سنو! بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی غم ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

☆ ''اِذْ'' کے بعد۔ جیسے

جِئْتُكَ اِذْ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ

(میں تیرے پاس اس وقت آیا، جب سورج طلوع ہو رہا تھا)

﴿اَنَّ پڑھنے کے مقامات﴾

☆ عِلْمٌ اور شَهَادَةٌ کے مشتقات کے بعد، بشرطیکہ خبر پر لام تاکید نہ ہو۔ جیسے

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ ۔ اور .... اِعْلَمْ اَنَّ الْعَوَامِلَ مِائَةُ عَامِلٍ

☆ جب یہ فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

بَلَغَنِي اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

(مجھے یہ خبر پہنچی کہ بے شک زید کھڑا ہونے والا ہے)

☆ جب یہ مفعول بن رہا ہو۔ جیسے

كَرِهْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ (میں نے تیرے کھڑے ہونے کو ناپسند کیا)

☆ جب مبتداء واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

عِنْدِي اَنَّكَ قَائِمٌ

☆ جب مضاف الیہ بن رہا ہو۔ جیسے

عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ اَنَّ بَكْرًا قَائِمٌ (میں نے قیام بکر کے طویل ہونے پر تعجب کیا)

☆ جب مجرور واقع ہو۔ جیسے

عَجِبْتُ مِنْ اَنَّ بَكْرًا قَائِمٌ (میں نے قیام بکر پر تعجب کیا)

(3) بسا اوقات "اَنَّ" تشدید کے بغیر بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے

ظَنَنْتُ اَنْ قَدْ تَقُوْمُ (میں نے تجھے کھڑا ہوا گمان کیا)

اس وقت اسے "مُخَفَّفَةٌ مِّنَ الْمُثَقَّلَةِ .. یا.. مُخَفَّفَةٌ مِّنَ الْمُشَدَّدَةِ" کہا جاتا ہے۔اس حالت میں اس کا اسم ضمیر محذوف ہوگی، جو غائب وحاضر ومتکلم ہونے میں مابعد خبر کے مطابق ہوگی۔ چنانچہ

اَنْ قَدْ تَقُوْمُ اصل میں" اَنَّکَ قَدْ تَقُوْمُ" تھا۔

درست اعراب وترکیب کے لئے ضروری ہے کہ ان ناصبہ اور اس میں فرق کو جانا جائے، چنانچہ ان کی پہچان کے چند قاعدے درج ذیل ہیں۔

(i) اگر اَنْ اور مابعد فعل کے درمیان قَدْ، سین .. یا.. سَوفَ کا فاصلہ ہو، جیسے

ظَنَنْتُ اَنْ قَدْ تَقُوْمُ ... یا ... ظَنَنْتُ اَنْ سَتَقُوْمُ .. یا..

ظَنَنْتُ اَنْ سَوفَ تَقُوْمُ

تو لازما اَنْ مخففه من المشدده ہوگا لھذا اب مابعد فعل کو مرفوع پڑھیں گے۔

(ii) اگر یہ کسی ایسے فعل کے بعد واقع ہو کہ جس میں یقین والا معنی پایا جارہا ہو تو اس صورت میں بھی ہمیشہ"اَنْ مخففه من المشدده "ہی ہوگا۔جیسے

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا[1]

یہاں اَنْ مخففه اس لئے متعین ہے کہ اَنْ ناصبہ کبھی بھی ایسے افعال کے بعد واقع نہیں ہوتا کہ جن میں یقین اور علم جازم والا معنی پایا جارہا ہو، بلکہ اسے یا تو ایسے افعال کے بعد استعمال کیا جاتا ہے کہ جن میں ظن اور شبہ والا معنی پایا جائے اور یا ایسے افعال کے بعد کہ جن میں یقین اور ظن والا معنی نہ ہو۔

(iii) اگر یہ کسی ایسے فعل کے بعد واقع ہو کہ جس میں ظن والا پایا جائے، تو دیکھا جائے گا کہ اَنْ اور فعل کے درمیان"لا" کا فاصلہ ہے یا نہیں۔اگر ہو، جیسے

وَحَسِبُوْا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

تو اب دو صورتیں جائز ہیں۔

(i) اسے اَنْ ناصبہ قرار دیتے ہوئے مابعد فعل کو منصوب پڑھیں.... یا....

(ii) اسے اَنْ مخففه من المشدده قرار دیتے ہوئے مابعد فعل کو مرفوع پڑھا جائے۔

---

[1]: اَلَّا يَرْجِعُ، اصل میں اَنَّهُ لَا يَرْجِعُ ہے۔(۱۲ منہ)

...اور...

اگر لا کا فاصلہ نہ ہو، جیسے

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُتْرَکُوْا

تو اب بھی مذکورہ دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن نصب پڑھنا ارجح واولیٰ ہے۔

(4) اگر کلام کے شروع میں "اِنْ" اور اس کے مابعد عبارت میں "اِلَّا" نظر آئے تو یہ حروف غیر عاملہ میں سے نافیہ ہوگا، جیسے

اِنْ جَاءَ اِلَّا اَنَا ..اور.. اِنْ یَجْلِسُ اِلَّا اَنَا

اسے ترکیب کرتے ہوئے، فقط "اِنْ نافیہ" کہہ کر چھوڑ دیں گے، باقی ترکیب حسب قواعد ہوگی۔

(5) "اَنَّ" کی طرح "لٰکِنَّ" بھی مخففہ صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس حالت میں اس کا عمل ساقط ہو جاتا ہے اور اس کے مابعد اسماء، مبتداء وخبر ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھے جائیں گے۔ جیسے

جَاءَ خَالِدٌ لٰکِنْ سَعِیْدٌ مُسَافِرٌ

ایسی صورت میں یہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہو جاتا ہے۔ جیسے

سَافَرَ زَیْدٌ لٰکِنْ جَاءَ خَلِیْلٌ

☆☆☆☆☆☆

حروفِ مشبہ بالفعل کی ترکیبیں

(1) جب ان پر "مَا کَافَّہ" داخل نہ ہو۔ جیسے

(i) اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

ترکیب:۔

اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل.... زَیْدًا، اس کا اسم.... قَائِمٌ، صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اِنَّ کا اسم، اس کا فاعل.... اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اس کی خبر.... حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) جَاءَ الَّذِی اِنَّ اَبَاہُ قَائِمٌ

ترکیب:۔

جَاءَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... اَلَّذِی اسمِ موصول.... اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل.... اَبَا مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسمِ موصول، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِنَّ کا اسم.... قَائِمٌ، صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اِنَّ کا اسم، اس کا فاعل.... اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اس کی خبر.... اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اسمِ موصول کا صلہ.... اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر فعل کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ (ii) کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ (iii) اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ (iv) اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ (v) اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ (vi) اِنَّہٗ فَکَّرَ وَقَدَّرَ (vii) اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (viii) اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ (ix) کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ (x) اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ (xi) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (xii) فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(2) جب ان پر "مَا کَافَّہ" داخل ہو۔ جیسے

اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

ترکیب:۔

اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، مَکْفُوْف عَنِ الْعَمَلِ (یعنی عمل سے روکا ہوا).... مَا کَافَّہ.... اِلٰہُ مضاف.... کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.... اِلٰـــہٌ موصوف.... وَاحِدٌ، صیغہ واحد مذکر اسم

فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (ii) اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ (iii) اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (iv) فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (v) اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (vi) اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ (vii) اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (viii) اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ (ix) اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ (x) اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ (xi) اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ

(3) جب ابتداء میں " اِنْ " اور اس کے بعد " اِلَّا " نظر آئے۔ جیسے

اِنْ جَاءَ اِلَّا اَنَا

ترکیب:۔

اِنْ، نافیہ.... جـــاء، صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.... الا، مفرغہ.... انــــا، ضمیر واحد متکلم، مرفوع منفصل، فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق نمبر.......(15)

ندامنادی کے قواعد

(1) حروف ندا، اَدْعُوْ .. یا.. اَطْلُبُ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

(2) مقامِ دعا میں اکثر یَااَللّٰهُ (عزوجل) سے حرفِ نداء کو حذف کرکے اسمِ جلالت کے آخر میں میم مشدد بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے

اَللّٰهُمَّ

اس کی ترکیب یَااَللّٰهُ (عزوجل) والی ہی کی جائے گی۔

(3) اگر "اَللّٰهُمَّ" کے بعد لفظ "رَبَّ" آجائے۔ جیسے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ

تو پہلے "اَللّٰهُمَّ" کو "یَااَللّٰهُ" کی تاویل میں لیں گے، پھر اس میں سے لفظ اَللّٰهُ کو مبدل منہ اور "رَبَّ" کو مابعد سے تعلق قائم کرکے بدل بنائیں گے۔ باقی ترکیب حسبِ سابق ہوگی۔

(4) بسا اوقات لفظ "اَللّٰهُمَّ" دعا کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے بھی مستعمل ہے۔ یہ دو جگہ ہوتا ہے۔

(i) جب کسی سوال کا جواب دینے والا اپنے جواب کو سائل کے قلب میں راسخ کرنے کے لئے پختہ کرنا چاہے۔ جیسے کسی نے پوچھا

اَخَالِدٌ فَعَلَ هٰذا؟

تو جواب میں کہا جائے،

اَللّٰهُمَّ نَعَمْ

اس صورت میں ترکیب کرتے ہوئے اس کے بارے میں فقط یوں کہا جائے گا، اَللّٰهُمَّ برائے تمکین۔

(ii) جب کسی چیز کے نادر اور قلیل الوقوع ہونے کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہو۔ جیسے کسی بخیل کے لئے کہا جائے،

اِنَّ الْاُمَّةَ تُعَظِّمُکَ اَللّٰهُمَّ اِنْ بَذَلْتَ شَطْرًا مِّنْ مَّالِکَ فِیْ سَبِیْلِهَا

(بے شک امت تیری تعظیم کرے گی، اگر تو اپنے مال کا کچھ حصہ اس کی راہ میں خرچ کرے)

اس صورت میں ترکیب کرتے ہوئے اس کے بارے میں فقط یوں کہا جائے گا، اَللّٰهُمَّ برائے اظہارِ نُدْرَة۔

(5) اگر منادی معرف باللام ہو تو نداء اور منادی کے درمیان اَیُّهَا، اَیَّتُهَا، اَیُّهٰذَا، اَیَّتُهٰذِهِ کا فاصلہ لگانا واجب ہے، تاکہ دو تعریف کے آلے جمع نہ ہو جائیں۔ لیکن اسمِ جلالت اس سے مستثنیٰ ہے۔ جیسے

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ ..اور.. یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

(6) اگر منادیٰ کے بعد جملہ ہو تو اسے مقصود بندا بنائیں گے۔ جیسے

يَارَجُلاً خُذْ بِيَدِيْ

اس مثال میں خذ بیدی مقصود بندا ہے۔

(7) بعض اوقات حرف ندا کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

لفظ یوسف سے پہلے "یا حرف ندا" محذوف ہے۔

(8) مقام دعا میں جب بھی رَبَّنَا.. یا رَبِّ آئے تو ان سے پہلے حرف ندا محذوف ہوگا۔ یہ اصل میں یَا رَبَّنَا ..اور.. یَا رَبِّی ہیں۔

(9) منادیٰ نکرہ مفردہ (یعنی غیر مضاف) کی صفت مرفوع لائی جائے گی۔ جیسے

يَاسِيْبَوَيْهِ الْفَاضِلُ.... يَاهٰذَا الْمُجْتَهِدُ .... يَاهٰؤُلَاءِ الْمُجْتَهِدُوْنَ

(10) جب منادیٰ مفرد و علم ہو، اس کے بعد لفظ ابن یا ابنۃ واقع ہو اور ان کے بعد بھی کوئی علم ہو تو ایسی صورت میں منادیٰ پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں، لیکن نصب اولیٰ ہے۔ جیسے

يَاخَلِيْلَ بْنَ اَحْمَدَ ..اور.. يَاخَلِيْلُ بن اَحمَدَ

يَاهِنْدَابنَةَ خَالِدٍ ..اور.. يَاهِنْدُابْنَةَ خَالِدٍ

اس صورت میں منادیٰ کو موصوف، ابن یا ابنۃ کو مضاف اور ان کے مابعد علم کو مضاف الیہ بنائیں گے۔ پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ کی صفت واقع ہوگا۔

نوٹ:۔

یہاں ضمہ، منادیٰ کے مفرد معرفہ ہونے کی بناء پر ہے اور نصب کی وجہ یہ ہے کہ یہاں لفظ ابن یا ابنۃ زائدہ ہیں، چنانچہ خلیل اور ہند، احمد اور خالد کی جانب مضاف ہیں اور مخفی نہیں کہ منادیٰ مضاف منصوب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں امثلہ میں ابن اور ابنۃ پر فقط نصب آیا ہے۔

(11) اگر منادیٰ علم نہ ہو اور اس کے بعد ابن یا ابنۃ اور اس کے بعد علم ہو.. یا.. منادیٰ علم ہو اور اس کے بعد بنت اور اس کے بعد علم ہو، جیسے

يَارَجُلُ ابنَ خَالِدٍ ..اور.. يَاهِنْدُبِنْتُ خَالِدٍ

تو اب منادیٰ کو مضموم پڑھنا واجب ہے۔

(12) جب منادی مکرر اور مضاف ہو تو اس صورت میں پہلے لفظ کو منصوب و مضموم دونوں پڑھنا جائز ہے، جب کہ ثانی ہمیشہ منصوب ہوگا۔

يَاسَعْدَ سَعْدَ الاَوْسِ ..اور.. يَاسَعْدُ سَعْدَ الاَوْسِ

نوٹ:۔

پہلی مثال میں سعدِ اول، مؤکد ہوگا اور سعدِ ثانی مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید واقع ہوگا۔

دوسری مثال میں سعدِ اول، مبدل منہ اور سعدِ ثانی مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر سعدِ اول کے محل کے اعتبار سے بدل واقع ہوگا۔ مخفی نہیں کہ سعدِ اول محلاً منصوب ہے، کیونکہ حقیقۃً مضاف ہے، چنانچہ سعدِ ثانی بھی بدل ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا۔

(13) جب حرف ندا کے بعد منادیٰ پر لام مفتوحہ نظر آئے، جیسے

يَالَلْقَومِ

تو وہ لام استغاثہ ہوگا۔ یہ حرفِ جار زائد برائے تاکید ہوتا ہے۔

(14) منادیٰ مندوب کے آخر میں آنے والے "الف" ..اور.. "ہاء" زائد ہوتے ہیں۔ جیسے

وَاحُسَيْنَاهْ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نداء منادیٰ اور مقصود بنداء کی ترکیبیں

(1) جب منادیٰ معرف باللام نہ ہو۔ جیسے

(i) یَا زَیْدُ ! اَکْرِمْ اِبْنَکَ

ترکیب:۔

یَا ،حرف ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے... اَدْعُوْ، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... زَیْد منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ.... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

اَکْرِمْ ،صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ابن مضاف.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ... اَکْرِمْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بنداء ہوا۔

(ii) اَنَا اَکَلْتُ الطَّعَامَ یَا اُمِّیْ

ترکیب:۔

اَنَا ضمیر واحد متکلم، مرفوع منفصل، مبتداء.... اَکَلْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... طَعَامَ مفعول بہ.... اَکَلْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقصود بنداء، ہوا۔

یَا ،حرف ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے... اَدْعُوْ، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ام مضاف.... یْ ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ.... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

﴾ مشق ﴿

(i) یَانُوْحُ اهْبِطْ (ii) یَاآدَمُ اسْکُنْ (iii) یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً (iv) یَانُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ (v) یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ (vi) یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ (vii) یَاصَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا (viii) یَاقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (ix) وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَامُوْسٰی (x) یَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ (xi) یَاَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَکِ

☆☆☆☆☆☆☆

(2) جب منادیٰ معرف باللام ہو۔ جیسے

یاَیُّھَا الرَّجُلُ اِذْھَبْ اِلَی السُّوْقِ

ترکیب:۔

یا ،حرف ندا،قائم مقام اَدْعُو فعل کے....اَدْعُو،صیغہ واحد متکلم،فعلِ مضارع مثبت معروف،اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....اَیُّ مضاف....ھَا ضمیر واحد مونث غائب،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف....الف لام برائے تعریف....رَجُلٌ صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر منادیٰ،قائم مقام مفعول بہ....اَدْعُو فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

اِذْھَبْ ،صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف،اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....اِلٰی حرف جار....الف لام برائے تعریف... سُوقٍ ،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اِذْھَبْ فعل کا ظرف لغو.... اِذْھَبْ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بندا ء ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) یاَیُّھَا الاِنْسَانُ مَاغَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ (ii) یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ (iii) یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ (iv) یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ (v) یٰاَیُّھَاالنَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ (vi) یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (vii) یٰاَیُّھَاالرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ (viii) یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ جَاھِدِالْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ (ix) یٰاَیُّھَاالنَّاسُ قَدْ جَاءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّکُمْ (x) یاَیُّھَاالنَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاکِنَکُمْ (xi) یاَیُّھَاالْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ(xii) یاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ

☆☆☆☆☆☆

(3) جب حرف ندا ء محذوف ہو۔ جیسے

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا

ترکیب:۔

یُوْسُفُ سے قبل یَا حرف ندا ء محذوف....یَا ،حرف ندا ء،قائم مقام اَدْعُو فعل کے....اَدْعُو،صیغہ واحد متکلم،فعلِ مضارع مثبت معروف،اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....یُوْسُفُ منادیٰ قائم مقام مفعول بہ....اَدْعُو فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

اَعْرِضْ ،صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف،اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....عَنْ حرف جار....ھٰذَا اسم

اشارہ مجرور.....جار اپنے مجرور سے مل کر اَعرِض فعل کا ظرف لغو..... اَعرِض فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بنداء ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) رَجُلُ ! خُذْ بِيَدِیْ (ii) اُمِّیَ ! اُنْظُرِیْ (iii) تِلْمِيْذُ ! اِحْفَظْ دَرْسَکَ كُلَّ يَوْمٍ (iv) اُسْتَاذُ ! رَاعِنَا

☆☆☆☆☆☆

(4) جب مقام دعا میں حرف نداء کو حذف کر کے منادیٰ کے آخر میں میم مشدد کا اضافہ کیا جائے۔ جیسے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ

ترکیب:۔

اَللّٰهُمَّ اصل میں يَـا اَللّٰهُ تھا، يَـا حرف نداء، قائم مقام اَدْعُو فعل کے..... اَدْعُو، صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... اَللّٰهُ اسم جلالت منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ..... اَدْعُو فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

اَطْعِمْ، صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... مَنْ اسم موصول..... اَطْعَمَ، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں هـــــو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل..... ن وقایہ کا..... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... اَطْعَمَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ..... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اَطْعِمْ فعل کا مفعول بہ..... اطعِمْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بنداء ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً (ii) اَللّٰهُمَّ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ (iii) اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِیْ فِيْهَا

☆☆☆☆☆☆

(5) جب "اَللّٰهُمَّ" کے بعد لفظ "رَبّ" آجائے۔ جیسے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ

ترکیب:۔

اَللّٰهُمَّ اصل میں يَا اَللّٰهُ تھا..... اس میں يَا، حرف نداء قائم مقام اَدْعُو فعل کے..... اَدْعُو صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انـــا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... اَللّٰـــه اسم جلالت مبدل منہ..... رَبَّ مضاف..... هٰـذِهٖ مبدل منہ..... الف لام برائے تعریف..... دَعْـوَةِ موصوف..... الف لام برائے تعریف..... تَـامَّةِ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر

مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت......دَعْوَۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل.... ھٰذِہٖ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ.... رَبُّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اَللّٰہ اسم جلالت کا بدل....اَللّٰہ اسم جلالت مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ.... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(6) جب مقام دعا میں رب استعمال کیا جائے۔ جیسے

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ

ترکیب:۔

رَبِّ اصل میں یَا رَبِّیْ تھا....اس میں یَا ،حرف ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے....اَدْعُوْ، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....رَبِّ مضاف....ی ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ....اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

اِجْعَلْ ،صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....ن وقایہ کا....ی ضمیر منصوب متصل، مفعول بہ اول.... مُقِیْمَ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف....الف لام برائے تعریف....صَلٰوۃِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی....

اِجْعَلْ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بنداء ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا آمِنًا (ii) رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ آیَۃً (iii) رَبِّ اغْفِرْلِیْ (vi) رَبِّ ارْحَمْھُمَا (v) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ (iv) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (v) رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنَ (vi) رَبِّ انْظُرْ عَلٰی حَالِیْ (vii) رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (viii) رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنَ (ix) رَبِّ اغْفِرْ لِکُلِّ مُسْلِمٍ (x) رَبِّ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ (xi) رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنَ

☆☆☆☆☆☆☆

(7) جب منادیٰ پر لام استغاثہ داخل ہو۔ جیسے

یَالَلْقَوْمِیْ

ترکیب:۔

یا، حرف ندا برائے استغاثہ، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے....اَدْعُوْ، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا

ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... لام، حرف جار زائد برائے تاکید استغاثہ.... قَـوم، مضاف.... ی، ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لفظاً مجرور اور محلاً منصوب منادیٰ قائم مقام مفعول بہ.... اُدعُـــو فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

{مشق}

(i) یالَزَیدٍ (ii) یالَلْقَوم (iii) یالَسَیِّدِیْ

☆☆☆☆☆☆☆

(8) جب منادیٰ مندوب، الف اور ھاء کے ساتھ ہو۔ جیسے

وَاحُسَیْنَاہْ.

ترکیب:۔

وا، حرف ندا، برائے ندبہ، قائم مقام اُدعُو فعل کے.... اُدعُو، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... حُسَین، منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ.... الف اور ھا زائد.... اُدعُو فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

سبق نمبر ....(16)

منصوبات کی پہچان کا طریقہ

یہاں فقط مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال...اور...تمیز کی پہچان کا طریقہ درج کیا جائے گا۔ کیونکہ بقیہ منصوبات کی پہچان دشوار نہیں۔

نوٹ:۔ کیونکہ انہیں کان، حرف مشبہ بالفعل، لائے نفی جنس، ماولا المشبہتان بلیس اور حرف استثناء کی موجودگی کے باعث با آسانی پہچانا جا سکتا ہے۔

مذکورہ منصوبات کی پہچان کا طریقہ

جب کوئی اسم، حالت نصبی میں نظر آئے، تو سب سے پہلے دیکھیں کہ

☆ وہ مصدر ہے..یا نہیں۔

اگر مصدر ہو، تو پھر دیکھیں کہ ماقبل کوئی عبارت موجود ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہو، جیسے

شُکْراً

تو ان کے عامل کا حذف اکثر سماعی ہوتا ہے۔ اسے لغت وغیرہ کی کتب سے عبارت محذوفہ نکال کر مفعول مطلق بنائیں گے۔ جیسا کہ مثال مذکورہ کی اصل عبارت "شَکَرْتُ شُکْراً" ہے۔

اور اگر ماقبل کوئی عبارت موجود ہو، تو اب دیکھیں کہ یہ مصدر ماقبل فعل..یا..شبہ فعل کا ہم معنی ہے..یا نہیں۔

اگر ہم معنی ہو تو "مفعول مطلق ہوگا۔" جیسے

ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرْبًا

....اور....

اگر ہم معنی نہ ہو، تو دیکھیں کہ وہ مصدر، ماقبل فعل کے لئے سبب بن رہا ہے یا نہیں۔ اگر سبب بن رہا ہو، تو "مفعول لہ" ہوگا۔ جیسے

قُمْتُ اِکْرَامًا لِبَکْرٍ

اور....

اگر نہ تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہے اور نہ ہی اس کے لئے سبب بن رہا ہے، تو پھر ترکیبی لحاظ سے اس میں تین صورتوں میں سے کوئی ایک ہو سکتی ہے۔

(1) اگر اس مصدر کو اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں کر کے حال بنانا ممکن ہو تو ماقبل فاعل یا مفعول سے حال بنائیں

گے۔ جیسے

اَرْسَلَهُ اللّٰهُ هُدًى

(اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) بھیجا، اس حال میں کہ وہ ہدایت دینے والے ہیں)

اس میں هُدًى مصدر ہے، تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہے، نہ ہی اس کے لئے سبب واقع ہو رہا ہے۔ ۱

چنانچہ اسے اسم فاعل هَادٍ کی تاویل میں کر کے اَرْسَلَهُ کی ہٗ ضمیر۔۔یا۔۔اسم جلالت سے حال بنائیں گے۔ ۲

(2) اسے اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لے کر، ماقبل فعل کے ہم معنی مصدر محذوف کی صفت قرار دے کر، مفعول مطلق بنائیں گے۔ جیسے

حُكْمُهُ اَنْ يَّخْتَلِفَ آخِرُهُ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا

یہاں لَفْظًا اور تَقْدِيْرًا سے پہلے اِخْتِلَاف مصدر محذوف مان کر پہلے لَفْظًا اور تَقْدِيْرًا کو مَلْفُوظًا۔۔اور۔۔مُقَدَّرًا کی تاویل میں کریں گے، پھر اس کی صفت قرار دے کر يَخْتَلِفَ کا مفعول مطلق بنائیں گے۔ ۳

(3) اسے ماقبل مبہم شے کی تمیز قرار دیں گے۔ جیسے

وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا

(اور وہ (یعنی الصاق) ایک شے کو دوسری شے سے ملانا ہے، یا تو حقیقی طور پر اور یا مجازی طور پر)

یہاں اولاً ''اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ'' کے مجموعے کو ممیز اور پھر حَقِيْقَةً معطوف علیہ کو مَجَازًا معطوف سے ملا کر اس کی تمیز بنایا جائے گا۔

اور اگر وہ اسم منصوب مصدر نہ ہو، تو دیکھیں کہ اسمائے مشتقات میں سے کوئی اسم ہے۔ یا نہیں۔

اگر ہو، تو اسکے ماقبل اسم کو دیکھیں کہ معرفہ ہے یا نکرہ۔

اگر معرفہ ہو، جیسے

رَاَيْتُ عَمْرًا رَاكِبًا

تو اسے حال بنائیں گے۔

اور اگر نکرہ ہو، جیسے

ضَرَبْتُ رَجُلًا جَاهِلًا

۱: ۔هُدًى کو اَرْسَلَ کے لئے سبب قرار دینا، اس لئے جائز نہیں کہ افعال الٰہی، مُعَلَّل بِالْاَغْرَاض نہیں ہوتے۔۱۲ منہ ۲: هَادٍ کی تاویل میں اس لئے کریں گے، تاکہ ذات مع الوصف حاصل ہو جائے اور صفت کا موصوف پر حمل درست ہو سکے۔ تفصیل کے لئے مبتدا اور خبر کے قواعد ملاحظہ فرمائیے۔۱۲ منہ

۳: یہاں بھی ملفوظا اور مقدرا کی تاویل میں کرنے کی وجہ وہی ہے، جو حال کے تحت حاشئے میں ذکر کی گئی۔۱۲ منہ)

تو اب اسے صفت قرار دیں گے۔

اور....

اگر صیغہ صفت بھی نہ ہو، تو دیکھئے کہ یہ اسم ظرف ہے.. یا نہیں۔

اگر ہو، تو مفعول فیہ ہوگا۔ جیسے

اَنَا ضَرَبْتُکَ یَوْمًا [1]

اور....

اگر اسم ظرف بھی نہ ہو، تو ملاحظہ کیجئے کہ وہ اسم "واؤ بمعنی مع" کے بعد واقع ہے.. یا نہیں۔

اگر واقع ہو، تو مفعول معہ ہوگا۔ جیسے

جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

اور....

اگر ایسی واؤ کے بعد بھی مذکور نہ ہو، تو پھر غور کریں کہ وہ کسی ایسی ذات پر دلالت کر رہا.. یا نہیں کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو۔

اگر جواب ہاں میں ہو، تو مفعول بہ.. اور.. نہ میں ہو، تو تمییز ہوگا۔ جیسے

قَتَلَ رَجُلٌ فِیْلًا.... اور.... عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا

---

[1] ۔ اگر اسم ظرف ہو اور آخر میں الف رسم الخط کا نہ ہو، تب بھی اس پر نصب پڑھ کر مفعول فیہ بنائیں گے۔ جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ ۱۲ منہ

سبق نمبر......(17)

مفعول مطلق سے متعلقہ قواعد

اس کے بنیادی قواعد النحو الکبیر میں بیان ہوئے، چند مزید یہ ہیں۔

(1) آپ نے ماقبل میں جان لیا کہ اگر کوئی مصدر، نہ تو مذکورہ فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کے لئے سبب واقع ہو رہا ہو، تو بسا اوقات اسے ماقبل فعل کے ہم معنی مصدر محذوف کی صفت قرار دے کر، مفعول مطلق بنائیں گے۔ جیسے

حُكْمُهُ اَنْ يَّخْتَلِفَ آخِرُهُ بِاخْتِلاَفِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا

(2) جب مفعول مطلق، نوع پر دلالت کے لئے آئے اور اپنے مابعد کی جانب مضاف ہو، جیسے

سِرْتُ سَيْرَ الصَّالِحِيْنَ (میں نے نیک لوگوں کی مثل سیاحت کی)

تو اس وقت اس عبارت کی اصل "سِرْتُ سَيراً مِثْلَ سَيرِ الصَّالِحِينَ" ہے۔ اس میں 'سَيراً' موصوف اور 'مِثْلَ' اپنے مضاف الیہ سے مل کر اس کی صفت ہے۔ پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق واقع ہوگا۔

موجودہ شکل میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ تخفیف کے لئے پہلے مفعول مطلق 'سَيراً' کو حذف کیا اور پھر اس کی صفت 'مِثْلَ' کو بھی حذف کر دیا۔ اور صفت کے مضاف الیہ 'سَيرِ' کو اس کی جگہ کھڑا کر کے اسے مفعول مطلق والے اعراب دے دئے۔

(3) بسا اوقات مفعول مطلق کی جگہ بعض دوسری چیزیں اس کے قائم مقام ہوتی ہیں، ایسی صورت میں ان قائم مقام اشیاء کو حکماً مفعول مطلق قرار دیں گے۔ مثلا

☆صفت کو۔ جیسے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيراً

اصل عبارت "وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْراً كَثِيراً" تھی۔ مذکورہ صورت میں مصدر محذوف موصوف کو اس کی ذکر کردہ صفت سے ملا کر مفعول مطلق قرار دیا جائے گا۔

☆عدد کو۔ جیسے

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ

یہاں 'مِائَةَ جَلْدَةٍ' مفعول مطلق کا قائم مقام ہے اور ترکیب میں اسے حکماً مفعول مطلق قرار دیا جائے گا۔

☆لفظ 'كُل' اور 'بَعض' کو، جب کہ ماقبل فعل مذکور کے مصدر کی جانب مضاف ہوں۔ جیسے

لاَ تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ ...اور... سَعَيْتُ بَعْضَ السَّعْيِ

☆ ایسے مصدر کو جو حروفِ اصلیہ کے اعتبار سے مفعول مطلق سے مطابقت رکھتا ہو۔ جیسے

وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۔اور۔۔ وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا

مذکورہ امثلہ میں "تَبْتِيلًا"، مفعول مطلق "تَبَتَّل" اور "نَبَاتًا"، مفعول مطلق "اِنْبَاتًا" سے حروف اصلیہ میں مطابقت رکھتا ہے۔ کما لا یخفی

☆ ایسے مصدر کو کہ جو معنوی اعتبار سے مفعول مطلق سے مناسبت رکھتا ہو۔ جیسے

قَعَدْتُ جُلُوْسًا

☆ اس چیز کو جو کہ ماقبل فعل کی نوعیت پر دلالت کر رہی ہو۔ جیسے

رَجَعَ الْقَهْقَرٰی (وہ الٹے قدم لوٹا)

یہاں "قَهْقَرٰی" لوٹنے کی نوعیت واضح کر رہا ہے، چنانچہ مفعول مطلق ہوگا۔

(4) مفعول مطلق میں تین چیزیں عامل ہو سکتی ہیں۔

(i) فعل تام متصرف۔ جیسے

اَكْرِمْ زَيْدًا اِكْرَامًا

(ii) صیغۂ صفت۔ جیسے

رَأَيْتُهٗ مُسْرِعًا اِسْرَاعًا عَظِيْمًا

(iii) مصدر۔ جیسے

فَرِحْتُ بِاجْتِهَادِكَ اِجْتِهَادًا حَسَنًا

(5) لفظ سُبْحَانَ ہمیشہ مضاف اور تسبیح مصدر سے مشتقہ افعال محذوفہ کا مفعول مطلق واقع ہوگا۔ چنانچہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کی ترکیب کرتے ہوئے مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو سَبَّحْتُ، سَبَّحْنَا، اُسَبِّحُ ۔۔یا۔۔ نُسَبِّحُ فعل محذوف کا مفعول مطلق قرار دیں گے۔

(6) لفظ مَعَاذَ بھی ہمیشہ مضاف اور "اَعُوْذُ ۔۔یا۔۔ نَعُوْذُ" فعل محذوف کا مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ مَعَاذَ اللّٰهِ کی ترکیب میں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو "اَعُوْذُ ۔۔یا۔۔ نَعُوْذُ" فعل کا مفعول مطلق قرار دیں گے۔

(7) لفظ اَيْضًا ہمیشہ فعل محذوف اٰضَ کا مفعول مطلق واقع ہوگا۔ اس صورت میں ترکیبی لحاظ سے اس کا ماقبل یا مابعد سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس کے ماقبل اور مابعد جملے کی علیحدہ ترکیب کرنے کے بعد، اس کی ترکیب کی جائے گی۔

نوٹ:۔

أیضاً اس مقام پر لایا جاتا ہے کہ جب ماقبل کسی ذکر کردہ بات کی جانب رجوع مقصود ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے فعل کے ساتھ مل کر"رَجَعَ رُجُوعاً" کے معنی میں ہوتا ہے۔

(8) اَلْبَتَّةَ، کو ہمیشہ "بَتَّ" فعل کا مفعول مطلق قرار دیں گے۔

(9) لفظ دَائِماً کو اولاً ماقبل فعل یا شبہ فعل کے مصدر محذوف کی صفت قرار دیں گے۔ پھر موصوف ،صفت کو ملا کر فعل یا شبہ فعل کا مفعول مطلق بنایا جائے گا۔ جیسے

وَالْفَاعِلُ فِیْهَا ضَمِیْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِماً

اس میں "دَائِماً" سے پہلے "اِسْتِتَاراً" مصدر محذوف نکال کر حسب تحریر ترکیب کی جائے گی۔

(10) غَالِباً کی ترکیب بھی بالکل اسی طرح ہوگی۔ چنانچہ

هِیَ تُسْتَعْمَلُ فِیْ غَیْرِ ذَوِی الْعُقُوْلِ غَالِباً

یہاں "غَالِباً" سے پہلے "اِسْتِعْمَالاً" مصدر محذوف نکالا جائے گا۔

(11) جِدًّا کی ترکیب بھی بالکل اسی طرح ہوگی۔ چنانچہ

جَاءَ رَجُلٌ هُوَ عَظِیْمٌ جِدًّا (میرے پاس وہ شخص آیا، جو بہت عظیم ہے)

یہاں "جِدًّا" سے پہلے "عَظْمَةً" مصدر محذوف نکالا جائے گا۔

(12) کبھی "حَاشَا" فقط کسی چیز سے براءت وتنزیہ کے اظہار کے لئے بمعنی "معاذ اللہ یعنی اللہ کی پناہ" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

حَاشَالِلّٰهِ..یا..حَاشَ لِلّٰهِ..یا..حَاشَا اللّٰهِ..یا..حَاشَ اللّٰهِ

یہ اس صورت میں، اپنے مابعد سے مل کر، مصدر ہونے کی بناء پر اپنے فعل محذوف کا مفعول مطلق بنے گا۔ چنانچہ اصل عبارت یہ ہوگی۔

حَاشٰی حَاشَالِلّٰهِ....حَاشٰی حَاشَ لِلّٰهِ

حَاشٰی حَاشَا اللّٰهِ....حَاشٰی حَاشَ اللّٰهِ

نوٹ:۔

اسلئے واضح ہے کہ اس صورت میں اس کے الف کو باقی رکھنا یا حذف کر دینا دونوں جائز ہیں۔ نیز اس کے مابعد اسم کو یا تو حرف جار لام کے ساتھ مجرور کیا جاتا ہے، جیسا کہ پہلی مثال میں ہے..یا..مضاف الیہ بنایا جاتا ہے، جیسا کہ دوسری مثال میں ہے۔ نیز سیاق وسباق کے لئے لحاظ سے فعل کا کوئی بھی صیغہ محذوف مانا جاسکتا ہے۔ مثلاً واحد یا جمع متکلم وغیرھا۔

مفعول مطلق کی ترکیبیں

(1) ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرْبًا

ترکیب:۔

ضَرَبْتُ ،صیغہ واحد متکلم،اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز،اس کا فاعل....زَیْدًا مفعول بہ.....ضَرْبًا مفعول مطلق...ضَرَبْتُ فعل اپنے فاعل،مفعول بہ..اور..مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) جب عبارت میں''دَائِماً''واقع ہو۔جیسے

وَالفَاعِلُ فِیهَا ضَمِیرٌ مُستَتِرٌ دَائِماً

ترکیب:۔

و حرف عطف....الف لام برائے تعریف..... فاعل مبتداء..... فی حرف جار..... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے''حاشا،خلا اور عدا''،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم..... ضمیر موصوف..... مستتر صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے''موصوف''،اس کا فاعل....دائما صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے''موصوف محذوف اِسْتِتَاراً''اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... اِسْتِتَاراً ،موصوف اپنی صفت سے مل کر مستتر اسم فاعل کا مفعول مطلق..... مستتر اسم فاعل اپنے فاعل،مفعول مطلق اور ظرف لغو مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..... ضمیر موصوف اپنی صفت سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... فاعل مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا۔

﴾مشق﴿

(i) کَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰی تَکْلِیمًا (ii) وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیلًا (iii) دُکَّتَا دَکَّةً وَاحِدَةً (iv) اُعَذِّبُهُ عَذَابًا (v) وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیلاً (vi) اَلْبَخِیلُ یَعِیشُ فِی الدُّنیَا عِیْشَةَ الْفُقَرَاءِ (vii) وَیُحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِسَابَ الاَغْنِیَاء (viii) یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیْرًا (ix) شَقَقْنَا الاَرْضَ شَقًّا (x) وَکَذَّبُوا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا (xi) وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا (xii) وَمَهَّدْتُّ لَهُ تَمْهِیْدًا

☆☆☆☆☆☆

(3) جب لفظ سُبْحَانَ عبارت میں آئے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

ترکیب:۔

سُبْحٰنَ مضاف....الَّذِیْ اسم موصول...سَخَّرَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل....لام حرف جار....نَا ضمیر جمع متکلم، مجرور متصل، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر سَخَّرَ فعل کا ظرف لغو....ھٰذَا اسم اشارہ مفعول بہ....سَخَّرَ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ....سُبْحَانَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر سَبَّحْتُ فعل محذوف کا مفعول مطلق....سَبَّحْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل...سَبَّحْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (ii) سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا (iii) سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (iv) سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ (v) سُبْحٰنَ رَبِّنَا (vi) سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلَیْنَا

☆☆☆☆☆☆

(4) جب لفظ اَیْضًا عبارت میں آئے۔ جیسے

ھُوَ اَیْضًا یَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ

ترکیب:۔

ھو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے غائب، مبتداء....یَنْصِبُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل...الف لام برائے تعریف....مَفْعُوْل، مفعول بہ....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَیْضًا فعل محذوف اٰضَ کا مفعول مطلق....اٰضَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا فاعل....اٰضَ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) ھُوَ یَرْفَعُ الْفَاعِلَ اَیْضًا (ii) کَانَ اَیْضًا یَدْخُلُ عَلَی الْخَبَرِ (iii) زَیْدٌ فِی الْعِبَارَۃِ مَجْرُوْرٌ اَیْضًا

☆☆☆☆☆☆

(5) جب مصدر نہ تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کے لئے سبب واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

حُكْمُهٗ اَنْ يَّخْتَلِفَ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا

ترکیب:۔

حُكم ،مضاف....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے اسم معرب ،مضاف الیہ....مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر مبتداء....

اَن مصدر یہ.... یَختَلِفَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل مضارع مثبت معروف...آخِر مضاف....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے اسم معرب ،مضاف الیہ....مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر یَختَلِفَ فعل کا فاعل....باء حرف جار....اِختِلاف مصدر مضاف....الف لام برائے تعریف....عَوَامِل ،مضاف الیہ ،مصدر کا فاعل....مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یَختَلِفَ فعل کا ظرف لغو....

لَفظًا بتاویل مَلفُوظًا....مَلفُوظًا ،صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے موصوف محذوف اِختِلافًا ،اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ....واو حرف عطف....تَقدِیرًا بتاویل مُقَدَّرًا....مُقَدَّرًا ، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ،اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے موصوف محذوف اِختِلافًا ،اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یَختَلِفَ فعل کا مفعول مطلق....

یَختَلِفَ فعل اپنے فاعل ،ظرف لغو اور مفعول مطلق سے مل کر بتاویل مصدر خبر....حُكمُهٗ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(6) جب عبارت میں " مَعَاذَاللّٰهِ ..یا.. اَلْبَتَّةَ " آجائے۔جیسے

(i) فِرْعَوْنُ مَعَاذَ اللّٰهِ اِدَّعٰى تَاَلُّهًا

ترکیب:۔

فِرعَون مبتداء....مَعَاذ ،مصدر مضاف.... اللّٰه اسم جلالت ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "اَعُوذُ" ،فعل محذوف کا مفعول مطلق....اَعُوذُ صیغہ واحد متکلم ،اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر ،اس کا فاعل....اَعُوذُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔[1]

اِدَّعٰى صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف....اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء ،اس کا فاعل....

تَاَلُّهًا مفعول بہ....اِدَّعٰى فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر....فِرعَونُ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ

[1]:۔جملہ معترضہ کی تعریف "جملوں کی اقسام" کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲منہ

خبریہ ہوا۔

(ii) هُوَ يَرْفَعُ الْفَاعِلَ الْبَتَّةَ

ترکیب:۔

هُوَ، ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے غائب، مبتداء..... یَرْفَعُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف..... اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، جع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... الف لام برائے تعریف..... فَاعِل مفعول بہ..... یَرْفَعُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الْبَتَّةَ، فعل محذوف "بَتَّ" کا مفعول مطلق..... بَتَّ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا فاعل..... بَتَّ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهُ رَبِّيْ (ii) اَنْتَ تَكُوْنُ كَافِرًا مَعَاذَ اللّٰهِ (iii) اَنَا اَقْتُلُكَ مَعَاذَ اللّٰهِ

☆☆☆☆☆☆

(7) جب مفعول مطلق، "نوعی اور اپنے مابعد کی جانب مضاف" ہو۔ جیسے

سِرْتُ سَيْرَ الصَّالِحِيْنَ

ترکیب:۔

یہ عبارت اصل میں "سِرْتُ سَيْرًا مِثْلَ سَيْرِ الصَّالِحِيْنَ" تھی۔ چنانچہ اس میں

سِرْتُ، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل..... سَيْرًا، موصوف..... مِثْلَ، مضاف..... سَيْرِ، مضاف الیہ مضاف..... الف لام برائے تعریف..... صَالِحِيْن مضاف الیہ..... سَيْرِ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مِثْلَ کا مضاف الیہ..... مِثْلَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت..... سَيْرًا موصوف اپنی صفت سے مل کر سِرْتُ فعل کا مفعول مطلق..... سِرْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(8) جب عبارت میں مفعول مطلق محذوف کی صفت، بطور قائم مقام ذکر کی جائے۔ جیسے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

ترکیب:۔

و حرفِ عطف.... اُذْكُرُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... اللّٰه اسم جلالت مفعول بہ.... كَثِيْـــــــــرًا صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف "ذِكْرًا"، اس کا فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... ذِكْرًا موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق.... اُذْكُرُوْا فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(9) جب مفعول مطلق کو حذف کر کے، عدد کو اس کا قائم مقام قرار دیا جائے۔ جیسے

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ

ترکیب:۔

یہ عبارت محذوفات کے اظہار کے بعد یوں ہے،

حُكْمُ الزَّانِيَةِ وَالزَّانِيْ فِيْمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَعَاقِبْتُمُوْهُمَا، چنانچہ اس صورت میں ترکیب یہ ہوگی،

حکم، مضاف.... الف لام بمعنی التی اسم موصول.... زَانِيَة، صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل بمعنی زَنَتْ.... زَنَتْ، صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... زَنَـــتْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف علیہ.... و حرف عطف.... الف لام بمعنی الذی اسم موصول.... زَانِي، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل بمعنی زَنٰي.... زَنٰي، صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... زَنٰي فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر "حُكْمُ" مضاف کا مضاف الیہ.... حُكْمُ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء....

اس کی خبر "فِيْمَـــا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ" محذوف.... اس میں فِي حرف جار.... مَا اسم موصول.... يُتْلٰى، صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت مجہول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا نائب الفاعل.... عَــلٰـــي، حرف جار.... کُم، ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر يُتْلٰى فعل کا ظرف لغو.... يُتْلٰى فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فِـــي حرف جار کا مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل، راجع بسوئے مبتداء اس کا

فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ف جزائیہ....اِجْلِدُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل....كُلَّ مضاف....وَاحِدٍ، موصوف....مِنْ، حرف جار....هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر و مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٍ محذوف کا ظرف مستقر....ثَابِتٍ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ....كُلَّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِجْلِدُوْا فعل کا مفعول بہ....مِائَةَ ممیز مضاف....جَلْدَةٍ تمیز مضاف الیہ....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر حکما مفعول مطلق....اِجْلِدُوْا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جس کی شرط "اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَعَاقِبْتُمُوْهُمَا" مقدر....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نوٹ:۔

چونکہ شرط و جزا اور افعال ناقصہ کی تراکیب قواعد آگے صفحات میں مذکور ہیں، لھذا فی الحال شرط مذکورہ کی ترکیب سے احتراز کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

(10) جب لفظ "كُلّ" اور "بَعْض" ماقبل فعل مذکور کے مصدر کی جانب مضاف ہو کر مفعول مطلق کے قائم مقام ہو رہے ہوں۔ جیسے

(i) لَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ

ترکیب:۔

لَا تَمِيْلُوْا، صیغہ جمع مذکر حاضر، نہی حاضر معروف، اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....كُلَّ مضاف....الف لام برائے تعریف....مَيْلِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حکما مفعول مطلق....لَا تَمِيْلُوْا فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) سَعَيْتُ بَعْضَ السَّعْيِ

ترکیب:۔

سَعَيْتُ، صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....بَعْضَ مضاف....الف لام برائے تعریف....سَعْيِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حکما مفعول مطلق....سَعَيْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(10) جب مصدر، حروف اصلیہ کے اعتبار سے مفعول مطلق سے مطابقت رکھتا ہو۔ جیسے

وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُم مِّنَ الاَرْضِ نَبَاتاً

ترکیب:۔

و، عاطفہ.... اَللّٰہ اسم جلالت، مبتداء.... اَنْبَتَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... کُم ضمیر جمع مذکر حاضر، منصوب متصل، مفعول بہ.... مِن حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... اَرض مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... نَبَاتاً مفعول مطلق.... اَنْبَتَ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، ظرف لغو اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(11) جب مفعول مطلق کا عامل مصدر ہو۔ جیسے

فَرِحْتُ بِاجْتِهَادِكَ اِجْتِهَاداً حَسَناً

ترکیب:۔

فَرِحْتُ، صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... ب حرف جار.... اِجتِھَاد مصدر مضاف.... ک ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ، مصدر کا فاعل.... اِجتِهَاداً موصوف.... حَسَناً صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مصدر کا مفعول مطلق.... اِجتِھَاد مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر مجرور.... ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... فَرِحتُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(12) جب عبارت میں جداً آ جائے۔ جیسے

جَاءَ رَجُلٌ هُوَ عَظِيْمٌ جِدًّا

ترکیب:۔

جاء، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... رجل، موصوف.... ھو، ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے موصوف، مبتداء.... عظیم، صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... جِدًّا، موصوف محذوف "عَظْمَةً" کی صفت.... موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر صفت مشبہ کا مفعول

مطلق.... صفت مشبہ اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر رجل موصوف کی صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر جاء فعل کا فاعل.... جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق

(i) زَيْدٌ مُجْتَهِدٌ جِدًّا (ii) ضُرِبَ اللِّصُّ جِدًّا (iii) يَاأَخِيْ لَا تَتَكَلَّمْ جِدًّا

سبق نمبر......(18)

مفعول لہ کے قواعد

اس کے بارے میں ضروری قواعد انکو ابھی ذکر کر دیئے گئے ہیں۔ پہچان کا ضابطہ ماقبل میں مذکور ہوا۔ چنانچہ یہاں فقط ذکر ترکیب پر اکتفاء کیا جائے گا۔

☆0☆0☆0☆0☆0☆

مفعول لہ کی ترکیب

(1) قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ

ترکیب:۔

قُمْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل..... اِكْرَامًا مصدر.....لام حرف جار..... زَيْدٍ مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اِكْرَام مصدر کا ظرف لغو.....مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ..... قُمْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) سَمَّيْتُهُ بِهِدَايَةِ النَّحْوِ رَجَاءَ اَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِهِ الطَّالِبِيْنَ

ترکیب:۔

سَمَّيْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے "کتاب" مفعول بہ اول..... ب حرف جار زائد..... هِدَايَةِ مضاف..... الف لام برائے تعریف..... نَحْوِ مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی..... رَجَاءَ مضاف..... اَنْ مصدریہ..... يَهْدِيَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف..... اَللّٰهُ اسم جلالت، اس کا فاعل..... ب حرف جار..... ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "کتاب" مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر يَهْدِيَ فعل کا ظرف لغو..... الف لام برائے تعریف..... طَالِبِيْنَ مفعول بہ..... يَهْدِيَ فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر، مضاف الیہ..... رَجَاءَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول لہ..... سَمَّيْتُ فعل اپنے فاعل، دونوں مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (ii) سَافَرْتُ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ (iii) يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْ

اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ (۱۷) يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ (۷۰) اَلْمَرْاَةُ تَبْتَدِئُ مِنْ قُدَّامٍ اِلٰى خَلْفٍ خَشْيَةَ تَلْوِيْثِ فَرْجِهَا (۷۱) ضَرَبْتُ ابْنَ زَيْدٍ تَادِيْبًا

سبق نمبر......(19)

مفعول فیہ کے قواعد

ان کے بارے میں بھی ابتدائی ضروری باتیں النحو الکبیر میں بیان ہو چکیں، وہاں ملاحظہ کی جائیں، یہاں چند باتیں مزید یاد رکھیں۔

(1) حِیْنَئِذٍ ..اور.. یَوْمَئِذٍ ہمیشہ مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں۔ جیسے

فَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ ھٰذِہِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالاً (پس اس وقت یہ الفاظ، افعال ہوتے ہیں)

ان کی اصل "حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا ..اور.. یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا" ہے اور اِذْ جملے کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ پھر تخفیف کے لئے جملے کو حذف کر کے اس کی جگہ "اِذْ" پر تنوین عوض لگا دی جاتی ہے۔

(2) لفظ اَبَداً ماقبل فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنے گا۔ جیسے

اِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَداً

(3) بسا اوقات ظرف کی جگہ اس کا قائم مقام ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ چھ چیزیں ہو سکتی ہیں۔

(i) ایسا لفظ، جو ظرف کی جانب مضاف ہو اور کل یا بعض پر دلالت کرے۔ جیسے

مَشَیْتُ کُلَّ النَّھَارِ ...سَافَرْتُ رُبْعَ الْفَرْسَخِ ..ذَھَبْتُ بَعْضَ النَّھَارِ

(ii) ظرف کی صفت۔ جیسے

وَقَفْتُ طَوِیْلاً مِّنَ الْوَقْتِ ..اور.. جَلَسْتُ شَرْقِیَّ الدَّارِ

پہلی مثال میں اصل عبارت "وَقَفْتُ زَمَاناً طَوِیْلاً مِّنَ الْوَقْتِ" ..اور.. دوسری میں "جَلَسْتُ مَکَاناً شَرْقِیَّ الدَّارِ" ہے۔

(iii) اسم اشارہ۔ جیسے

مَشَیْتُ ھٰذَا الْیَوْمَ مَشْیاً مُتْعِباً

(میں آج کے دن ایسا چلا، جو تھکا دینے والا ہے)

(iv) ایسا عدد کہ "ظرف" جس کی تمیز واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

سَافَرْتُ ثَلاثِیْنَ یَوْماً ...سِرْتُ ثَلاثَۃَ فَرَاسِخَ ..مَشَیْتُ سِتَّۃَ اَیَّامٍ

(v) مصدر، جو ظرف کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے

سَافَرْتُ وَقْتَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

(vi) وہ لفظ کہ جس سے قبل "وقت" محذوف مانا جا سکے۔ جیسے

جِئْتُکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ

(4) جب "نَحْوَ" "سمت" والے معنی میں مستعمل ہو تو مفعول فیہ واقع ہوگا۔ جیسے

ذَھَبْتُ نَحْوَ الْمَسْجِدِ

(5) درج ذیل ظروف کو فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنائیں گے۔

(i) بَیْنَ... یا... بَیْنَمَا۔

ان میں اصل یہ ہے کہ یہ مکان کے لئے وضع کئے گئے ہیں، لیکن کبھی زمان کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے

جِئْتُ بَیْنَ الظُّھْرِ وَ الْعَصْرِ

(ii) اَیَّانَ:۔

اسم استفہام اور ظرف زمان ہے۔ جیسے

یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ؟

(iii) قَطُّ:۔

ظرف زمان ہے، ماضی کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

مَافَعَلْتُہٗ قَطُّ

(iv) عَوْضُ:۔

ظرف زمان ہے، مضارع کے بعد مستعمل ہے۔ جیسے

مَااَضْرِبُہٗ عَوْضُ

(v) اَنّٰی:۔

اسم استفہام اور ظرف مکان ہے۔ جیسے

یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا۔ اور... اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا

(vi) قَبْلُ بَعْدُ:۔

ظروف زمانیہ ہیں۔ جیسے

جِئْتُ قَبْلَ الظُّھْرِ۔ اور... اَکَلْتُ الطَّعَامَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ

(vii) لَدٰی، لَدُن:۔

ظروف زمان ومکان ہیں۔ کبھی مفرد کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے

سَافَرْتُ لَدُنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ... جَلَسْتُ لَدَیْکَ

اور کبھی جملے کی طرف۔ جیسے

اِنْتَظَرْتُکَ مِنْ لَدُنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلٰی اَنْ غَرَبَتْ

(viii) مَتٰی:۔

اسم استفہام اور ظرف زمان ہے۔ جیسے

مَتٰی جِئْتَ؟

(ix) اَیْنَ:۔

اسم استفہام اور ظرف مکان ہے۔ جیسے

اَیْنَ خَالِدٌ؟

کبھی اس سے قبل "مِن"۔۔یا۔"اِلٰی" بھی آجاتا ہے۔ جیسے

مِنْ اَیْنَ جِئْتَ؟...اور... اِلٰی اَیْنَ تَذْهَبُ؟

(x) هُنَا..اور..ثَمَّ:۔

یہ دونوں کسی مکان کی جانب اشارے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ هُنَا، سے مکان قریب، جب کہ ثَمَّ سے مکان بعید کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے۔ ثَمَّ، کے آخر میں کبھی تائے تانیث بھی لاحق ہوجاتی ہے۔ جیسے

ضَرَبْتُ زَیداً هُنَا..اور..اَعْطَیْتُ الْفَقِیْرَ دِرْهَماً ثَمَّه

(6) مَعاً، کبھی "مُجْتَمِعَیْنَ"۔۔یا۔۔"مُجْتَمِعِیْنَ" کی تاویل میں ہوکر حال اور کبھی مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے

تَنْصِبُهُمَا مَعاً......اِنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعاً مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِی الْحَقِیْقَةِ

پہلی مثال میں مفعول فیہ اور دوسری میں حال واقع ہو رہا ہے۔

(7) اِذْ، اِذَا، حَیْثُ، مُذْ اور مُنْذُ ہمیشہ جملے کی جانب مضاف ہوکر مفعول فیہ بنتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

اذ اور حیث:۔

یہ، جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں کی جانب مضاف ہوتے ہیں۔ نیز ان جملوں کو مصدر کی تاویل میں کر کے مضاف الیہ بنایا جاتا

ہے۔ جیسے

وَاذْکُرُوْا اِذْ کُنْتُمْ قَلِیْلاً ۔اور... وَاذْکُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ

اِجْلِسْ حَیْثُ یَجْلِسُ اَھْلُ الْعِلْمِ ۔اور... اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ

نوٹ:۔

اگر "حَیْثُ" کے بعد مفرد نظر آئے، جیسے

اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ

تو اس مفرد کو مبتداء بنائیں گے اور اس کی خبر محذوف نکالیں گے۔ چنانچہ ماقبل عبارت اصل میں یوں ہوگی،

اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ

﴿اذا﴾:۔

یہ خاص طور پر جملہ فعلیہ کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اذا رُکِّبَ مَعَ اَحَدٍ اَوِ اثْنَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ

نوٹ:۔

اس کی ترکیب کرتے ہوئے....(i) اذا کو مضاف اور اگلے جملے کو بعد ترکیب مضاف الیہ بنائیں گے۔ (ii) پھر اس مجموعے کو "ثَابِتٌ" اسم فاعل محذوف کا ظرف مستقر قرار دیں گے۔ (iii) پھر اسم فاعل کو اس کے فاعل اور ظرف مستقر سے ملا کر شبہ جملہ اسمیہ بناتے ہوئے، مبتدائے محذوف "ھذا" کی خبر بنائیں گے۔

﴿مذ اور منذ﴾:۔

جب انہیں بطور مضاف استعمال کیا جائے، اس وقت یہ مفعول فیہ ہوتے ہیں اور جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں کی جانب مضاف ہو سکتے ہیں۔ جیسے

مَارَأَیْتُکَ مُنْذُ سَافَرَ سَعِیْدٌ ...اور... مَااجْتَمَعْنَا مُنْذُ سَعِیْدٌ مُسَافِرٌ

مفعول فیہ کی ترکیب

(1) جب عبارت میں کوئی ظرف کا صیغہ واقع ہو۔جیسے

اَنَا ضَرَبْتُکَ یَوْمًا

ترکیب:۔

اَنَـا ،ضمیر واحد متکلم،مرفوع منفصل،مبتداء.....ضَـرَبْـتُ ،صیغہ واحد متکلم،اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز،اس کا فاعل.....کَ ضمیر واحد مذکر حاضر،منصوب متصل،مفعول بہ.....یَوْمًا ،مفعول فیہ....ضَرَبْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) جب عبارت میں اَبَدًا واقع ہو۔جیسے

اِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا

ترکیب:۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل.... لام حرف جار....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے" مَـن " (جو آیت میں ماقبل میں مذکور ہے)،ذوالحال....

نَارَ مضاف....جَهَنَّمَ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم مؤخر....خَالِدِیْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل،اس میں ھم ضمیر مرفوع متصل مستتر"بلحاظ معنیٰ" راجع بسوئے ذوالحال،اس کا فاعل.... فِیْ حرف جار.....ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے" نَارَ جَهَنَّمَ "،مجرور.... فِیْ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم فاعل کا ظرف لغو....اَبَـدًا اس کا مفعول فیہ....خَـالِـدِیْـنَ اسم فاعل اپنے فاعل،ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال....ہٗ ضمیر مجرور ذوالحال،اپنے حال سے مل کر لام حرف جار کا مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" ثَابِتَةٌ "مقدر کا ظرف مستقر....ثَابِتَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے اسم مؤخر(نَـارَ جَهَنَّمَ)،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم....اِنَّ حرف مشبہ فعل،اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ (ii) اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا (iii) لَنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا (iv) لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا (v) یَجْلِسُ زَیْدٌ فَوْقَ السَّرِیْرِ (vi) اَلْمَسْجِدُ یَقَعُ اَمَامَ الدُّکَّانِ (vii) اَلْقِطَّةُ تَاْکُلُ الْفَارَ خَلْفَ الْجِدَارِ (viii) زَیْنَبُ قَامَتْ وَرَاءَ الشَّجَرِ (ix) اَلْکِتَابُ یُفْتَحُ عِنْدَ زَیْدٍ (x)

تَقْضِی الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ الصَّوْمَ دُوْنَ الصَّلٰوۃِ

☆☆☆☆☆

(3) جب عبارت میں حینئذ واقع ہو۔جیسے

فَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ ھٰذِہِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالاً

ترکیب:۔

﴿ف﴾ تفریعیہ....﴿حین﴾ مضاف....﴿اذ﴾ مضاف الیہ،مضاف....﴿تنوین﴾ عوض جملہ مضاف الیہ محذوف....اذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ محذوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا حین مضاف کا....حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم....﴿تکون﴾ صیغہ واحد مؤنث غائب،فعل مضارع مثبت معروف،از افعال ناقصہ....﴿ھذہ﴾ موصوف....الف لام برائے تعریف....﴿الفاظ﴾ صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر تکون کا اسم....﴿افعالا﴾ اس کی خبر.... تکون فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) عَرَضْنَا جَھَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْکَافِرِیْنَ عَرْضاً (ii) اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذٍ لِلّٰہِ

(iii) فَیَوْمَئِذٍ لَا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِہٖ اِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ (iv) وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ

☆☆☆☆☆

(4) جب عبارت میں معاً مفعول فیہ واقع ہو۔جیسے

تَنْصِبُھُمَا مَعاً

ترکیب:۔

﴿تنصب﴾ صیغہ واحد مؤنث غائب،فعل مضارع مثبت معروف....اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے "افعال قلوب" اس کا فاعل....﴿ھما﴾ ضمیر تثنیہ مذکر غائب،منصوب متصل،راجع بسوئے "المبتداء والخبر" مفعول بہ....﴿معا﴾ مفعول فیہ....﴿تنصب﴾ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(5) جب عبارت میں معاً حال واقع ہو۔جیسے

اِنَّ مَضْمُوْنَھُمَا مَعاً مَفْعُوْلٌ بِہٖ فِی الْحَقِیْقَۃِ

ترکیب:۔

﴿ان﴾ حرف مشبہ بالفعل....﴿مضمون﴾ مضاف....﴿ھما﴾ ضمیر تثنیہ مذکر غائب،مجرور متصل،راجع

بسوئے "المفعولین" مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال.... ﴿معاً﴾ مُجتَمِعَین کی تاویل میں ہو کر حال... ذوالحال اپنے حال سے مل کران کا اسم.... ﴿مفعول﴾ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول.... ﴿ب﴾ حرف جار.... ﴿ہ﴾ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف محذوف "شَیْئَۃ"، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر باعتبار محل بعید نائب الفاعل.... ﴿فی﴾ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... ﴿حقیقۃ﴾ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم مفعول کا ظرف لغو...."مفعول" اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کران کی خبر.... انّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) یَجِیْءُ زَیْدٌ وَعَمْرٌو مَعاً (ii) ضُرِبَ تِلْمِیْذَانِ مَعاً (iii) أَکَلَ الضَّیْفَانِ مَعاً

(iv) هَلَکَ رَجُلَانِ مَعاً فِی الْقِطَارِ (v) بَکَی الصَّبِیَّانِ مَعاً لِلَّبَنِ (vi) نَظَرْنَا مَعاً إِلَی السُّوْقِ

☆☆☆☆☆

(6) جب عبارت میں ظرف کی جگہ اس کے قائم مقام کے طور پر ایسا لفظ ذکر کیا جائے، جو ظرف کی جانب مضاف ہو اور کل یا بعض پر دلالت کرے۔ جیسے

مَشَیْتُ کُلَّ النَّهَارِ

ترکیب:۔

مَشَیْتُ، صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... کُلَّ، مضاف.... الف لام برائے تعریف.... نَهَار مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.... مَشَیتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(7) جب عبارت میں ظرف کی جگہ قائم مقام کے طور پر اس کی صفت ذکر کی جائے۔ جیسے

وَقَفْتُ طَوِیْلاً مِّنَ الْوَقْتِ

ترکیب:۔ (اصل عبارت "وَقَفْتُ زَمَاناً طَوِیْلاً مِّنَ الْوَقْتِ") ہے۔ چنانچہ اس میں،

وَقَفْتُ، صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... زَمَاناً، موصوف.... طَوِیْلاً، صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... مِن، حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... وَقْت، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... طَوِیْلاً، صفت مشبہ اپنے ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو

کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ.....وَقَفتُ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(8) جب عبارت میں ظرف کی جگہ قائم مقام کے طور پر اسم اشارہ ذکر کیا جائے۔ جیسے

مَشَيْتُ هٰذَا الْيَوْمَ مَشْيًا مُتْعِبًا

ترکیب:۔

مَشَيْتُ ،صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل..... هٰذَا ، اسم اشارہ، موصوف.....الف لام برائے تعریف.....یوم ،صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ.....مَشْيًا موصوف.....مُتْعِبًا ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ہو راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق.....مَشَيْتُ ،فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(9) جب عبارت میں ظرف کی جگہ قائم مقام کے طور پر ایسا عدد ذکر کیا جائے کہ ظرف اس کی تمیز واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

سَافَرْتُ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

ترکیب:۔

سافرت ،صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل..... ثلاثین ،ممیز.....یومًا اس کی تمیز.....ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول فیہ.....سافرت ،فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(10) جب عبارت میں ظرف کی جگہ قائم مقام کے طور پر ایسا مصدر ذکر کیا جائے، جو ظرف کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے

سَافَرْتُ وَقْتَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

ترکیب:۔

سافرت ،صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.....وَقت ،مضاف.....طُلُوع ،مضاف الیہ مضاف.....الف لام برائے تعریف.....شمس ،مضاف الیہ.....طُلُوع ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف کا مضاف الیہ.....وَقت ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.....سافرت ،فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(11) جب عبارت میں ظرف کی جگہ قائم مقام کے طور پر ایسا لفظ ذکر کیا جائے کہ جس سے قبل "وقت" محذوف مانا جا سکے۔ جیسے

جِئْتُکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ

ترکیب:۔

جئــــــت ،صیغہ واحد متکلم،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....ک ،ضمیر،واحد مذکر حاضر،منصوب متصل،مفعول بہ.....صلوۃ ،مضاف.....الف لام برائے تعریف.....عصـر،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "وقت"محذوف مضاف کا مضاف الیہ....وقت ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ....جئت فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(12) جب لَدٰی یا لَدُنْ ظرف واقع ہو رہے ہوں اور جملے کی جانب مضاف ہوں۔جیسے

اِنْتَظَرْتُکَ مِنْ لَدُنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلٰی اَنْ غَرَبَتْ

ترکیب:۔

انتـظـــرت ،صیغہ واحد متکلم،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....ک ،ضمیر،واحد مذکر حاضر،منصوب متصل،مفعول بہ....من ،حرف جار....لـدن ،مضاف....طـلـعـت ،صیغہ واحد مؤنث غائب،فعل ماضی مثبت معروف....الف لام برائے تعریف....شـمـس ،فاعل....الی ،حرف جار....ان ،مصدریہ....غربت ،صیغہ واحد مؤنث غائب،فعل ماضی مثبت معروف ....اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے الشـمـس،اس کا فاعل....غـربـت ،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر طـلـعـت فعل کا ظرف لغو....طـلـعـت ،فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ....لدن ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....من ،حرف جار اپنے مجرور سے مل کر انتظرت فعل کا ظرف لغو.... انتظرت،فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(13) جب حیث ظرف واقع ہو رہا ہو اور جملے کی جانب مضاف ہو۔جیسے

اِجْلِسْ حَیْثُ یَجْلِسُ اَهْلُ الْعِلْمِ

ترکیب:۔

اجـلـــس ،صیغہ واحد مذکر حاضر،فعل امر حاضر معروف....اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل....حیـث ،مضاف....یـجـلـــس ،صیغہ واحد مذکر غائب،فعل مضارع مثبت معروف....اَهـلُ ،مضاف....الف لام برائے تعریف....عـلـم

،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.....یجلس فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ.....حیث ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اجلس فعل کا مفعول فیہ.....اجلس فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اُقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ (ii) اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

(iii) وَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ

☆☆☆☆☆

(14) جب" اِذًا "مفعول فیہ واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اِذًا رُكِّبَ مَعَ اَحَدٍ اَوِ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ

ترکیب:۔

اذا ،مضاف.....رکب ،صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت مجہول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے لفظ" عشرو عشرون الخ"، اس کا نائب الفاعل.....مع ،مضاف.....احد ،معطوف علیہا اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.....فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ.....اذا ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر" ثابت " محذوف کا ظرف مستقر.....ثابت ،اسم فاعل (حسب سابق) اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے محذوف" ھذا" کی خبر.....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(15) جب" مُذْ یا مُنْذُ "مفعول فیہ واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

مَارَاَيْتُكَ مُذْ سَافَرَ سَعِيْدٌ

ترکیب:۔

مارأیت ،صیغہ واحد متکلم فعل ماضی منفی معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.....ک ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب متصل، مفعول بہ.....مذ ،مضاف.....سافر ،صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.....سعید ،اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ.....مذ ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ماراَیت فعل کا مفعول فیہ.....ماراَیت ،فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(16) جب "اِذْ" مفعول فیہ واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا

ترکیب:۔

و، عاطفہ.... اذکروا، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف، اس میں واو ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... اذ، مضاف.... کنتم، صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ.... اس میں تم ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا اسم.... قلیلا، صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ (حسب سابق) شبہ جملہ سمیہ ہو کر فعل ناقص کی خبر.... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مصدر مضاف الیہ.... اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.... اذکروا، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ:۔

(i) باقی ظروف کی تراکیب کو مذکورہ تراکیب کی روشنی میں کرنے کی کوشش کیجئے۔

(ii) سوالیہ جملوں کی ترکیب ان شاء اللہ عزوجل حروف و اسمائے استفہام کے تحت درج کی جائے گی۔

سبق نمبر......(20)

مفعول معہ کے قواعد

اس کے بارے میں اکثر ضروری باتیں "النحو الکبیر" میں بیان کردی گئیں، یہاں چند باتیں مزید ذہن نشین فرمائیں۔

(1) واؤ کے مابعد اسم پر "مفعول معہ" ہونے کی حیثیت سے نصب پڑھنے کی تین شرائط ہیں۔

(i) وہ اسم فضلہ ہو یعنی جملہ اس کے بغیر بھی مکمل ہوسکتا ہو۔ جیسے

سَافَرَ زَیْدٌ عَلَی الْجَمَلِ وَاللَّیْلَ

اس مثال میں "اللَّیْلَ" کے بغیر بھی جملے کا مکمل ہونا مخفی نہیں۔

(ii) واؤ سے قبل جملہ ہو، کوئی مفرد نہ ہو۔ جیسا کہ ماقبل مثال میں ہے۔ اگر ماقبل مفرد ہو، تو اب یہ معطوف ہے، معطوف علیہ کے مطابق اعراب قبول کرے گا۔ جیسے

زَیْدٌ وَخَلِیْلٌ ضُرِبَا

(iii) یہ واؤ بمعنی مع ہو۔ چنانچہ اگر کسی قرینے کے باعث اس کا واو عطف .. یا .. واو حالیہ ہونا ثابت ہو جائے، تو اب وہ اسم مفعول معہ نہ ہوگا۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ قَبْلَهٗ

جَاءَ زَیْدٌ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ

نوٹ:۔

(i) پہلی مثال میں "قبلہ" کا لفظ واؤ کے عاطفہ ہونے پر اور دوسری میں جملہ "الشمس طالعة" واؤ کے حالیہ ہونے پر بالکل واضح قرینہ ہے۔

(ii) اگر ان تین شرائط میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے، تو واؤ عاطفہ اور اس کا مابعد معطوف کہلائے گا۔

(2) جب کسی جملے میں دو چیزوں کے درمیان واؤ نظر آئے، تو اولاً غور کریں کہ واؤ کے مابعد کا ماقبل پر عطف ڈالنے کی صورت میں معنی کا فساد لازم آرہا ہے یا نہیں۔ اگر فساد لازم آتا ہو، تو یہ واؤ بمعنی مع ہے، اس کے مابعد کو منصوب پڑھنا واجب ہوگا۔ جیسے

سَافَرَ زَیْدٌ عَلَی الْجَمَلِ وَاللَّیْلَ

(زید نے اونٹ پر رات کے ساتھ یعنی رات میں سفر کیا۔)

نوٹ:۔

یہاں "اللیل" کا "زید" .. یا .. "الجمل" پر عطف کا درست نہ ہونا بالکل واضح ہے۔ کیونکہ معطوف علیہ کا قاعدہ ہے کہ اس کی

جگہ معطوف کا رکھنا درست ہوتا ہے۔مذکورہ مثال میں زید کی جگہ لیل کا ذکر کیا جائے تو معنی درست نہیں رہتا۔

یونہی اللہ تعالی کا فرمان عالیشان ہے،

"وَالَّذِینَ تَبَوَّءُ وُالدَّارَوَالاِیْمَانَ

(اور وہ جو گھروں کے قسموں کے ساتھ ٹھکانہ بناتے ہیں)

نوٹ:۔

فسادِ معنی واضح ہے کیونکہ گھروں کو ٹھکانہ بنایا جاتا ہے، نہ کہ قسموں کو۔لھذا ایمان کا مفعول معہ ہونا متعین ہوگیا۔

(3) کبھی مفعول معہ کا عامل مقدر ہوتا ہے۔یہ ما اور کیف استفہامیہ کے بعد ہوگا۔جیسے

مَااَنْتَ وَخَالِدًا؟....مَالَکَ وَسَعِیْدًا ؟.... کَیْفَ اَنْتَ وَالسَّفَرَغَدًا؟

ان میں سے پہلی مثال کی اصل "مَا تَکُوْنُ وَخَالِدًا ؟ "....دوسری کی "مَا حَاصِلٌ لَکَ وَسَعِیْدًا؟ "...اور... تیسری

کی "کَیْفَ تَکُوْنُ وَالسَّفَرَ غَدًا؟" ہے۔

نوٹ:۔

مذکورہ استفہامیہ جملوں کی تراکیب "حروف واسمائے استفہام" کے سبق میں ملاحظہ فرمائیں۔

مفعول معہ کی ترکیب

(1) جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

ترکیب:۔

جَاءَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف... الف لام برائے تعریف.... بَرْدُ فعل کا فاعل....واؤ حرف عطف بمعنی مع ...الف لام برائے تعریف..... جُبَّاتِ مفعول معہ..... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) جِئْتُ اَنَا وَزَیْدًا

ترکیب:۔

جِئْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، مؤکد.... اَنَا ضمیر واحد متکلم، مرفوع منفصل، تاکید.... مؤکد، اپنی تاکید سے مل کر فاعل.... و حرف عطف بمعنی مع.... زَیْدًا مفعول معہ..... جِئْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ (ii) مَاتَ زَیْدٌ وَالْکَلْبَ (iii) ذَهَبْتُ اُمِّیْ وَاُخْتِیْ

(iv) رَأَیْتُ الْاَسَدَ وَالْفِیْلَ (v) سَقَطَ الصَّبِیُّ وَالشَّجَرَ (vi) ضَرَبَ زَیْدٌ وَبَکْرًا

(vii) سَافَرَ زَیْدٌ عَلَی الْجَمَلِ وَاللَّیْلَ

سبق نمبر......(21)

ذوالحال وحال کے قواعد

آپ ماقبل میں پڑھ چکے ہیں کہ

(1) اگر کوئی صفت کا صیغہ حالتِ نصبی میں نظر آئے، تو اسے پیچھے کے لئے حال بنائیں گے، بشرطیکہ اس کے ماقبل کوئی اسم نکرہ نہ ہو۔ جیسے

رَأَيْتُ زَيْدًا رَاكِبًا

اور (2) یہ بھی کہ اگر کوئی مصدر، نہ تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کے لئے سبب واقع ہو رہا ہو تو اسے اسم فاعل.. یا.. اسم مفعول کی تاویل میں لے کر حال بنایا جائے گا۔ جیسے

اَرْسَلَهُ اللّٰهُ هُدًى

نیز "النحو الکبیر" میں بیان کیا گیا کہ

(3) حال کبھی صرف فاعل کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے مثال مذکور۔

کبھی مفعول کی۔ جیسے

ضَرَبْتُ بَكْرًا مَشْدُوْدًا

اور کبھی دونوں کی۔ جیسے

لَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ

اب چند مزید باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

(4) ضروری نہیں کہ حال ہمیشہ صفت کا صیغہ ہی ہو، بلکہ اسم جامد کو بھی حال بنایا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ

(i) وہ اسم جامد کسی وصف مشتق کے معنی پر مشتمل ہو۔ جیسے

عَدَا خَلِيْلٌ غِزَالًا

(زید ہرن کی سی حالت میں (یعنی تیزی کے ساتھ) لوٹا)

نوٹ:۔

یہاں "غِزَالًا"، مُسْرِعًا كَالْغِزَالِ کے معنی میں ہے۔

(ii) وہ اسم جامد تشبیہ پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے

وَضَحَ الْحَقُّ شَمْسًا (حق سورج کی طرح واضح ہو گیا)

نوٹ:۔

یہ عبارت "وَضَحَ الحَقُّ مُنِیراً کَالشَّمسِ" کے معنی میں ہے۔

(iii) وہ اسم جامد کسی ایسے فعل پر دلالت کر رہا ہو، جس میں دو افراد اس طرح شریک ہوں کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔ جیسے

بِعْتُکَ الْفَرَسَ یَداً بِیَدٍ

(میں نے تجھے گھوڑا بیچا اس حال میں کہ ہم دونوں قبضہ کرنے والے ہیں۔[یعنی متکلم ثمن پر اور مخاطب گھوڑے پر]۔)

کَلَّمْتُہٗ فَاہُ اِلٰی فِیَّ

(میں نے اس سے بالمشافہ کلام کیا یا میں نے اس سے اس حال میں کلام کیا کہ اس کا منہ، میرے منہ کی طرف تھا)

نوٹ:۔

پہلی مثال میں "یَداً بِیَدٍ"، مُتَقَابِضَینِ اور دوسری میں "فَاہُ اِلٰی فِیَّ"، مُتَشَافِھَینِ کے معنی میں ہے۔

(iv) وہ اسم جامد، ترتیب پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے

دَخَلَ الْقَوْمُ رَجُلاً رَجُلاً (قوم ترتیب وار داخل ہوئی)

قَرَأْتُ الْکِتَابَ بَاباً بَاباً (میں نے کتاب کو ترتیب وار پڑھا)

نوٹ:۔

پہلی مثال میں "رَجُلاً رَجُلاً"، مُتَرَتِّبِینَ اور دوسری میں "بَاباً بَاباً"، مُتَرَتِّباً کے معنی میں ہو کر حال ہے۔

(4) بسا اوقات اسم جامد، بغیر کسی تاویل کے بھی حال بن جاتا ہے۔ یہ سات مقام پر ہو سکتا ہے۔

(i) جب اسم جامد موصوف بن رہا ہو۔ جیسے

اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰناً عَرَبِیّاً

(ہم نے اسے نازل کیا، اس حال میں کہ یہ عربی قرآن ہے)

فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَراً سَوِیّاً

(تو وہ اس کے لئے ظاہر ہوا، اس حال میں کہ ایک تندرست آدمی تھا)

(ii) جب وہ قیمت مقرر کرنے کے معنی پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے

اِشْتَرَیْتُ الثَّوْبَ ذِرَاعاً بِدِیْنَارٍ

(میں نے اس کپڑے کو خریدا اس حال میں کہ اس کا ایک ذراع، ایک دینار کے برابر ہے۔)

(iii) جب عدد پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے

فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

(تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا، اس حال میں چالیس راتوں کا تھا)

(iv) جب اس اسم جامد سے اسم تفضیل حال بن رہا ہو۔ جیسے

خَالِدٌ غُلَامًا اَحْسَنُ مِنْهُ رَجُلًا

(خالد اس حال میں کہ غلام ہے اس سے ایک مرد بہتر ہے)

(v) جب یہ اسم جامد، ذوالحال کی کسی نوع پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے

هٰذَا مَالُكَ ذَهَبًا (یہ سونے کی حالت میں تیرا مال ہے)

(vi) جب یہ اسم جامد، ذوالحال کی فرع واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

هٰذَا ذَهَبُكَ خَاتِمًا (یہ انگوٹھی کی حالت میں تیرا سونا ہے)

وَتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا

(اور تم پہاڑ تراشتے ہو اس حال میں کہ وہ گھر ہیں)

(vii) جب یہ اسم جامد، ذوالحال کی اصل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

هٰذَا خَاتَمُكَ ذَهَبًا

(5) اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے

زَيْدٌ مِّنْهُمْ طَوِيْلٌ

تو پہلے معرفہ کو ذوالحال یا موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے، پھر یہ ذوالحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔
چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً "زَيْدٌ" کو ذوالحال یا موصوف اور "مِّنْهُمْ" کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور "طَوِيْلٌ" کو خبر قرار دیں گے۔

نوٹ:۔

یہ قاعدہ جار مجرور کے بیان میں ذکر کر دیا گیا تھا، لیکن موضوع کی مناسبت کے باعث یہاں دوبارہ ذکر مناسب معلوم ہوا۔ اس پر وارد ہونے والا اعتراض اور اس کا جواب وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(6) اسم صفت درج ذیل چیزوں سے حال واقع ہو سکتا ہے۔

فاعل سے۔ جیسے

رَجَعَ الغَائِبُ سَالِماً (غائب، سلامتی کی حالت میں لوٹ آیا)

نائب الفاعل سے۔ جیسے

تُؤكَلُ الفَاكِهَةُ نَاضِجَةً (پھل، پکی ہوئی حالت میں کھایا جاتا ہے۔)

مبتداء سے۔ جیسے

أنْتَ مُجْتَهِداً أخِيْ (تو محنت کرنے کی حالت میں میرا بھائی ہے۔)

خبر سے۔ جیسے

هٰذَا الْهِلَالُ طَالِعاً (یہ چاند نکلنے کی حالت میں ہے۔)

مفعول بہ سے، جیسے

لاَ تَأْكُلِ الْفَاكِهَةَ فِجَّةً (پھل کچی حالت میں مت کھا۔)

مفعول مطلق سے، جیسے

تَعِبْتُ التَّعْبَ شَدِيْداً (میں تھک گیا، ایسا تھکنا جو شدید تھا۔)

مفعول فیہ سے، جیسے

صُمْتُ الشَّهْرَ كَامِلاً (میں نے پورے ایک مہینے روزے رکھے۔)

مفعول لہ سے، جیسے

اِفْعَلِ الْخَيْرَ مَحَبَّةَ الْخَيْرِ مُجَرَّدَةً عَنِ الرِّيَاءِ

(تو بھلائی کر، بھلائی سے محبت کی بناء پر اس حال میں کہ وہ ریاء سے خالی ہو۔)

مفعول معہ سے، جیسے

لاَ تَسِرْ وَاللَّيْلَ دَاجِياً

(تو ایسی رات کے ساتھ سفر نہ کر جو تاریکی کی حالت میں ہو۔)

مضاف الیہ سے۔

لیکن یہ دو شرائط کے ساتھ ہے۔

(ا) وہ مضاف الیہ معنوی یا تقدیری اعتبار سے فاعل یا مفعول واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

إلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعاً (اسی کی جانب تم سب کا لوٹنا ہے۔)...اور...

يُعْجِبُنِيْ تَأْدِيْبُ الْغُلَامِ صَغِيْرًا

(مجھے صغیر غلام کو ادب سکھانا تعجب میں مبتلاء کرتا ہے۔)

نوٹ:۔

پہلی مثال میں "کُمْ" ضمیر، لفظاً مرجع کا مضاف الیہ اور معنوی اعتبار سے فاعل ہے۔ جب کہ دوسری میں "اَلْغُلَام" تادیب مصدر کا مضاف الیہ اور مفعول ہے۔

(ii) مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ قائم کرنا درست ہو یعنی اگر مضاف کو حذف کر لیا جائے تب بھی عبارت کے معنی میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔

(۱) مضاف، حقیقۃً مضاف الیہ کا جزء ہو۔ جیسے

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

نوٹ:۔

اس مثال میں لحم، اخیہ کا جزء حقیقی ہے۔

(۲) یا مضاف، مضاف الیہ کا جزء حقیقی تو نہ ہو، لیکن اس کے جزء کی مانند ہو۔ جیسے

اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا

نوٹ:۔

ملت یا مذہب، انسان کے ایک جزء کی مثل ہوتا ہے۔ کیونکہ اکثر اس سے جدا نہیں ہوتی۔

(7) اللہ، اسم جلالت کے بعد بطور صفت بیان کردہ افعال، اسم جلالت سے حال واقع ہوتے ہیں۔ جیسے

اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ... اور ... اَللّٰهُ تَعَالٰى

یہاں "عَزَّوَجَلَّ" اور "تَعَالٰى" اسم جلالت سے حال واقع ہو رہے ہیں۔

(8) ذوالحال کے لئے مفعول صریح [1] ہونا ضروری نہیں، بواسطہ حرف جار مفعول غیر صریح بھی ذوالحال واقع ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں ذوالحال چاہے نکرہ ہو، حال کو اس سے مقدم کرنا واجب نہیں۔ جیسے

اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدًا

نوٹ:۔ اس میں "مَعْنًى" ذوالحال اور "مُفْرَدًا" اس سے حال ہے۔

(9) درج ذیل صورتوں میں ذوالحال، نکرہ ہونے کے باوجود حال سے مقدم رہتا ہے۔

[1]:۔ مفعول صریح وغیر صریح کی مکمل بحث مفعول بہ کے مخصوص قواعد کے تحت گزر گئی۔ ۱۲ منہ

(i) جب ذوالحال استفہام کے بعد واقع ہو۔ جیسے

أَجَاءَكَ أَحَدٌ رَاكِبًا؟

(ii) جب ذوالحال موصوف یا مضاف بن رہا ہو۔ جیسے

جَاءَ نِيْ صَدِيْقٌ حَمِيْمٌ طَالِبًا مَعُوْنَتِيْ

(میرے پاس میرا گہرا دوست، میری مدد طلب کرنے کی حالت میں آیا)

مَرَّتْ عَلَيْنَا سِتَّةُ أَيَّامٍ شَدِيْدَةً (ہم پر چھ شدید دن گزرے)

(10) جب واؤ سے شروع ہونے والا جملہ حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

(یا اس کی مثل جو ایک ایسی بستی پر سے گزرا، جو اپنی چھتوں کے بل الٹی پڑی تھی)

(11) اگر جملہ حالیہ واؤ سے شروع نہ ہو رہا ہو تو اب حال کو مقدم و مؤخر کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ جیسے

جَاءَ خَلِيْلٌ يَحْمِلُ كِتَابَهُ

جَاءَ يَحْمِلُ كِتَابَهُ خَلِيْلٌ

(12) جب جملہ حال واقع ہو رہا ہو تو اس میں ایک ایسی شے کا ہونا ضروری ہے، جو ذوالحال اور حال میں تعلق پیدا کرے۔ اسے رابطہ کہتے ہیں۔ یہ کبھی فقط ضمیر، کبھی فقط واؤ اور کبھی واؤ اور ضمیر کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جیسے

جَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ

(وہ شام کے وقت اپنے والد کے پاس اس حال میں آئے کہ رو رہے تھے)

لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخٰسِرُوْنَ

(اگر اسے بھیڑیا کھا جائے، اس حال میں کہ ہم ایک جماعت ہیں تو بے شک اس وقت تو ہم کسی کام کے نہیں)

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوْفٌ

(وہ اپنے گھروں سے اس حال میں نکلے کہ ہزاروں کی تعداد میں تھے)

نوٹ:۔

واؤ سے شروع ہونے والے جملہ حالیہ کی پہچان کا ضابطہ یہ ہے کہ اس واؤ کو ہٹا کر "إِذْ" کالانا درست ہو۔ جیسے جِئْتُ وَالشَّمْسُ تَغِيْبُ کو "جِئْتُ إِذِ الشَّمْسُ تَغِيْبُ" پڑھنا بھی درست ہے۔

(13) اگر جملہ فعلیہ میں ظرف یا جار مجرور واقع ہوں اور فعل یا کسی اور کلمے سے ان کا تعلق ظاہر نہ ہو تو انہیں کسی کے متعلق کر کے

فاعل یا مفعول سے حال بنائیں گے۔ جیسے

رَأَیْتُ الْهِلَالَ بَیْنَ السَّحَابِ (میں نے چاند کو بادل کے درمیان دیکھا)

نَظَرْتُ الْکَلْبَ عَلَی السَّقْفِ (میں نے چھت پر سے کتے کو دیکھا)

نوٹ:۔

پہلی مثال میں "بَیْنَ السَّحَابِ" کا متعلق "مُسْتَقِرًا" نکالیں گے اور وہ "الْهِلَالَ" سے حال ہوگا۔ جب کہ دوسری مثال میں "عَلَی السَّقْفِ" کا متعلق "مَوْجُوْدًا" نکالیں گے اور وہ "تُ" ضمیر سے حال ہوگا۔

(14) اگر ذوالحال سے قبل حرف جار زائد ہو تو حال کو اس سے مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسے

مَاجَاءَ رَاکِبًا مِنْ اَحَدٍ

(15) کبھی حال، ذوالحال اور عامل دونوں سے جوازی طور پر مقدم ہو جاتا ہے۔ جیسے

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ۔ (القمر۔۷)

(16) اگر اسم اشارہ ماقبل کے لئے فاعل یا مفعول بن رہا ہو، تو اسے ذوالحال اور جملے کو حال بنائیں گے۔ جیسے

ضَرَبْتُ هٰذَا وَهُوَ رَاکِبٌ

(17) بسا اوقات حال محذوف ہوتا ہے۔ اس وقت سیاق و سباق سے اندازہ کرکے حال متعین کیا جاتا ہے۔ جیسے

وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ۔ (رعد۔۲۳)

نوٹ:۔

یہاں "سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ" سے پہلے "قَائِلِیْنَ" محذوف ہے اور یہ "یَدْخُلُوْنَ" کی واؤ ضمیر سے حال واقع ہو رہا ہے۔

(18) یونہی اگر کسی مقام پر ذوالحال کی تعیین میں دقت پیش آرہی ہو تو معنی کا دھیان رکھتے ہوئے غور کریں، ہو سکتا ہے وہ محذوف ہو۔ جیسے

اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا۔ (الفرقان۔۴۱)

نوٹ:۔

یہاں "رَسُوْلًا" حال ہے، لیکن ذوالحال کی تعیین دشوار ہے۔ چنانچہ غور کریں، تو معلوم ہوگا کہ "بَعَثَ" کے بعد مفعول کی ضمیر "ہ" محذوف اور ذوالحال ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی: "بَعَثَهُ اللّٰهُ رَسُوْلًا"۔

(19) اگر کسی مقام پر اکیلا صیغہ صفت حالت نصبی میں نظر آئے۔ جیسے

هَنِیْئًا لَکَ (مبارک ہو تیرے لئے)...اور...مَاْجُوْرًا (اجر دی ہوئی حالت میں)

تو اسے، باعتبار قرینہ عبارت محذوفہ نکال کر حال بنائیں گے۔ چنانچہ اصل عبارات یہ ہوں گی: "ثَبَتَ لَکَ الشَّیْءُ هَنِیْئاً" ...اور..."رَجَعْتَ مَاجُوْراً"۔

(20) کلام میں جب بھی "وَحدَهٗ" واقع ہو تو اسے "مُنفَرِداً" کی تاویل میں کر کے ماقبل سے حال بنائیں گے۔ جیسے

طَافَ زَیْدٌ وَحْدَهٗ

(21) مقام اختلاف میں "لفظ خِلافاً" کو "مُخَالِفاً" کی تاویل میں کر کے ماقبل فعل یا شبہ فعل کے فاعل و نائب الفاعل سے حال بنائیں گے۔ جیسے

هٰذَا مَسْمُوْعٌ مِنَ الْعَرَبِ خِلَافاً لِلْاَخْفَشِ

نوٹ:۔

یہاں "خِلافاً"، "مَسْمُوعٌ" کی ہو ضمیر سے حال واقع ہوگا۔

(22) اگر معرفہ کے بعد غیر آجائے، تو معرفہ کو ذوالحال اور غیر کو اس کے مضاف الیہ سے ملا کر حال بنائیں گے۔ جیسے

اَنَا دَخَلْتُ فِیْ بَیْتِ زَیْدٍ غَیْرَ عَارِیَةٍ

(میں زید کے عاریت والے گھر کے علاوہ گھر میں داخل ہوا۔)

اس میں "بَیْتِ زَیْدٍ" ذوالحال اور "غَیْرَ عَارِیَةٍ" حال ہے۔

(23) بسا اوقات "اَیٌّ" معنی کمال پر دلالت کرتا ہے، اسے "اَیٌّ کمالیہ" کہتے ہیں۔ جب یہ نکرہ کے بعد واقع ہو، جیسے

خَالِدٌ رَجُلٌ اَیُّ رَجُلٍ

تو اس وقت نکرہ مذکور کی صفت واقع ہوگا اور عبارت "هُوَ کَامِلٌ فِیْ صِفَاتِ الرِّجَالِ" کے معنی میں ہوگی۔

اور اگر معرفہ کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے

مَرَرْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ اَیَّ رَجُلٍ

تو ایسی صورت میں اسے معرفہ سے حال بنائیں گے۔

(24) مَعاً، کبھی "مُجْتَمِعِیْنَ" کی تاویل میں ہو کر حال اور کبھی مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے

تَنفِیهُمَا مَعاً......اِنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعاً مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِی الْحَقِیْقَةِ

پہلی مثال میں مفعول فیہ اور دوسری میں حال واقع ہو رہا ہے۔

(25) "فَصَاعِداً" ہمیشہ عامل محذوف کے فاعل سے حال واقع ہوگا۔ چنانچہ

لَا یَقَعُ الْاَعْلَی الثُّلُثِ فَصَاعِداً

(اس کا وقوع ممکن نہیں ہوتا مگر تمییز یا زیادہ پر)

میں "فَصَاعِدًا" کی ترکیب کرتے ہوئے اصل عبارت یہ ہوگی۔

فَيَزْدَادُ الثَّمَنُ فَيَقَعُ هُوَ عَلَيْهِ صَاعِدًا

(26) لفظ "جَمِيْعًا" ہمیشہ حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے

جَاءَ التَّلَامِيْذُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا

نوٹ:۔

لفظ جَمِیْعًا ، تَلَامِیْذ سے حال واقع ہونے کے ساتھ ساتھ مزید تاکید کا فائدہ بھی دے رہا ہے۔

(27) اگر جار مجرور، عبارت کے درمیان میں (نہ کہ شروع میں) کسی اسم معرفہ کے بعد واقع ہوں تو انہیں کسی کے مُتَعَلِّق کر کے ماقبل کے لئے "حال"..یا.."صفت" بنائیں گے۔ جیسے

جَاءَ نِيْ زَيْدٌ مِّنْ شَرِيْفِ الْقَوْمِ لِلْاِسْتِقْرَاضِ

(زید جو شریف القوم میں سے ہے، میرے پاس قرض طلب کرنے کے لئے آیا۔)

نوٹ:۔

یہاں مِن شَرِیْفِ الْقَوْمِ کو مُتَعَلِّق محذوف سے ملا کر زَیْد سے حال..یا..صفت بنائیں گے۔

ذوالحال وحال کی ترکیبیں

(1) جب ذوالحال معرفہ ہو۔ جیسے

رَاَیْتُ زَیْدًا رَاکِبًا

ترکیب:۔

رَاَیْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل... زَیْدًا ذوالحال.... رَاکِبًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ.... رَاَیْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَلاَ تَعْثَوْا فِی الاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ (ii) فَرَجَعَ مُوسٰی اِلٰی قَوْمِہٖ غَضْبَانَ اَسِفًا (iii) فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَحْسُوْرًا (iv) وَجَاءَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ یَسْتَبْشِرُوْنَ (v) فَخَرَجَ مِنْھَا خَائِفًا (vi) وَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا

☆☆☆☆☆

(2) جب ذوالحال نکرہ ہو۔ جیسے

اَسْقَطَ زَیْدٌ مَشْدُوْدًا رَجُلاً

ترکیب:۔

اَسْقَطَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف۔ زَیْدٌ اس کا فاعل.... مَشْدُوْدًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال مؤخر، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال مقدم.... رَجُلاً ذوالحال مؤخر.... ذوالحال مؤخر اپنے حال مقدم سے مل کر مفعول بہ.... اَسْقَطَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(3) جب ایک اسم، فاعل ومفعول دونوں کی حالت بیان کرے۔ جیسے

لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ

ترکیب:۔

لَقِیۡتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، ذوالحال اول.... زَیۡدًا ذوالحال ثانی....رَاکِبَیۡنِ صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں ھُمَا ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اول وثانی تغلیباً [1] اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذوالحال اول اپنے حال سے مل کر لَقِیۡتُ فعل کا فاعل....اور....ذوالحال ثانی اپنے حال سے مل کر مفعول بہ.... لَقِیۡتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴾مشق﴿

(i) سَقَطَ بَاکِیاً صَبِیٌّ (ii) بِعۡتُ عَادِلاً رَجُلاً (iii) سَبَّ غَاضِباً رَجُلٌ (iv) رَجَعَ حَازِناً ضَعِیۡفٌ مِنَ السُّوۡقِ (v) رَأَیۡتُ مَالِحَةً مَرِیۡضَةً (vi) اَمۡحُوۡ مَکۡتُوۡباً لَفۡظاً (vii) دَخَلۡتُ اَنَا وَزَیۡدٌ فِی الدَّارِ ضَاحِکَیۡنِ (viii) ذَھَبَ زَیۡدٌ وَبَکۡرٌ اِلَی السُّوۡقِ شَاوِرَیۡنِ (ix) ضَحِکَتۡ زَیۡنَبُ وَھِنۡدٌ قَاعِدَتَیۡنِ فِی الۡحَدِیۡقَةِ

☆☆☆☆☆

(4) جب اسم جلالت کے بعد کوئی فعل بطور صفت بیان کیا جائے۔ جیسے

بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَنَا فِیۡہِ

ترکیب:۔

بَارَکَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... اَللّٰہُ اسم جلالت ذوالحال.... تَعَالٰی، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر بَارَکَ کا فاعل....لِ حرف جار....نَا ضمیر جمع متکلم، مجرور متصل، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر بَارَکَ فعل کا ظرف لغو اول.... فِیۡ حرف جار.... ہٖ، ضمیر، واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مجرور.... فِیۡ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی.... بَارَکَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہوا۔

﴾مشق﴿

(i) اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَنۡظُرُ کُلَّ شَیۡءٍ (ii) اَللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نَاظِرٌ (iii) اَللّٰہُ تَعَالٰی سَمِیۡعٌ

☆☆☆☆☆

(5) جب جملہ حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

رَأَیۡتُ جَامُوۡسًا وَھُوَ مَاتَ

[1]:۔ یہاں تغلیباً کی قید اس لئے بڑھائی کہ ذوالحال اول واحد متکلم کی ضمیر ہے، جس کے پیش نظر حال میں اس کی طرف راجع ہونے والی پوشیدہ ضمیر نَا ہونی چاہیے، جب کہ حال ثانی اسم ظاہر ہے، جو غائب کا حکم رکھتا ہے، چنانچہ اس کے پیش نظر حال کی راجع ضمیر ھو ہونی چاہیے لیکن غائب کو متکلم پر غلبہ دے کر دونوں کو ضمیر غائب تعبیر کیا گیا، تا کہ خلاف استعمال، ایک صیغے میں دو ضمیروں کا مستتر ہونا لازم نہ آئے۔ (الخیر بکیر ا)

ترکیب:۔

رَاَیتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... جَاءَنَا ذوالحال.... واو حالیہ.... ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے ذوالحال، مبتداء.... یَمُوتُ، صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... یَمُوتُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ.... رَاَیتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) جَاءَ زَیدٌ وَھُوَ ضَاحِکٌ (ii) سَقَطَتْ فَاطِمَۃُ وَھِیَ بَاکِیَۃٌ (iii) بَاعَ زَیدٌ وَبَکرٌ وَھُمَا مُشتَرِکَانِ (iv) وَرَاَیتَ النَّاسَ یَدخُلُونَ فِی دِینِ اللّٰہِ اَفوَاجًا (v) زَیدٌ یَسعٰی وَھُوَ یَخشٰی (vi) اَدعُوا رَبِّی وَلاَ اُشرِکُ بِہٖ اَحَدً (vii) فَانطَلَقُوا وَھُم یَتَخَافَتُونَ (viii) یَدعُونَ اِلَی السُّجُودِ وَھُم سٰلِمُونَ

☆☆☆☆☆

(6) جب کوئی اسم مجرور، ذوالحال واقع ہو۔ جیسے

اَلکَلِمَۃُ لَفظٌ وُضِعَ لِمَعنًی مُفرَدًا

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف.... کَلِمَۃ مبتداء.... لَفظٌ موصوف.... وُضِعَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل.... لام حرف جار.... مَعنًی ذوالحال.... مُفرَدًا، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور.... لام حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.. وُضِعَ فعل اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت.... لَفظٌ موصوف اپنی صفت سے مل کر ملفوظ کی تاویل میں ہوکر خبر۔.. کَلِمَۃ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) نَظَرتُ اِلٰی زَیدٍ مَشدُودًا (ii) جَاءَ اَشرَفُ اِلَی السُّوقِ مُزدَحِمًا (iii) نَحنُ نَمشِی اِلَی البَیتِ مُبَارِکًا

☆☆☆☆☆

(7) جب مصدر بطور حال استعمال کیا جائے۔ جیسے

طَافَ زَیْدٌ وَحْدَہٗ

ترکیب:۔

طَافَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.....زَیْدٌ ذوالحال.....وَحْدَ مضاف.....ہٗ ضمیر مجرور متصل، راجع بسوئے ذوالحال، مضاف الیہ.....وَحْدَہٗ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مُنْفَرِدًا کی تاویل میں ہوکر حال.....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.....طَافَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) جِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ (ii) اُذْکُرْ رَبَّکَ وَحْدَہٗ (iii) جَاءَ زَیْدٌ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ وَحْدَہٗ (iv) ضَرَبَ زَیْدٌ وَحْدَہٗ (v) مَاتَتِ الْاِمْرَاَۃُ وَحْدَھَا (vi) سَقَطَتِ الصَّبِیَّۃُ وَحْدَھَا

☆☆☆☆☆

(8) جب مصدر کو اسم فاعل کی تاویل میں لے کر حال بنایا جائے۔ جیسے

اَرْسَلَہُ اللّٰہُ ھُدًی

ترکیب:۔

اَرْسَلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.....ہٗ ضمیر منصوب متصل، راجع بسوئے ذات رسول اکرم ﷺ، مفعول بہ.....اسم جلالت ذوالحال.....ھُدًی مصدر بتاویل ھَادٍ.....ھَادٍ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال.....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.....اَرْسَلَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔

اس ترکیب میں ھُدًی کو اَرْسَلَ کے مفعول لہٗ ہونے کی بجائے بھی حال بنایا جا سکتا ہے۔

﴿مشق﴾

(i) جَعَلَ اللّٰہُ الْعَالَمَ اِظْھَارًا لِقُدْرَتِہٖ (ii) اَحْکَمَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ اِعْتِنَاءً شَانِہٖ (iii) اَللّٰہُ لَا یَنُوْمُ غِنَاءً عَنِ الْحَوَائِجِ الْبَشَرِیَّۃِ

☆☆☆☆☆

(9) جب عبارت میں ''خِلَافًا'' آجائے۔ جیسے

هٰذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ خِلَافًا لِلْاَخْفَشِ

ترکیب:۔ یہاں اصل عبارت یوں ہوگی: "هٰذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ اَقُوْلُ هٰذَا مُخَالِفًا لِلْاَخْفَشِ"

هٰذَا اسم اشارہ، مبتداء.... مَسْمُوْعٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا نائب الفاعل.... مِنْ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... عَرَبِ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم مفعول کا ظرف مستقر.... مَسْمُوْعٌ اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خِلَافًا مصدر، بمعنی "مُخَالِفًا" اسم فاعل.... لام حرف جار.... اَخْفَش مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "خِلَافًا" بمعنی "مُخَالِفًا" اسم فاعل کا ظرف مستقر.... خِلَافًا مصدر بمعنی مخالفا اپنے ظرف مستقر سے مل کر، ماقبل فعل محذوف "اَقُوْلُ" کی "انا" ضمیر سے حال....

اَقُوْلُ، صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر، ذوالحال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.... اس کے بعد هٰذَا بطور مقولہ محذوف.... اَقُوْلُ فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) هٰذَا يَقُوْلُ زَيْدٌ خِلَافًا لِعَمْرٍو (ii) اَنَا اُعْطِيْكَ خِلَافًا لَكَ

(iii) اَنْتَ تَذْهَبُ مَدْرَسَتَكَ كُلَّ يَوْمٍ خِلَافًا لِاَخِيْكَ

☆☆☆☆☆

(10) جب معرفہ کے بعد لفظ غیر آجائے۔ جیسے

اَنَا دَخَلْتُ فِيْ بَيْتِ زَيْدٍ غَيْرَ عَارِيَةٍ۔

ترکیب:۔

اَنَا ضمیر واحد متکلم، مرفوع متصل، مبتداء.... دَخَلْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... فِيْ حرف جار.... بَيْتِ مضاف.... زَيْدٍ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال.... غَيْرَ مضاف.... عَارِيَةٍ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر فِي حرف جار کا مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... دَخَلْتُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْکَ غَيْرَ غَضَبٍ (ii) جَاءَ زَيْدٌ غَيْرَ اَخِيْکَ (iii) يَقُوْلُ الْاُسْتَاذُ النَّصِيْحَةَ غَيْرَ دَنِيْئٍ

☆☆☆☆☆

(11) جب "اَیّ" کسی اسم معرفہ کے بعد واقع ہو۔ جیسے

مَرَرْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ اَیَّ رَجُلٍ

ترکیب:۔

مَـــرَرْتُ ،صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... ب حرف جار ....عَبْد مضاف....اللّٰـه ،اسم جلالت مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال.... اَیَّ مضاف....رَجُل مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال ....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور.... ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) جَاءَ زَيْدٌ اَیَّ رَجُلٍ (ii) اَكَلَ الطَّعَامَ اَیَّ طَعَامٍ (iii) ذَهَبَ بَكْرٌ اَیَّ تِلْمِيْذٍ

☆☆☆☆☆

(12) جب عبارت میں دو مختلف چیزوں سے،دو حال بن رہے ہوں۔جیسے

نَظَرْتُ زَيْداً وَبَكْراً وَاقِفَيْنِ قَاعِداً

ترکیب:۔

نَظَرْتُ ،صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز ذوالحال.... قَاعِدًا ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فعل کا فاعل....

زَيْداً ،معطوف علیہ....وَ ،حرف عطف.... بَكْراً ،معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال....وَاقِفَيْنِ ،صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل،اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے ذوالحال،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ.... نَظَرْتُ ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(13) جب اسم جامد کسی وصف مشتق کے معنی پر مشتمل ہوکر حال بن رہا ہو۔جیسے

عَدَا الخَلِيلُ غِزَالاً

ترکیب:۔

عدا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.... خَلِیلٌ ذوالحال.... غِزَالاً مسرعا کالغزال کی تاویل میں ہوکر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.... عدا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(14) جب اسم جامد تشبیہ پر دلالت کرتے ہوئے حال بن رہا ہو۔ جیسے

وَضَحَ الْحَقُّ شَمْساً

ترکیب:۔

وضح صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف....الف لام برائے تعریف.... حق ، ذوالحال....شمساً ، مُنِیراً کالشَّمسِ کی تاویل میں ہوکر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل....وضح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(15) جب اسم جامد کسی ایسے فعل پر دلالت کرتے ہوئے حال بن رہا ہو کہ جس میں دو افراد اس طرح شریک ہوں کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔ جیسے

بِعْتُکَ الْفَرَسَ یَداً بِیَدٍ

ترکیب:۔

بعت صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، ذوالحال اول....ک ضمیر واحد مذکر حاضر منصوب متصل، ذوالحال ثانی....یَداً بِیَدٍ ، مُتَقَابِضَیْنِ کی تاویل میں ہوکر حال....ذوالحال اول اپنے حال سے مل کر فعل کا فاعل....ذوالحال ثانی اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اول....الف لام برائے تعریف....فرس ، مفعول بہ ثانی....بعت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اول اور ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(16) جب کوئی اسم، مبتداء سے حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اَنْتَ مُجْتَهِداً اَخِیْ

ترکیب:۔

انت ضمیر واحد مذکر حاضر، مرفوع منفصل، ذوالحال..... مُجتَھِداً صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال..... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتداء..... اَخ مضاف..... ی، ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(17) جب کوئی اسم، خبر سے حال واقع ہو رہا ہو۔۔ جیسے

هٰذَا الْهِلَالُ طَالِعاً

ترکیب:۔

هذا اسم اشارہ مبتداء ..... الف لام برائے تعریف ، ..... هِلالٌ ، ذوالحال ..... طالعا ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل ..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال..... ذوالحال اپنے حال سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(18) جب کوئی اسم، مفعول مطلق سے حال واقع ہو رہا ہو۔۔ جیسے

تَعَبْتُ التَّعَبَ شَدِیْداً

ترکیب:۔

تعبت صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل ..... الف لام برائے تعریف..... تَعَبَ، ذوالحال..... شَدِیداً ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال..... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول مطلق..... تعبت ، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(19) جب عبارت کے درمیان میں اسم معرفہ کے بعد جار مجرور آ جائے۔ جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدٌ مِنْ شَرِیْفِ الْقَوْمِ لِلاِسْتِغْرَاضِ

ترکیب:۔

جاء ، صیغہ واحد مذکر غائب..... نون وقایہ کا..... ی، ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... زید ، ذوالحال..... من

،حرف جار.....شریف ،مضاف.....الف لام برائے تعریف.....قوم ،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" ثابتاً" محذوف کا ظرف مستقر..... ثابتاً ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے ذوالحال،اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.....لام ،حرف جار.....الف لام برائے تعریف..... استقراض ،مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.....فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق نمبر......(22)

ممیز تمییز کے قواعد

آپ "النحو الکبیر" میں پڑھ چکے ہیں کہ تمییز کبھی مفرد سے ابہام اٹھاتی ہے اور کبھی نسبت سے۔ یہاں اتنا مزید یاد رکھیں کہ

(1) اگر کوئی مصدر، نہ تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کے لئے سبب واقع ہو رہا ہو، تو بسا اوقات اسے ماقبل ممیز کی تمییز قرار دیں گے۔ جیسے

وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا

(2) تمام اعداد ہمیشہ ممیز اور ان کے معدود ہمیشہ تمییز واقع ہوں گے۔ جیسے

اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً

میں اَحَدَ عَشَرَ ممیز اور رَجُلاً اس کی تمییز ہے۔

(3) تین سے لے کر دس تک اعداد اور سو (مائۃ) اور ہزار (الف) اپنے معدود کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ ان کی ترکیب کرتے ہوئے اعداد کو" ممیز مضاف"۔ اور۔۔ معدود کو "تمییز مضاف الیہ" بنائیں گے۔ چنانچہ

اِنَّ الْعَوَامِلَ فِي النَّحْوِ مِائَةُ عَامِلٍ

میں "مِائَةُ" کو ممیز مضاف اور "عَامِلٍ" کو تمییز مضاف الیہ کہا جائے گا۔

(4) "لِلّٰهِ دَرُّهٗ فَارِسًا" کی مثل ترکیب میں اسم منصوب ہمیشہ کسی موصوف محذوف کی تمییز واقع ہوگا۔ چنانچہ یہاں اصل عبارت "لِلّٰهِ دَرُّهٗ رَجُلاً فَارِسًا" ہوگی۔

(5) جب حرف جار "رُبَّ" کے بعد واحد مذکر غائب کی ضمیر اور اس کے بعد کوئی اسم منصوب واحد، تثنیہ، جمع، مذکر یا مؤنث نظر آئے، جیسے

رُبَّهٗ رَجُلاً۔ اور۔۔ رُبَّهٗ رَجُلَيْنِ۔ اور۔۔ رُبَّهٗ رِجَالاً۔ اور۔۔ رُبَّهٗ امرأۃً۔ اور۔۔ ربه امراتین۔ اور۔۔ ربه نِسَاءً لَقِيْتُهٗ

تو ضمیر کو ممیز اور مابعد اسم کو اس کی تمییز قرار دے کر مجرور بنائیں گے۔ پھر "رُبَّ" اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو بنے گا۔

نوٹ:۔

یہ امر ضرور پیش نظر رہے کہ یہ ضمیر ممیز کسی کی جانب راجع نہ ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی نحاۃ اس ضمیر کو "ضمیر مجہول" سے تعبیر کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ممیز تمیز کی ترکیبیں

(1) جب تمیز نسبت سے ابہام کو دور کرے۔ جیسے

(i) حَسُنَ زَیْدٌ نَفْسًا

ترکیب:۔

حَسُنَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... زَیْدٌ اس کا فاعل.... نَفْسًا، فعل اور فاعل کے درمیان نسبت کی تمیز.... حَسُنَ فعل اپنے فاعل اور نسبت کے درمیان تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) زَیْدٌ اَکْثَرُ مَالاً

ترکیب:۔

زَیْدٌ مبتداء.... اَکْثَرُ، صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مَالاً، مبتداء اور خبر کے درمیان نسبت کی تمیز.... مبتداء اپنی خبر اور نسبت کے درمیان تمیز سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اِشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا (ii) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (iii) اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالاً (iv) کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا (v) نَارُ جَہَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا (vi) یَزْدَادُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا

☆☆☆☆☆

(2) جب تمیز مفرد سے ابہام دور کرے۔ جیسے

عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا

ترکیب:۔

عِنْدَ مضاف.... ی ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مَوْجُوْدٌ محذوف کا ظرف مستقر.... مَوْجُوْدٌ، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... اَحَدَ عَشَرَ ممیز.... دِرْھَمًا اس کی تمیز.... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) جَاءَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً (ii) قُتِلَ عِشْرُوْنَ صَبِیًّا (iii) نَامَ اَحَدَ عِشْرُوْنَ کَلْبًا

(3) جب مصدر نہ تو ماقبل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کا سبب واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا

ترکیب:۔

هُوَ ، ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے اِلصاق ، مبتداء.... اِتِّصَالُ مصدر مضاف....الف لام برائے تعریف.... شَيْءٍ مضاف الیہ، مصدر کا فاعل.... ب، حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... شَيْءٍ، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "اتصال" مصدر کا ظرف لغو.... اِتِّصَالُ مصدر اپنے مضاف علیہ فاعل اور ظرف لغو سے مل کر ممیز.... اِمَّا، تردیدیہ.... حَقِيْقَةً، معطوف علیہ.... و زائدہ.... اِمَّا، حرف عطف.... مَجَازًا، معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمیز.... ممیز اپنی تمیز سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) جب تین سے دس تک.. یا.. سو.. یا.. ہزار کا عدد استعمال ہو۔ جیسے

اِنَّ الْعَوَامِلَ فِي النَّحْوِ مِائَةُ عَامِلٍ

ترکیب:۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل.... الف لام برائے تعریف.... عَوَامِلَ ذوالحال.... فِي حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... نَحْو مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَذْكُوْرَةٌ محذوف کا ظرف مستقر.... مَذْكُوْرَةٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... اَلْعَوَامِلَ ذوالحال اپنے حال سے مل کر حرف مشبہ بالفعل کا اسم.... مِائَةُ ممیز مضاف.... عَامِلٍ تمیز مضاف الیہ.... ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر.... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

{مشق}

(i) فِي الْاُسْبُوْعِ سَبْعَةُ اَيَّامٍ (ii) عَلَى السَّطْحِ عَشَرَةُ رِجَالٍ (iii) قَتَلَ زَيْدٌ تِسْعَةَ اَكْلَابٍ
(iv) عَلَى السَّرِيْرِ اَرْبَعَةُ كُتُبٍ (v) فِي الْمَلْعَبِ خَمْسُ سَيَّارَاتٍ (vi) رَاَيْتُ سِتَّةَ اَسَاتِذَةٍ

☆☆☆☆☆

(5) جب حرف جار "رُبَّ" کے بعد واحد مذکر غائب کی ضمیر اور اس کے بعد کوئی اسم منصوب واحد، تثنیہ جمع، مذکر یا مؤنث نظر آئے، جیسے

رُبَّهُ رَجُلًا لَقِيْتُهُ

ترکیب:۔

رُبَّ، حرف جار.....ہ، ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، ممیّز.....رجـــــــــــلا، اس کی تمیز.....ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم..... لقیتہ، فعل، حسب سابق ترکیب کے ساتھ، اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق نمبر......(23)

افعالِ ناقصہ کے قواعد

(1) ان کے اسم اور خبر کی پہچان کے قواعد وہی ہیں، جو مبتدا و خبر کے تحت مذکور ہوئے۔

(2) اگر ان افعال کے بعد اکیلا جار مجرور ہو، جیسے

كَانَ فِي الدَّارِ

تو جار مجرور کو کسی فعل۔۔یا۔شبہ فعل کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے اور "اسم" ان افعال میں پوشیدہ ضمیر کو بنایا جائے گا۔یہ ضمیر صیغے کے مطابق واحد، تثنیہ، جمع، مذکر یا مؤنث نکالی جائے گی۔

(3) اگر ان کے بعد ظرف ہو، جیسے

كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

تو اسے کسی فعل محذوف کا مفعول فیہ بنا کر ان کی خبر بنائیں گے اور ان افعال میں "صیغے کے مطابق" ضمیر اسم نکالیں گے۔

(4) اگر ان افعال کے بعد اکیلا اسم ہو تو اسے منصوب پڑھ کر خبر بنائیں گے اور ان افعال میں ضمیر اسم نکالیں گے۔ جیسے

كَانَتْ اِمْرَأَةً

(5) بسا اوقات کان تامہ ہوتا ہے، اس وقت اسے اکثر "وَجَدَ"۔۔یا۔"حَصَلَ" کے معنی میں لے کر، مابعد اسم کو اس کا فاعل بنائیں گے۔

كَانَ الْقِتَالُ (یعنی جنگ حاصل ہوئی)

(6) اگر حرف "لَوْ" سے پہلے واو ہو، ترجمہ "اگر چہ" کا ہو سکتا ہو اور اس کے بعد کوئی اکیلا اسم ہو تو اسے "کان" محذوف کی خبر بنا کر منصوب پڑھا جائے گا۔یہ "لَوْ وَصْلِیَّہ" کہلاتا ہے۔اس صورت میں بھی "کان" میں مستتر ضمیر، اسم ہوگی۔جیسے

يَلْغُوْا غَنِيّ وَلَوْ اٰبِنَهٗ

(7) ان افعال کے مشتقات اور مصادر کا وہی حکم ہے، جو ان افعال کا ہے۔یعنی ان کے لئے بھی اسم و خبر تلاش کیا جائے گا۔لیکن مصدر ہونے کی صورت میں اسم مضاف الیہ ہونے کی بناء پر لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوگا[1] جیسے

لَا يُسَمّٰى اِسْماً لِكَوْنِهٖ وِسْماً عَلَى الْمَعْنٰى

(8) لیس کی خبر پر باء ہمیشہ زائدہ ہوتی ہے۔جیسے

زَيْدٌ لَيْسَ بِكَاتِبٍ

[1] لفظی اور محلی اعراب کی وضاحت نحو الکبیر میں ملاحظہ فرمائیں۔ جامعہ

افعالِ ناقصہ کی ترکیبیں

(1) جب ان کے بعد فقط جار مجرور...یا ظرف ہو جیسے

(i) كَانَ فِي الدَّارِ

ترکیب:۔

کَانَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف از افعالِ ناقصہ...اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا اسم...فِي حرفِ جار...الف لام برائے تعریف...دَارِ مجرور...حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر مَوْجُوْدٌ محذوف کا ظرفِ مستقر...مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے کان کا اسم، اس کا نائب الفاعل...مَوْجُوْدٌ اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر کان کی خبر... کَانَ فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) كُنْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السُّوْقِ

ترکیب:۔

کُنْتُ، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف از افعالِ ناقصہ...اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا اسم... یَوْمَ مضاف...الف لام برائے تعریف... جُمُعَةِ مضاف الیہ...مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قُمْتُ محذوف کا مفعول فیہ...قُمْتُ، صیغہ واحد متکلم، فاعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل...فِي حرفِ جار...الف لام برائے تعریف...سُوْقِ مجرور...حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر قمت فعل کا ظرفِ لغو... قُمْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر... کَانَ فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (ii) كَانَ لَهُمْ (iii) مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (iv) كَانَ لِلّٰهِ (v) كَانَ مِنَ الْغَاوِيْنَ (vi) كَانَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ (vii) كَانَ مِنَ الْجِنِّ (viii) كَانَ لِغُلَامَيْنِ (ix) كَانَ فِي الضَّلَالِ لَهُ (x) إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ (xi) إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّيْنَ (xii) هُوَ كَانَ مِنَ الْغَالِبِيْنَ

☆☆☆☆☆

(2) جب ان کے بعد اکیلا اسم ہو۔ جیسے

كَانَتْ اِمْرَأَةٌ

ترکیب:۔

كَانَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.....اس میں ھِیَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا اسم.....اِمْرَأَةً اس کی خبر..... كَانَتْ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) كَانَ مَفْعُوْلاً (ii) اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا (iii) اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً (iv) اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا

(v) اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (vi) اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (vii) كَانَ يَئُوْسًا (viii) مَا كَانَ مَحْظُوْرًا

(ix) كَانَ تَقِيًّا (x) كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا (xi) اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا (xii) كَانَ رَسُوْلاً نَّبِيًّا

☆☆☆☆☆

(3) جب عبارت میں لو وصلیہ آجائے۔ جیسے

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً

ترکیب:۔

بَلِّغُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر، امر حاضر معروف.....اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.....عن، حرف جار.....ی، ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر بلغوا فعل کا ظرف لغو.....فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

و، زائدہ.....لو، وصلیہ..... آیۃ، سے پہلے كَانَ محذوف..... كَانَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے قول مصطفیٰ (ﷺ)، اس کا اسم..... آیۃ، اس کی خبر.....فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) نَزِعَ الْبِئْرَ وَلَوْ صَغِيْرًا (ii) اِذْهَبُوْا الْمَدْرَسَةَ وَلَوْ قَلِيْلاً (iii) اَكْمِلُوْا فِي النِّكَاحِ وَلَوْ غَيْرَ عَدْلٍ

☆☆☆☆☆

(4) جب عبارت میں ان کا مصدر آئے۔ جیسے

لَا يُسَمّٰى اِسْمًا لِكَوْنِهٖ وِسْمًا عَلَى الْمَعْنٰى

ترکیب:۔

لَا يُسَمّٰى صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی مجہول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم (جو کتاب

میں ،اٰئل مذکر ہے ،منکشا کے آنے والا) ،اس کا نائب الفاعل ..... اِسْمًا ،مفعول بہ ...ل ،حرف جار ..... کَوْن ،مصدر مضاف ....ہ ضمیر واحد مذکر حاضر ،مجرور متصل ملفظاً مجرور ،محلاً مرفوع ،راجع بسوئے اسم مضاف الیہ اور کون مصدر کا اسم .....وسما ،مصدر ..... علی ، حرف جار ....الف لام برائے تعریف .... معنی ،مجرور .....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر وسما مصدر کا ظرف لغو .....مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر کون مصدر کا اسم ..... کَون ،مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور اسم سے مل کر مجرور .....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر لایُسَمّٰی کا ظرف لغو ..... لایسمی ،فعل مجہول اپنے نائب الفاعل ،مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(ا) زَیْدٌ یُفْلِحُ لِکَوْنِهٖ مُجْتَهِدًا (اا) بَکْرٌ حَسَنٌ غَیْرُ کَوْنِهٖ مُتَوَاضِعًا (ااا) زَیْنَبُ لَا تَذْهَبُ اِلَی السُّوْقِ لِکَوْنِهَا سَقِیْمَةً

☆☆☆☆☆

(5) جب لیس کی خبر پر با زائدہ آئے۔ جیسے

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ

ترکیب:۔

ا ہمزہ استفہام ..... لَیْسَ ،صیغہ واحد مذکر غائب از افعال ناقصہ ..... اللّٰہ ،اسم جلالت ،اس کا اسم ..... ب حرف جار زائد ..... کَافٍ ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے لیس کا اسم ،اس کا فاعل ..... عبد ،مضاف ....ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے افعال ناقصہ کا اسم ،مضاف الیہ ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ .....اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ،شبہ جملہ اسمیہ ہو کر لیس کی خبر ..... لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(ا) اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ (اا) زَیْدٌ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْجَمَاعَةِ (ااا) لَیْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا (iv) هٰذَا الْاِلْزَامُ لَیْسَ بِثَابِتٍ عَلٰی ذٰلِکَ الرَّجُلِ (v) فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ

سبق نمبر......(24)

شرط وجزاء کے قواعد

(1) آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ شرط اور جزاء ہمیشہ جملے ہوں گے، ان میں سے شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ..اور..جزاء کبھی فعلیہ اور کبھی اسمیہ ہوگی۔اب چند مزید قواعد ملاحظہ فرمائیں۔

(2) اِنْ ،لَـــوْ ..اور.. اذا تینوں شرط کے لئے مستعمل ہیں، لیکن ان میں باہم فرق یہ ہے کہ "لَـــوْ" ماضی اور 'انْ' اور "اذا" مستقبل کے ساتھ خاص ہیں۔ پھر ان اور اذا میں فرق یہ ہے کہ اِنْ مقام شک وتردد میں استعمال کیا جاتا ہے، جب کہ اذا اس جگہ استعمال ہوتا ہے، جہاں بات یقینی ہو۔ان تینوں کی مثالیں یہ ہیں۔

اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَاَنْتِ طَالِقٌ....لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ اِلَّااللّٰهُ لَفَسَدَتَا

اِذَاجَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَسَبِّحْ بِحَمْدِرَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ

(3) "لَوْلَا" ..اور.. "لَوْمَا" بھی شرط کے لئے مستعمل ہیں۔یہ دونوں ہمیشہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔جیسے

لَوْلَارَحْمَةُ اللّٰهِ لَهَلَكَ النَّاسُ (اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور لوگ ہلاک ہوجاتے)

لَوْمَاالْكِتَابَةُ لَضَاعَ اَكْثَرُ الْعِلْمِ (اگر کتابت نہ ہوتی تو ضرور علم کا اکثر حصہ ضائع ہوجاتا)

ان کی خبر اکثر تراکیب میں محذوف ہوتی ہے۔جیسا کہ مذکورہ امثلہ میں بھی واضح ہے۔کیونکہ دونوں مثالوں میں "حاصلة" ..یا.. "موجودة" محذوف ہے۔اصل عبارت" لولا رحمة الله موجودة" ..اور.. "لوما الكتابة حاصلة" ہے۔اگلا جملہ ان کا جواب کہلاتا ہے اور اکثر اس سے پہلے لام تاکید ہوتی ہے۔

(4) اَمَّا بھی شرط کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے

اَمَّازَيْدٌفَمُنْطَلِقٌ....فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَاتَقْهَرْ....اَمَّايَوْمَ الْجُمُعَةِ فَمَاتَ زَيْدٌفِيْهِ

اس وقت یہ مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيءٍ سے تبدیل شدہ ہے۔اب اس کے بعد واقع شدہ اسم کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(1) وہ مبتداء ہوگا...یا..(2) مفعول بہ مقدم ہوگا...یا..(3) مابعد عامل کا مفعول فیہ بنے گا۔

جیسا کہ بالترتیب امثلہ سے واضح ہے۔طریقہ ترکیب یہ ہے کہ

☆ پہلے "اَمَّا" کو حرف شرط قرار دیں۔

☆ پھر مابعد جملے کی ترکیب کریں۔اس میں موجود فاء، فاء جزائیہ ہے اور پھر اسے مذکورہ شرط محذوف کی جزاء قرار دیں۔

(5) اگر اَمَّا کے بعد عبارت میں ایک اور اَمَّا..یا..اَوْ نظر آئے، جیسے

وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ اِمَّا حَقِیْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا۔اور۔۔

هٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْفَرْدٌ

تواِمَّا پڑھیں گے۔۔۔۔اور۔۔۔اگران دونوں میں سے کوئی نہ ہو جیسے اوپر درج شدہ امثلہ، تواَمَّا پڑھا جائے گا۔

(6) "لَمَّا" بھی محققین کے نزدیک حرف شرط ہے۔اگرچہ بعض علماء نے اسے ظرف زمان بمعنی "حین" قراردیا ہے۔یہ فعل ماضی کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔جیسے

لَمَّا جَاءَ اَکْرَمْتُهٗ

(7) اسمائے شرطیہ ترکیب میں اکثر درج ذیل صورتوں میں واقع ہوتے ہیں۔

مَنْ:۔

یہ کبھی مبتداء اور کبھی مفعول بہ واقع ہوگا۔جیسے

مَنْ یُّکْرِمْنِیْ اُکْرِمْهُ (مبتداء کی مثال)

وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (مفعول بہ کی مثال)

ما:۔

یہ مفعول بہ مقدم واقع ہوگا۔جیسے

مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ

این:۔

یہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔جیسے

اَیْنَ تَمْشِ اَمْشِ

اکثر اس کے ساتھ مازائدہ، تاکید کی غرض سے بڑھا دیا جاتا ہے۔جیسے

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ

متی:۔

یہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔جیسے

مَتٰی تَذْهَبْ اَذْهَبْ

اَیٌّ:۔

یہ کبھی مبتداء اور کبھی مفعول بہ واقع ہوگا۔جیسے بالترتیب امثلہ سے ظاہر ہے۔

اَیُّھُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْہُ

اَیُّھُمْ تُکْرِمْہُ اُکْرِمْہُ

(ان میں سے جس کی تو تعظیم کرے گا، میں بھی اس کی تعظیم کروں گا)

نوٹ:۔

بسا اوقات اسم شرط کے بعد "ما" زائدہ آتا ہے۔ یہ اسے عمل سے نہیں روکتا، لھذا اس کا مابعد اسم، مضاف الیہ ہونے کی بناء پر مجرور ہی رہتا ہے۔ جیسے حدیث مبارکہ میں ہے،

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَھَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ بَاطِلٌ

اَنّٰی:۔

یہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے

اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ

اِذْمَا:۔

یہ مفعول بہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے

اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ

حَیْثُمَا:۔

یہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے

حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ

مَھْمَا:۔

یہ مفعول فیہ مقدم ہوگا۔ جیسے

مَھْمَا تَذْھَبْ اَذْھَبْ

اَیَّانَ:۔

یہ بھی مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے

اَیَّانَ تَجْتَھِدْ تَجِدْ نَجَاحًا (جس وقت تو محنت کرے گا، کامیابی پائے گا)

(8) اگر پہلے ایک ضابطہ واصول اور اس کے بعد کوئی جملہ بطور نتیجہ وتفریع بیان کیا گیا ہو، تو اس جملے پر ایک فاء داخل ہوتی ہے، اسے فاءِ فَصِیْحِیَّہ کہتے ہیں۔ یہ جملہ اکثر شرط محذوف "اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ" (یعنی جب معاملہ اس طرح ہو)" کی

جزاء واقع ہوگا۔ جیسے درج ذیل مثال میں " فَزَيْدٌ مَرْفُوعٌ فِي الْعِبَارَةِ "۔

اَلْفَاعِلُ يَكُوْنُ الْمَرْفُوْعُ اَبَدًا فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ فَزَيْدٌ مَرْفُوْعٌ فِي الْعِبَارَةِ

(9) "قَطْ" "اسم فعل بمعنی 'اِنْتَهِ' "(یعنی تو رک جا) ہے، جب یہ فاء کے ساتھ آئے یعنی 'فَقَطْ' "تو اس پر موجود فاء کو جزائیہ اور اس کو شرط محذوف کی جزاء بنائیں گے۔ شرط کے تعین کے لئے ماقبل کلام کو قرینہ بنایا جائے گا۔ مثلاً

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْاِسْمَ فَقَطْ

(چوتھی نوع وہ حروف ہیں، جو فقط اسم کو نصب دیتے ہیں)

یہاں شرط محذوف "اِذَا نَصَبْتَ بِهَا الْاِسْمَ " نکالی جائے گی۔ یعنی مراد یہ ہے کہ "جب تو ان حروف کے سبب، اسم کو نصب دے چکے، تو ٹھہر جا۔ یعنی یہ حروف صرف اسماء کو نصب دیتے ہیں، افعال کو نہیں لھذا ان کے ذریعے اسماء کو نصب دے کر رک جا۔"

اور....

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ فَقَطْ

(پہلی نوع وہ حروف ہیں، جو فقط اسم کو جر دیتے ہیں)

میں شرط محذوف "اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الْاِسْمَ " نکالی جائے گی۔

(10) کبھی کبھی جزاء پہلے اور شرط اس کے بعد آتی ہے، اس صورت میں جزاء کو جزائے مقدم اور شرط کو شرط مؤخر کہیں گے۔ جیسے

اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ

(11) بسا اوقات عبارت میں لفظ "اِلَّا" موجود ہوتا ہے، لیکن در حقیقت استثناء کے لئے مستعمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ "اِنْ شرطیہ" اور عموماً "لَمْ يَكُنْ كَذَالِكَ " سے مرکب ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے "اِلَّا مُرَكَّبَه " کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ عموماً "ورنہ" کیا جاتا ہے۔ اس کی پہچان عموماً ترجمے اور سیاق وسباق سے ہوتی ہے، نیز اس سے پہلے واؤ ضرور ہوتا ہے۔ جیسے

تَكَلَّمْ بِخَيْرٍ وَاِلَّا فَاسْكُتْ (اچھی بات کہہ ورنہ خاموش رہ)

یہاں اصل عبارت یوں ہے۔

تَكَلَّمْ بِخَيْرٍ وَاِنْ لَمْ تَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ فَاسْكُتْ

اس مقام پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر "اِلَّا مُرَكَّبَه " سے پہلے صیغہ امر ہو تو اس وقت اسے "ماقبل صیغہ امر کے ہم معنی فعل مضارع مجزوم کے ساتھ" مرکب تصور کیا جائے گا۔ جیسے سابقہ مثال سے بخوبی واضح ہے۔

اور اگر اس سے قبل صیغہ امر نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور الفاظ ہوں، جیسے

ثُمَّ الْمَعْنَوِيُّ اِنْ كَانَ ثُلاَثِياً سَاكِنَ الاَوْسَطِ غَيْرَ اَعْجَمِيٍّ يَجُوْزُ صَرْفُهُ وَتَرْكُهُ كَهِنْدٍ وَاِلاَّ يَجِبُ مَنْعُهُ۔

(پھر مؤنث معنوی اگر ثلاثی، ساکن الاوسط اور عجمی ہو تو اسے منصرف اور غیر منصرف (دونوں طرح پڑھنا) جائز ہے، جیسے ہند ورنہ غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔)

تو اب اسے اِن... اور... لَم یَکُن کَذٰلِکَ کا مرکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ وَاِلاَّ یَجِبُ مَنعُہ اصل میں وَاِن لَم یَکُن کَذٰلِکَ یَجِبُ مَنعُہٗ ہے۔

اس کی ترکیب کرتے ہوئے اِن لَم یَکُن کَذٰلِکَ کو شرط اور مابعد فعل کو جزاء بنایا جائے گا۔

(12) پہلے معلوم ہو چکا کہ جزاء پر داخل ہونے والی فاء کو فاء جزائیہ کہتے ہیں۔ نیز یہ فاء جزاء پر کن صورتوں میں وجوبی طور پر داخل ہوتی ہے، النحو الکبیر میں بیان کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ اگر کبھی شرط وجزاء کی ترکیب میں کسی جملے پر فاء کی بناء پر جزاء کا گمان ہو تو پہلے ذکر کردہ وجوبی صورتوں کو ذہن میں ضرور لائیں، تاکہ تعیین میں غلطی واقع نہ ہو، کیونکہ بسا اوقات فاء کے دخول کے باوجود مدخولہ جملہ جزاء نہیں ہوتا، بلکہ جزاء بعد میں آ رہی ہوتی ہے۔ اس صورت میں وہ فاء عموماً عاطفہ ہوتی ہے۔ جیسے

اِذَا غُسِلَ الثَّوْبُ النَّجِسُ بِالْخَلِّ فَزَالَتِ النَّجَاسَةُ

يُحْكَمُ بِطَهَارَةِ الْمَحَلِّ لِانْقِطَاعِ عِلَّتِهَا

(جب ناپاک کپڑے کو سرکے کے ساتھ دھویا جائے، پھر نجاست زائل ہو جائے، تو نجاست کے سبب کے منقطع ہونے کی بناء پر جگہ کی طہارت کا حکم دیا جائے گا۔)

یہاں "غسل" سے "بالخل" تک معطوف علیہ، فاء عاطفہ اور جملہ "زالت النجاسة" معطوف ہے، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر شرط بنے گا۔ جزاء "یحکم" سے شروع ہو رہی ہے۔ معنی کا لحاظ کرتے ہوئے، فاء کا جزائیہ نہ ہونا واضح ہے۔

(13) بسا اوقات "اِنْ" سے پہلے ایک واؤ واقع ہوتی ہے اور یہ "اِن" شرط والے معنی کے بجائے، فقط ماقبل کا مابعد سے تعلق ظاہر کر رہا ہوتا ہے۔ اسے "اِنْ وَصْلِیَّہ" کہتے ہیں، اس کا ترجمہ بھی "اگرچہ" کیا جاتا ہے۔ جیسے

اِنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ مِثْلُ اِسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِيْ لَيْسَ لِلْمُبَالَغَةِ فِي الْعَمَلِ وَاِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِيَّةُ بِالْفِعْلِ لٰكِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَافِيْهَا مِنْ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى قَائِمًا مَقَامَ مَازَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِيَّةِ

(اور جان تو کہ وہ اسم فاعل جو مبالغہ کے لئے وضع کیا گیا ہے، عمل میں، اس اسم فاعل کی مثل ہے جو مبالغہ کے لئے (وضع) نہیں کیا گیا۔ اگرچہ فعل کے ساتھ مشابہت لفظیہ زائل ہو چکی۔ لیکن انہوں نے اس میں موجود زیادتی معنی کو زائل شدہ مشابہت لفظیہ کا قائم مقام ٹھہرا دیا۔)

ان وصلیہ سے پہلے واؤ میں تین مذاہب ہیں۔

(i) زمخشری کے نزدیک حالیہ...(ii) عبری کے نزدیک عاطفہ ،اور..(iii) رضی شارح کافیہ کے نزدیک اعتراضیہ ہے۔

☆ پہلی صورت میں مابعد جملے کو شرط بنا کر اور کسی مناسب جزائے محذوف سے ملا کر ماقبل کے لئے حال بنائیں گے۔

☆ دوسری صورت میں مابعد جملے کو شرط بنا کر معطوف بنائیں گے۔ پھر اس کے مخالف مفہوم کو بطریق شرط لکھ کر معطوف علیہ قرار دیں گے اور جزاء محذوف مانیں گے۔

☆ تیسری صورت میں شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ معترضہ بنے گا۔

شرط وجزاء کی ترکیبیں

(1) جب عبارت میں "اِنْ"، "لَوْ"، یا "اِذَا" آئے۔ جیسے

(i) اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ

ترکیب:۔

اِنْ حرف شرط..... تَضْرِبْ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط..... اَضْرِبْ صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... اَضْرِبْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء..... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَاَنْتِ طَالِقٌ (ii) اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (iii) فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ (iv) اِنْ تَشْعُرِ الشَّاةَ اَشْعُرِ الشَّاةَ (v) اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ (vi) اِنْ تَذْهَبْ اِلٰى مَكَّةَ اَذْهَبْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ (vii) فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (viii) فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (ix) فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَائِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ (x) اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (xi) قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ (xii) اِنْ تَفْشُ فَاللّٰهُ خَبِيْرٌ عَلِيْمٌ

(ii) اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ

ترکیب:۔

اِذَا ظرف زمان متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم..... طَلَعَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... الف لام برائے تعریف..... شَمْسُ اس کا فاعل..... فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط..... فاء جزائیہ..... الف لام برائے تعریف..... نَهَارُ مبتداء..... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل..... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء..... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اِذَا اجْتَهَدْتَ فَاَنْتَ فَازٌ (ii) اِذَا اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ فَاُدْخِلُوا الْجَنَّةَ بِالْخَيْرِ (iii) اِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ فَقَدْ دُمْتَ فِيْهَا

(iii) لَوْ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ كُلَّ يَوْمٍ لَفَازَ

ترکیب:۔

لو ،حرف شرط..... ذهب، صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف....زید ،فاعل....الی، حرف جار....الف لام برائے تعریف....مدرسة،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....کل، مضاف....یوم، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.....ذهب ،فعل اپنے فاعل ،ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط.....

لام ،برائے تاکید....فاز، صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے زید،اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ (ii) لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (iii) وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَجَعَلْنٰهُ رَجُلًا (iv) لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ قُلُوبِهِمْ

☆☆☆☆☆☆

(2) أَمَّا کی ترکیب (جب کہ اس کا مابعد اسم ،مبتداء بن رہا ہو)۔جیسے

أَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ

ترکیب:۔

أَمَّا ،حرف شرط..... زيد ،مبتداء .....ف ،جزائیہ.....منطلق ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء ،اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر شرط محذوف "مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا" کی جزاء....شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(3) أَمَّا کی ترکیب (جب کہ اس کا مابعد اسم ،مفعول بہ بن رہا ہو)۔جیسے

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ....

ترکیب:۔

أَمَّا ،حرف شرط....الف لام برائے تعریف.....يتيم ،مفعول بہ مقدم.... ف ،جزائیہ....لا تقهر ،صیغہ واحد مذکر حاضر ،فعل نہی حاضر معروف ،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر ،اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ

ہوکر شرط محذوف "مهما يكن من شيء في الدنيا" کی جزاء.... شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(4) اَمَّا کی ترکیب (جب کہ اس کا مابعد اسم مفعول فیہ بن رہا ہو)۔ جیسے

اَمَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَمَاتَ زَيْدٌ فِيْهِ

ترکیب:۔

اَمَّا ،حرف شرط..... يوم ،مضاف ..... الف لام برائے تعریف..... جمعة ،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم..... ف ،جزائیہ..... مات ،صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف..... زید ،فاعل..... في ،حرف جار..... ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے یوم الجمعۃ ،مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کا ظرف لغو..... مات فعل اپنے فاعل ،مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط محذوف "مهما يكن من شيء في الدنيا" کی جزاء.... شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ (ii) وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (iii) وَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ الرَّاضِيَةِ (iv) وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ

☆☆☆☆☆☆

(5) جب عبارت میں "لولا" آجائے۔ جیسے

لَوْلَا رَحْمَةُ اللّٰهِ لَهَلَكَ النَّاسُ

ترکیب:۔

لولا ،حرف شرط..... رحمة ،مضاف..... الله ،اسم جلالت ،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر محذوف "موجودة" کا مبتداء..... موجودة ،صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول ،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل.....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ شرطیہ ہوا۔

لام ،برائے تاکید..... هلك ،صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.....الف لام برائے تعریف..... ناس ،اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب لولا ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (ii) لَوْلَا الطَّبِيْبُ لَمَاتَ الْمَرِيْضُ (iii) لَوْمَا الْكِتَابَةُ لَضَاعَ اَكْثَرُ الْعِلْمِ

(6) جب عبارت میں اسم فعل "فَقَطْ" آجائے۔جیسے

اَلنَّوْعُ الاَوَّلُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الِاسْمَ فَقَطْ

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف....نَـوْعُ موصوف....الف لام برائے تعریف....اَوَّلُ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ،اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے موصوف،اس کا فاعل....اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء....حُرُوْفٌ موصوف.... تَـجُرُّ صیغہ واحد مؤنث غائب،فعل مضارع مثبت معروف،اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے موصوف،اس کا فاعل....الف لام برائے تعریف....اِسْـمَ مفعول بہ....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فا فصیحہ....قَـطْ اسم فعل بمعنی اِنْتَـہِ،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل....اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر شرط محذوف"اِذَا جَـرَرْتَ بِهَـا الِاسْـمَ" کی جزاء....اس میں اِذَا ظرف زمان،متضمن بمعنی شرط،مفعول فیہ مقدم....جَـــرَرْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف،اس میں تا ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....ب حرف جار....هَـــا ضمیر واحد مؤنث غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے حروف،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جَرَرتَ فعل کا ظرف لغو....الف لام برائے تعریف....اِسْـمَ مفعول بہ.....جَرَرْتَ فعل اپنے فاعل،مفعول فیہ مقدم،ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَلنَّوْعُ الاَوَّلُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الِاسْمَ فَقَطْ (ii) وَالْغَلَبَةُ فِي الْمَانِعَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَاحِدٍ مِنْ مَانِعٍ لَهُ وَصْفَانِ فَقَطْ (iii) اَلْفَاعِلُ مَرْفُوْعٌ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ فَقَطْ

☆☆☆☆☆☆

نوٹ:۔

سابقہ تراکیب پر قیاس فرماتے ہوئے اسمائے شرطیہ کی ترکیبیں خود کیجئے۔یہاں فقط ایک ترکیب ذکر کی جائے گی۔

(7) جب"اَيٌّ شرطیہ"کے بعد"ما زائدہ"آئے۔جیسے

اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ بَاطِلٌ بَاطِلٌ

ترکیب:۔

اَیُّ ، اسم شرط، مضاف.....ما ، زائدہ..... امرا ۃ ، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.....

نکحت ، صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... نفس ، مضاف..... ھا ، ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ..... ب ، حرف جار..... غیر ، مضاف..... اذن مضاف الیہ مضاف..... ولی ، مضاف الیہ مضاف..... ھا ، ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ..... ولی ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اذن کا مضاف الیہ..... اذن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر غیر مضاف کا مضاف الیہ..... غیر ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..... ب ، حرف جار اپنے مجرور سے مل کر نکحت فعل کا ظرف لغو..... نکحت فعل اپنے فاعل ، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط.....

ف ، جزائیہ..... نکاح ، مضاف..... ھا ، ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "امراۃ"، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء..... باطل صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول..... باطل ، حسب سابق خبر ثانی..... باطل ، حسب سابق خبر ثالث..... مبتداء اپنی تینوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء..... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(8) جب جزاء مقدم اور شرط مؤخر ہو۔ جیسے

اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ

ترکیب:۔

اَنْتِ ضمیر واحد مونث حاضر، مرفوع منفصل، مبتداء..... طَالِقٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں "انت" ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر لفظاً جملہ اسمیہ خبریہ اور معنیً جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزائے مقدم.....

اِنْ حرف شرط..... دَخَلْتِ صیغہ واحد مؤنث حاضر، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل..... الف لام برائے تعریف..... دارَ مفعول فیہ..... دَخَلْتِ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط مؤخر..... شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(9) جب عبارت میں "اِلاَّ مُرَکَّبَہ" آجائے اور اس سے قبل صیغہ امر ہو۔ جیسے

تَكَلَّمْ بِخَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْكُتْ

ترکیب:۔

تَـكَـلَّـمْ ،صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل....ب ،حرف جار....خیر،مجرور....حرف جار اپنی مجرور سے مل کر ظرف لغو....تَكَلَّمْ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

والا بمعنی وَ إِن لَّمْ تَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ ....اس میں و حرف عطف.... إِن حرف شرط....لَمْ تَتَكَلَّمْ صیغہ واحد مذکر حاضر نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل....ب حرف جار....خیر مجرور....حرف جار اپنی مجرور سے مل کر ظرف مستقر....لَـمْ تَتَكَلَّمْ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....فاء جزائیہ.... اسـكُـتْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(10) جب عبارت میں "إِلَّا مُرَكَّبَه" آجائے اور اس سے قبل ،صیغہ امر کے علاوہ کچھ اور ہو۔جیسے

ثُمَّ الْمَعْنَوِيُّ إِنْ كَانَ ثُلَاثِيًّا سَاكِنَ الْأَوْسَطِ غَيْرَ أَعْجَمِيٍّ يَجُوزُ صَرْفُهُ وَتَرْكُهُ كَهِنْدٍ وَإِلَّا يَجِبُ مَنْعُهُ

ترکیب:۔

ثُمَّ ،حرف عطف....الف لام برائے تعریف.... مَعْنَوِيٌّ صیغہ واحد مذکر اسم منسوب،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے موصوف محذوف "اَلتَّـانِيثُ" اس کا نائب الفاعل....اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء....

إِنْ ،حرف شرط.... كَـــانَ صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء،اس کا اسم.... ثُلَاثِيًّا ،خبر اول....سـاكـن ،مضاف....اوسط ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ثانی....غیر،مضاف....اعجمی ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ثالث.... كان فعل ناقص اپنے اسم اور تمام خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....

يـــجـــوز ،صیغہ واحد مذکر غائب،فعل مضارع مثبت معروف....صــــرف ،مضاف....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے "التانیث المعنوی" مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... تـرك ،مضاف....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے "التانیث المعنوی" مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل.....یجوز فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء.....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر.....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ک تشبیہ جارہ.....ھند مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "مَثَلْتُ مَثَلاً" کا ظرف مستقر.....اس میں مثلت صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.....مثلاً مفعول مطلق.....مَثَلْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَاِلاَّ یَجِبُ مَنعُهٗ اصل میں وَاِن لَّم یَکُن کَذٰلِکَ یَجِبُ مَنعُهٗ ہے۔اس میں "وَاِن لَّم یَکُن کَذٰلِکَ" کو شرط اور "یَجِبُ مَنعُهٗ" کو جزاء بنا کر جملہ شرطیہ بنایا جائے گا۔

﴿مشق﴾

(i) اِجْتَنِبُوا مِنَ الذَّنْبِ وَاِلاَّ فَانْتَظِرُوْا عَذَابَ رَبِّکُمْ (ii) اِذْهَبْ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَاِلاَّ غَلَبَ عَلَیْکَ الْجَهَالَةُ (iii) حَصِّلْ عِلْمَ الدِّیْنِ وَاِلاَّ تَحْتَاجُ غَیْرَکَ

☆☆☆☆☆☆

(12) جب فاء کے دخول کی بناء پر جزاء کا گمان ہو، حالانکہ جزاء بعد میں واقع ہو۔جیسے

اِذَا غُسِلَ الثَّوْبُ النَّجِسُ بِالْخَلِّ فَزَالَتِ النَّجَاسَةُ

یُحْکَمُ بِطَهَارَةِ الْمَحَلِّ لِانْقِطَاعِ عِلَّتِهَا

ترکیب:۔

اِذَا ظرف زمان، متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم.....غُسِلَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول.....الف لام برائے تعریف.....ثوب موصوف.....الف لام برائے تعریف.....نَجِس صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب الفاعل.....ب حرف جار.....الف لام برائے تعریف.....خل مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر غُسِلَ فعل کا ظرف لغو.....غسل فعل مجہول اپنے نائب الفاعل، مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ..... ف عاطفہ.....زالت صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف.....الف لام برائے تعریف.....نَجَاسَةُ فاعل.....زالت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف.....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط.....

یُحْکَمُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول..... ب حرف جار زائد.....طَهَارَةِ مضاف.....الف لام برائے تعریف.....مَحَلِّ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل.....لام حرف جار.....اِنْقِطَاع مصدر مضاف.....عِلَّت

مضاف الیہ مضاف.....ھَا ضمیر واحد مونث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "نجاسۃ" مضاف الیہ.....عِلَّتْ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِنْقِطَاع مصدر کا مضاف الیہ اور فاعل.....اِنْقِطَاع مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "یُحکَم" فعل مجہول کا ظرف لغو..... یُحکَم فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء...شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(13) جب عبارت میں "اِنْ وصلیہ" آجائے۔ جیسے

اِعْلَمْ اَنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ مِثْلُ اِسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِیْ لَیْسَ لِلْمُبَالَغَةِ فِی الْعَمَلِ وَاِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِیَّةُ بِالْفِعْلِ لٰكِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِيْهَا مِنْ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى قَائِمًا مَقَامَ مَا زَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِیَّةِ

ترکیب:۔

﴿اعلم﴾ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف.....اسمیں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... ﴿ان﴾ حرف مشبہ بالفعل.... ﴿اسم﴾ مضاف.....الف لام برائے تعریف.... ﴿فاعل﴾ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.....الف لام برائے تعریف.... ﴿موضوع﴾ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "موصوف" اس کا نائب الفاعل.... ﴿لام﴾ حرف جار.....الف لام برائے تعریف.... ﴿مبالغۃ﴾ مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..... موضوع اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر "انّ" کا اسم.... ﴿مثل﴾ مصدر مضاف.... ﴿اسم﴾ مضاف الیہ مضاف.....الف لام برائے تعریف.... ﴿فاعل﴾ مضاف الیہ.....اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.... ﴿الذی﴾ اسم موصول.... ﴿لیس﴾ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.....اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا اسم.... ﴿لام﴾ حرف جار.....الف لام برائے تعریف.... ﴿مبالغۃ﴾ مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا" ثابتاً" مقدر کا.... ﴿ثابتاً﴾ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "لیس کا اسم" اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مثل مضاف کا مضاف الیہ.... ﴿فی﴾ حرف جار.....الف لام برائے تعریف.... ﴿عمل﴾ مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..... مثل مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر.....انّ ﴾ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مفرد مفعول بہ..... اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿و﴾ اعتراضیہ.... ﴿ان﴾ حرف شرط.... ﴿زالت﴾ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف.....الف لام برائے تعریف.... ﴿مشابہۃ﴾ مصدر موصوف.....الف لام برائے تعریف.... ﴿لفظیۃ﴾ صیغہ واحد مؤنث اسم منسوب، اسمیں ھی ضمیر مرفوع

متصل، راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل ....اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....﴿ب﴾حرف جار....الف لام برائے تعریف....﴿فعل﴾ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....مشابھۃ موصوف اپنی صفت اور ظرف لغو سے مل کر فاعل....زالت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزائے محذوف "فھو مثلہ فی العمل" کی شرط....اس میں ﴿ف﴾ جزائیہ...﴿ھو﴾ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے "اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ" مبتداء....﴿مثل﴾ مصدر مضاف....﴿ہ﴾ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "اسم الفاعل الذی لیس للمبالغۃ فی العمل" اس کا مضاف الیہ....﴿فی﴾ حرف جار....الف لام برائے تعریف....﴿عمل﴾ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مثل مصدر مضاف کا ظرف لغو.... مثل مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ معترضہ ہوا۔

﴿لکن﴾ حرف مشبہ بالفعل....﴿ھم﴾ ضمیر جمع مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے "نحاۃ" اس کا اسم....﴿جعلوا﴾ صیغہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف....اسمیں ﴿و﴾ ضمیر مرفوع متصل بارز، راجع بسوئے "لکن کا اسم" اس کا فاعل....﴿ما﴾ اسم موصول....﴿فی﴾ حرف جار....﴿ھا﴾ ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "صیغ مبالغہ" مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثبت" مقدر کا ظرف مستقر....﴿ثبت﴾ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف....اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال....﴿من﴾ حرف جار....﴿زیادۃ﴾ مصدر مضاف....الف لام برائے تعریف....﴿معنی﴾ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثابتاً" مقدر کا ظرف مستقر....﴿ثابتاً﴾ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "ذوالحال" اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اول....﴿قائما﴾ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "مفعول بہ اول" اس کا فاعل....﴿مقام﴾ مضاف....﴿ما﴾ اسم موصول....﴿زال﴾ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف....اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "اسم موصول" اس کا فاعل....زال فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال....﴿من﴾ حرف جار....الف لام برائے تعریف....﴿مشابھۃ﴾ مصدر موصوف....الف لام برائے تعریف....﴿لفظیۃ﴾ صیغہ واحد مؤنث اسم منسوب....اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل، راجع بسوئے "موصوف" اس کا نائب الفاعل....اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثابتاً" مقدر کا ظرف مستقر....﴿ثابتاً﴾ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "ذوالحال" اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ.... مقام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ....قائما اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ ثانی.... جعلوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اول وثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... لکن حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سبق نمبر......(25)

مبدل منہ.. اور.. بدل کے قواعد

ان کے بارے میں ابتدائی باتیں "النحو الکبیر" میں بیان کی جاچکی ہیں، چند مزید یہ ہیں۔

(1) مبدل منہ اور بدل دونوں اسم ظاہر بھی ہو سکتے ہیں اور اسم ضمیر بھی۔ جیسے

جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ

...اور...

یوں بھی ہوسکتا ہے کہ ان میں سے ایک اسم ظاہر ہو اور دوسرا اسم ضمیر۔ جیسے

جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَنْتَ....اور....اَکْرَمْتُہٗ خَالِدًا

☆ یہ دونوں معرفہ بھی ہو سکتے ہیں اور نکرہ بھی۔ جیسے

رَسُوْلُنَا مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفٰی ....جَاءَ نِیْ بَشَرٌ رَجُلٌ

(2) اگر عبارت میں پہلے چند القابات، پھر علم، پھر ابن..یا..بنت کے بعد اسم منسوب ہو۔ جیسے

جَاءَ الشَّیْخُ اِلْاِمَامُ اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الاَنَامِ عَبْدُ الْقَاھِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِیُّ

تو ترکیب درج ذیل ترتیب سے ہوگی۔

(i) القابات میں سے سب سے پہلے کو موصوف اور باقی کو صفت بنائیں۔ پھر موصوف اور صفت کو ملا کر مبدل منہ قرار دیں۔ چنانچہ "الشَّیْخُ" کو اولاً موصوف اور "اِلْاِمَام" اور "اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الاَنَام" دونوں کو اس کی صفت قرار دیں گے، پھر موصوف اپنی صفات سے مل کر مبدل منہ بنے گا۔

(ii) پھر علم کو موصوف اور ابن..یا..بنت کو مضاف الیہ سے ملا کر اس کی صفت اولیٰ اور اسم منسوب کو صفت ثانیہ بنائیں گے۔[1]

(iii) پھر موصوف کو دونوں صفات سے ملا کر بدل بنایا جائے گا۔

(iv) پھر مبدل منہ کو بدل سے ملا کر عبارت میں پیچھے کے لئے جو بن رہا ہو (مثلاً فاعل..یا..مفعول وغیرہ) بنادیں گے۔

(3) اگر "ابن..یا..ابنۃ..یا..بنت" اعلام کے درمیان آجائیں، جیسے

جَاءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَمِنَ الْمَدِیْنَۃِ......اور......زَیْنَبُ بِنْتُ اَکْرَمَ شَرِیْفَۃُ الْقَوْمِ

تو انہیں ماقبل کے لئے صفت یا بدل اور مابعد کے لئے مضاف بنائیں گے، بشرطیکہ ان کے ذریعے ماقبل عَلَم کے بارے میں خبر دینا مقصود نہ ہو۔ چنانچہ

پہلی مثال میں "ابن" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "عبداللہ" کی..اور..دوسری میں "بنت" مضاف اپنے مضاف الیہ

[1] اسم منسوب ہمیشہ صفت واقع ہوتا ہے، پھر یہ عام ہے کہ موصوف عبارت میں موجود ہو..یا..محذوف۔ ۱۲ منہ

سے مل کر" زینب " کی صفت یا بدل واقع ہوگا۔

نوٹ:۔

اس صورت میں پہلا عَلَم تخفیف کی غرض سے تنوین سے خالی رکھا جائے گا۔

(4) جب ایک بات کو مجمل بیان کرکے، آگے اس کی تفصیل ذکر کی جائے، جیسے

اَلْمِيَاهُ الَّتِي يَجُوزُ التَّطْهِيرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الْبَرْدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ

کہ اس میں "سبعة میاه" مجمل اور "ماء السماء الخ" اس کی تفصیل ہے۔

تو اس تفصیل کی ترکیب کے تین طریقے ہیں۔

(5) مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنائیں۔ اس صورت میں تفصیل کے ہر فرد پر مبدل منہ کے مطابق اعراب ہوگا اور مجمل وتفصیل مل کر ایک ہی جملہ بنے گا۔

(6) تفصیل کے ہر فرد سے پہلے مبتداء محذوف نکال کر ان افراد کو ان کی خبر بنایا جائے۔ اس صورت میں ہر فرد مرفوع ہوگا اور مجمل اور تفصیل الگ الگ جملہ بنیں گے۔

(7) تفصیل کو اَعنِی فعل مقدر کا مفعول بہ قرار دیا جائے۔ اس صورت میں ہر فرد منصوب ہوگا اور اب بھی مجمل اور تفصیل الگ الگ جملہ بنیں گے۔

☆☆☆☆☆

مبدل منہ اور بدل کی ترکیبیں

(1) بدل الکل ہونے کی صورت میں۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ

ترکیب:۔

جَاءَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... زَیْدٌ مبدل منہ.... اَخُو مضاف.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل الکل.... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر جَاءَ کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) بدل البعض ہونے کی صورت میں۔ جیسے

ضُرِبَ زَیْدٌ یَدُہٗ

ترکیب:۔

ضُرِبَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول.... زَیْد مبدل منہ.... یَدُ مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبدل منہ، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل البعض.... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر نائب الفاعل.... ضُرِبَ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) بدل الاشتمال کی صورت میں۔ جیسے

سُلِبَ بَکْرٌ ثَوْبُہٗ

ترکیب:۔

سُلِبَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول.... بَکْرٌ مبدل منہ.... ثَوْبُ مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبدل منہ، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل الاشتمال.... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر نائب الفاعل.... سُلِبَ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) بدل الغلط کی صورت میں۔ جیسے

صَلَّیْتُ الظُّہْرَ الْعَصْرَ

ترکیب:۔

صَلَّیْتُ، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف.... اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... ظُہْر مبدل منہ.... الف لام برائے تعریف.... عَصْر بدل الغلط.... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر صَلَّیْتُ کا مفعول بہ

....صَلَّيْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(ا) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (اا) اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ (ااا) حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ (iv) وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (v) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (vi) وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُجْتَبٰى

☆☆☆☆☆

(5) جب چند القابات کے بعد علم اور اس کے بعد اسم منسوب ہو۔ جیسے

جَاءَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الْاَنَامِ

عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِيُّ

ترکیب:۔

جَـاءَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف....ال لام برائے تعریف....شَيْخٌ موصوف....الف لام برائے تعریف....اِمَام صفت اول....اَفْضَلُ، صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف....عُلَمَاءِ مضاف الیہ مضاف....الف لام برائے تعریف....اَنَام مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اَفْضَلُ کا مضاف الیہ....اَفْضَلُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ثانی....موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مبدل منہ.....

عَبْد مضاف....الف لام برائے تعریف....قَاهِر مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف....بِن مضاف....عَبْد مضاف الیہ، مضاف....الف لام برائے تعریف.... رَحْمٰن مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بِن مضاف کا مضاف الیہ ....بِن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول....الف لام برائے تعریف.... جُرْجَانِي، صیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل....اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی....موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل.... جَـاءَ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(ا) جَاءَتْ كَبِدُ خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ (اا) عَلِمْتُ زَوْجَ رَسُوْلِ

اللّٰہِ سَیِّدَتُنَا عَائِشَۃُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اَصْحَابَہٗ عِلْمَ الدِّیْنِ (۱۱۱) رَاٰی ذُوالنُّوْرَیْنِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ سَیِّدَنَا عَلِیًّا اَبَا تُرَابٍ فِی الْمَسْجِدِ

☆☆☆☆☆

(6) جب مجمل بات کے بعد اس کی تفصیل ذکر کی جائے۔ جیسے

اَلْمِیَاہُ الَّتِیْ یَجُوْزُ التَّطْہِیْرُ بِہَا سَبْعَۃُ مِیَاہٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّہْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَمَاءُ الْعَیْنِ

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف.... مِیَاہُ موصوف.... اَلَّتِی اسم موصول.... یَجُوْزُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف...الف لام برائے تعریف.... تَطْہِیْرُ فاعل.... ب حرف جار... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کا ظرف لغو.... یَجُوْزُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... سَبْعَۃُ ممیز مضاف.... مِیَاہٍ تمیز مضاف الیہ.... ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ....

مَاءُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... سَمَاءِ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... و حرف عطف.... مَاءُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... بَحْرِ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... و حرف عطف.... مَاءُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... نَہْرِ مضاف الیہ.... الف لام برائے تعریف.... بِئْرِ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... و حرف عطف.... مَاءُ موصوف.... ذَابَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... مِنْ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... ثَلْجِ معطوف علیہ.... و، حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... بَرْدِ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ذَابَ فعل کا ظرف لغو.... ذَابَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف .... و حرف عطف.... مَاءُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... عَیْنِ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... مَاءُ السَّمَاءِ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل.... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَرْكَانُ الْوُضُوْءِ اَرْبَعَةٌ غَسْلُ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسْحُ الرَّأْسِ وَغَسْلُ الرِّجْلَيْنِ مَعَ الْكَعْبَيْنِ (ii) شَرَائِطُ الصَّلٰوةِ سِتَّةٌ اَلطَّهَارَةُ وَالسَّتْرُ وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ وَالْوَقْتُ وَالنِّيَّةُ وَالتَّكْبِيْرُ

(iii) فَرَائِضُ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ اِثْنَانِ اَرْبَعُ تَكْبِيْرَاتٍ وَالْقِيَامُ

سبق نمبر......(26)

موصوف صفت کے قواعد

ان کے بارے میں ضروری قواعد مالنحو الکبیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

(1) اگر دو معرفے.. یا.. دو نکرے، اکٹھے آجائیں تو عموماً آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ جیسے

جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ.... اور.... رَأَیْتُ اِمْرَأَۃً ضَعِیْفَۃً

(2) اگر نکرہ کے بعد جملہ ہو تو نکرہ کو موصوف اور جملے کو اس کی صفت بنائیں گے۔ جیسے

مَا بِعُهَا مَاءٌ غَلَبَ عَلَیْهِ شَیْءٌ طَاهِرٌ

نوٹ:۔

یہاں مَاءٌ، موصوف اور جملہ "غَلَبَ عَلَیْهِ شَیْءٌ طَاهِرٌ" اس کی صفت ہے۔

(3) اگر کسی اسم نکرہ کے بعد "غَیْرُ".. یا.. "مِثْلُ".. یا.. "سِوٰی".. یا.. "شِبْہُ".. یا.. "نَظِیْرُ" میں سے کوئی لفظ آجائے، تو یہ آپس میں موصوف صفت ہوں گے۔ جیسے

سَقَطَ رَجُلٌ غَیْرُ زَیْدٍ اَوْمِثْلُ زَیْدٍ اَوْسِوٰی زَیْدٍ اَوْشِبْہُ زَیْدٍ اَوْنَظِیْرُ زَیْدٍ

نوٹ:۔

آپ مضاف ومضاف الیہ کے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ مذکورہ تمام الفاظ، معرفہ کی جانب مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ مثال میں ان الفاظ کا اپنے مابعد سے مل کر، ماقبل کی صفت واقع ہونا بالکل درست ہے۔

(4) اگر مرکب اضافی کے بعد اسم معرفہ اور اس کے بعد کوئی اسم نکرہ.. یا.. جملہ ہو، جیسے

اِبْنُ الْمَرْأَۃِ الْعَالِمُ غَنِیٌّ.... اِبْنَۃُ الرَّجُلِ الصَّالِحَۃُ مَاتَتْ

تو بالترتیب درج ذیل پر عمل کریں۔

(i) دیکھیں کہ وہ اسم معرفہ، مذکر ہے یا مؤنث۔

(ii) اگر مذکر ہو تو اسے مرکب اضافی میں سے مذکر کی اور اگر مونث ہو تو مؤنث کی صفت بنائیں۔

(iii) پھر موصوف صفت کو ملا کر مضاف بنائیں۔

(iv) پھر مضاف ومضاف الیہ کو ملا کر مبتداء بنادیں۔

(v) پھر اسم معرفہ کے بعد واقع ہونے والے اسم نکرہ کو مبتداء کی خبر بنادیں۔

(5) ضمائر نہ موصوف ہوسکتی ہیں، نہ صفت۔

(6) عَلَمْ، عطف بیان اور بدل بن سکتا ہے، مگر صفت نہیں۔

(7) صفت، موصوف سے مقدم نہیں ہو سکتی۔

(8) اسم منسوب، ہمیشہ کسی نہ کسی کی صفت واقع ہوگا، یہ عام ہے کہ اس کا موصوف عبارت میں مذکور ہو..یا..محذوف۔ جیسے

رَكِبَ زَيْدُنِ الْبَغْدَادِيُّ.....يا.....بَعْدَ مَدَنِيٌّ

نوٹ:۔

دوسری مثال میں لفظ رَجُلٌ کو موصوف محذوف مانا جاسکتا ہے۔

(9) اگر اسم موصول کے بعد جار مجرور اور ان کے بعد کوئی اسم نکرہ ہو، جیسے

اَلَّذِىْ فِى الدَّارِ صَالِحٌ

تو اسم موصول کو موصوف اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے اس کی صفت بنائیں گے۔ پھر موصوف کو صفت سے ملا کر مبتداء اور اسم نکرہ کو اس کی خبر قرار دیں گے۔

(10) اگر " ابن ..یا..ابنة..یا..بنت " اعلام کے درمیان آجائیں، جیسے

جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ.....اور.....زَيْنَبُ بِنْتُ اَكْرَمَ شَرِيْفَةُ الْقَوْمِ

تو انہیں ماقبل کے لئے صفت یا بدل اور مابعد کے لئے مضاف بنائیں گے، بشرطیکہ ان کے ذریعے ماقبل عَلَم کے بارے میں خبر دینا مقصود نہ ہو۔ چنانچہ

پہلی مثال میں "بن" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "عبداللہ" کی..اور..دوسری میں "بنت" مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "زینب" کی صفت یا بدل واقع ہوگا۔

نوٹ:۔

اس صورت میں پہلا عَلَم تخفیف کی غرض سے تنوین سے خالی رکھا جائے گا۔

(11) بسا اوقات "اَیٌّ" معنیٰ کمال پر دلالت کرتا ہے، اسے "اَیٌّ کمالیہ" کہتے ہیں۔ جب یہ نکرہ کے بعد واقع ہو، جیسے

خَالِدٌ رَجُلٌ اَىُّ رَجُلٍ

تو اس وقت نکرۂ مذکور کی صفت واقع ہوگا۔ اس وقت عبارت " هُوَ كَامِلٌ فِىْ صِفَاتِ الرِّجَالِ " کے معنی میں ہوگی۔

(12) جمع مکسر، واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے، لہٰذا اگر جمع مکسر کے بعد واحد مؤنث آجائے، جیسے

يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً

توبقیہ شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے جمع مکسر کی صفت قرار دیا جاسکتا ہے۔

(13) اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ، خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے

زَیْدٌ مِّنْھُمْ طَوِیْلٌ

تو پہلے معرفہ کو ذوالحال یا موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے، پھر یہ ذوالحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔

چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً "زَیْدٌ" کو ذوالحال یا موصوف اور "مِّنْھُمْ" کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور "طَوِیْلٌ" کو خبر قرار دیں گے۔

(14) اگر جار مجرور، عبارت کے درمیان میں (نہ کہ شروع میں) کسی اسم معرفہ کے بعد واقع ہوں تو انہیں کسی کے مُتَعَلِّق کر کے ماقبل کے لئے "حال"..یا.."صفت" بنائیں گے۔ جیسے

جَاءَ نِیْ زَیْدٌ مِّنْ شَرِیْفِ الْقَوْمِ لِاسْتِقْرَاضٍ

(زید جو شریف القوم میں سے ہے، میرے پاس قرض طلب کرنے کے لئے آیا۔)

نوٹ:۔

یہاں مِنْ شَرِیْفِ الْقَوْمِ کو مُتَعَلِّق محذوف سے ملا کر زَیْدٌ سے حال..یا..صفت بنائیں گے۔

(15) اور اگر عبارت کے درمیان میں اسم نکرہ کے بعد جار مجرور واقع ہو تو کسی کے مُتَعَلِّق کر کے ماقبل کے لئے صفت بنائیں گے۔ جیسے

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا لِلْاِسْتِغْنَاءِ

نوٹ:۔

☆ اس میں مِنْھُمَا کو مُتَعَلِّق محذوف ثَابِتٌ سے ملا کر "وَاحِدٍ" کی صفت بنائیں گے۔

☆ یہاں ذوالحال حال والی ترکیب درست نہیں ہو سکتی، کیونکہ ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس سے مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ جب کہ یہاں حال مؤخر ہے۔

(16) اسم جمع کی صفت، مفرد بھی آسکتی ہے اور جمع بھی۔ مفرد، اس کے لفظ کے اعتبار سے اور جمع، معنی کا لحاظ کرتے ہوئے۔ جیسے

اِنَّ بَنِیْ فُلَانٍ قَوْمٌ صَالِحٌ اَوْ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ

(17) حرفِ جار "رُبَّ" ہمیشہ نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ اس کا مدخول اسم نکرہ، اکثر موصوف اور اس کے بعد واقع ہونے والا مفرد یا جملہ، اس کی صفت واقع ہوگا۔ جیسے

رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ (میں نے بہت سے کریم لوگوں سے ملاقات کی)

...اور...

رُبَّ رَجُلٍ يَفْعَلُ الْخَيْرَ اَكْرَمْتُهٗ (میں نے بہت سے ایسے لوگوں کی تعظیم کی، جو اچھا کام کرتے ہیں)

(18) بسا اوقات عبارت میں صفت کو موصوف کی جانب مضاف کیا گیا ہوتا ہے۔ یہ اسی وقت ہوگا کہ جب مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان "مِنْ" حرف جار کو مقدر مانا جاسکتا ہو۔ جیسے

كِرَامُ النَّاسِ عِنْدِیْ (لوگوں میں سے کریم لوگ، میرے پاس ہیں)

یہ اصل میں "اَلْكِرَامُ مِنَ النَّاسِ عِنْدِیْ" تھا۔

(19) اگر مفرد، صفت واقع ہو رہا ہو، تو اکثر اسم مشتق ہی ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھی اسم جامد بھی صفت واقع ہو جاتا ہے۔ اس وقت اسے حسب مقام، اسم مشتق کی تاویل میں لیں گے۔ اس کی چند صورتیں یہ ہیں۔

(i) جب مصدر صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

هٰذَا رَجُلٌ عَدْلٌ

نوٹ:۔

یہاں ترکیب کرتے ہوئے "عدل" کو "عادل" کی تاویل میں کیا جائے گا۔ اس کی وجہ، مبتدا و خبر کی پہچان کے قواعد کے تحت بیان کر دی گئی ہے، وہاں ملاحظہ کی جائے۔

(ii) جب اسم اشارہ صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اَكْرِمْ عَلِيًّا هٰذَا

نوٹ:۔

یہاں ترکیب کرتے ہوئے "هٰذا" کو "اَلْمُشَارُ اِلَيْهِ" کی تاویل میں کیا جائے گا۔

(iii) جب "ذو"... یا... "ذات" صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

جَاءَ رَجُلٌ ذُوْ فَضْلٍ ...اور... جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ فَضْلٍ

نوٹ:۔

یہاں ترکیب کرتے ہوئے "ذا" کو "صاحب"... اور... "ذات" کو "صاحبة" کی تاویل میں کیا جائے گا۔

(iv) جب تشبیہ پر دلالت کرنے والا کوئی اسم، صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

رَاَيْتُ رَجُلًا اَسَدًا

نوٹ:۔

یہاں ترکیب کرتے ہوئے "اسدا" کو "شجاعا" کی تاویل میں کیا جائے گا۔

(v) جب "ما" صفت واقع ہو رہا ہو۔جیسے

اَکْرِمْ رَجُلاً مَّا (تو کسی مرد کی تعظیم کر)

نوٹ:۔

یہ "ما" نکرہ موصوفہ کہلاتا ہے۔اس سے کسی شے کو مبہم رکھنے کا ارادہ کیا جاتا ہے۔اسے "مُطْلَقًا غَیْرَ مُقَیَّدٍ بِصِفَةٍ مَّا" کی تاویل میں لے کر صفت بنایا جاتا ہے۔

(20) النحو الکبیر میں یہ قاعدہ بیان کیا جا چکا ہے کہ صفت حقیقی اپنے متبوع کے ساتھ دس چیزوں میں، جب کہ صفت سببی پانچ اشیاء میں وجوباً مطابقت رکھتی ہے۔لیکن بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔مثلاً

(i) جب صفت "فَعُوْلٌ" بمعنی "فاعل" ہو۔جیسے

جَاءَ رَجُلٌ شَكُوْرٌ ..اور.. جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ شَكُوْرٌ

(ii) جب صفت "فَعِيْلٌ" بمعنی "مفعول" ہو۔جیسے

ضُرِبَ رَجُلٌ جَرِيْحٌ ..اور.. ضُرِبَتْ اِمْرَاَةٌ جَرِيْحٌ

(iii) جب مصدر صفت واقع ہو رہا ہو۔جیسے

مَرَّ رَجُلٌ عَدْلٌ ..اور.. مَرَّتْ اِمْرَاَةٌ عَدْلٌ

موصوف وصفت کی ترکیبیں

(1) جب عبارت میں دو اسماء معرفہ۔ یا نکرہ، اکٹھے آجائیں۔ جیسے

(i) ذٰلِکَ الْکِتَابُ جَیِّدٌ

ترکیب:۔

ذٰلِکَ، اسم اشارہ موصوف.... الف لام برائے تعریف.... کِتَابُ مشار الیہ اس کی صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... جَیِّدٌ خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) رَأَیْتُ رَجُلاً مَجْرُوْحًا فِی السَّیَّارَۃِ

ترکیب:۔

رَأَیْتُ، صیغہ واحد متکلم،فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... رَجُلاً موصوف.... مَجْرُوْحًا، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر رَأَیْتُ فعل کا مفعول بہ.... فِی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... سَیَّارَۃِ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... رَأَیْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) فَجَعَلَهُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ (ii) قُتِلَ رَجُلٌ شُجَاعٌ فِی الْحَرْبِ (iii) کَلْبٌ اَسْوَدُ مَاتَ فِی السُّوْقِ (iv) بَیْتٌ اَبْیَضُ وَقَعَ عَلَی الشَّارِعِ (v) وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا (vi) وَلاَ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (vii) فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ (viii) وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ

☆☆☆☆☆☆

(2) جب اسم نکرہ کے بعد جملہ آجائے۔ جیسے

وَجَدْنَا مَاءً غَلَبَ عَلَیْهِ شَیْءٌ طَاهِرٌ

ترکیب:۔

وَجَدْنَا، صیغہ جمع متکلم،فعل ماضی مثبت معروف، اس میں نا ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... مَاءً موصوف.... غَلَبَ، صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف.... عَـــلٰـــی حرف جار.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے

موصوف، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر غَلَبَ فعل کا ظرف لغو....شَیْءٌ موصوف.... ظَاهِرٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر غَلَبَ فعل کا فاعل.... غَلَبَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مَاءٌ موصوف کی صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر وَجَدْنَا فعل کا مفعول بہ.... وَجَدْنَا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ (ii) اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا (iii) هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُوْنَ (iv) فَانْظُرْنِي اِلٰى يَوْمٍ يُبْعَثُوْنَ (v) لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (vi) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا (vii) قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ (viii) وَنَادٰى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ

☆☆☆☆☆

(3) جب مرکب اضافی کے بعد کوئی اسم معرفہ اور اس کے بعد نکرہ مذکور ہو۔ جیسے

اِبْنُ الْمَرْاَةِ الْقَائِمُ غَنِيٌّ

ترکیب:۔

اِبْنُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... مَرْاَةِ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.... الف لام برائے تعریف.... قَائِمُ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... غَنِيٌّ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) جب عبارت میں اسم منسوب آجائے۔ جیسے

(i) رَكِبَ زَيْدُ نِ الْبَغْدَادِيُّ

ترکیب:۔

رَكِبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.... زَيْدُ موصوف.... الف لام برائے تعریف.... بَغْدَادِيُّ

بصیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل۔۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔۔۔۔موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔۔۔۔رَکِبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) بَعُدَ مَدَنِيٌّ

ترکیب:۔

بَعُدَ بصیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف۔۔۔۔مَدَنِيٌّ بصیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف "رَجُلٌ" اس کا نائب الفاعل۔۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف محذوف "رَجُلٌ" کی صفت۔۔۔۔رَجُلٌ موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔۔۔۔بَعُدَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) جَاءَ رَجُلٌ قُرَيْشِيٌّ (ii) اَنَا اَجِيْرٌ مُجْتَهِدٌ (iii) اَنْتَ الْاُسْتَاذُ الصَّالِحُ (iv) هُوَ جَامُوْسٌ اَسْوَدُ

☆☆☆☆☆

(5) جب اسم موصول کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد کوئی اسم نکرہ ہو۔ جیسے

اَلَّذِيْ فِي الدَّارِ صَالِحٌ

ترکیب:۔

اَلَّذِيْ اسم موصول۔۔۔فِي حرف جار۔۔۔۔الف لام برائے تعریف۔۔۔۔دار مجرور۔۔۔۔حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اَلثَّابِتُ محذوف کا ظرف مستقر۔۔ اَلثَّابِتُ میں الف لام برائے تعریف۔۔۔۔ثَابِتُ بصیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔۔۔۔موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء۔۔۔۔صَالِحٌ بصیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل۔۔۔۔اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔۔۔۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَلَّتِيْ عِنْدَ الدَّارِ ضَعِيْفَةٌ (ii) اَلَّذِيْنَ فِي السُّوْقِ تُجَّارٌ (iii) اَللَّذَانِ عَلَى السَّطْحِ صَبِيَّانِ

☆☆☆☆☆

(6) جب نعت۔۔ یا۔ لمن ماعلام کے درمیان واقع ہوں۔ جیسے

(i) جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ

ترکیب:۔

جَاءَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف.....عَبْدُ مضاف..... اَللّٰہِ،اسم جلالت مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.....بن مضاف.....عُمَرَ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر جَاءَ کا فاعل.....مِنَ الْمَدِیْنَةِ جار مجرور مل کر جَاءَ فعل کا ظرف لغو.....جَاءَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) زَیْنَبُ بِنْتُ اَکْرَمَ شَرِیْفَةُ الْقَوْمِ

ترکیب:۔

زَیْنَبُ ،موصوف.....بِنْتُ ،مضاف.....اَکْرَمَ،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.....شَرِیْفَةُ ،صیغہ واحد مؤنث صفت مشبہ،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے مبتداء،اس کا فاعل.....صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مضاف..... قَوْمِ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَحْمَدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ جَاءَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ (ii) فَاطِمَةُ بِنْتُ اَکْرَمَ مَاتَتْ فِیْ مَکَّةَ فِیْ اَیَّامِ الْحَجِّ (iii) زَیْدُ بْنُ اَشْرَفَ بْنِ کَرِیْمٍ یَذْھَبُ اِلٰی عِرَاقٍ لِحُصُوْلِ التَّعْلِیْمِ (iv) بَکْرُ بْنُ سَلَامٍ قَاتَلَ فِی الْحَرْبِ

☆☆☆☆☆

(7) جب مصدر،مقام صفت میں مذکور ہو۔جیسے

ھٰذَا رَجُلٌ عَدْلٌ

ترکیب:۔

ھٰذَا ،اسم اشارہ،مبتداء.....موصوف.....عَدْلٌ ،مصدر،بتاویل "عَادِلٌ" اسم فاعل.....عَادِلٌ ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) زَیْدٌ رَجُلٌ صَلَاحٌ (ii) فَاطِمَةُ صَبِیَّةٌ کَرَامَةٌ (iii) هُمَا رَجُلَانِ حَرْثَانِ

نوٹ:۔ ان امثلہ میں صلاح بمعنی صالح ۔۔کرامۃ، کریمۃ۔۔اور۔۔حرثان، حارثان کے معنی میں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

(8) جب اسم اشارہ صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اَکْرِمْ عَلِیًّا هٰذَا

ترکیب:۔

اکرم، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف۔۔۔اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل۔۔۔علیا، موصوف۔۔۔ھذا، اسم اشارہ، المشار الیہ کی تاویل میں ہو کر اس کی صفت۔۔۔موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔۔۔اکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(9) جب "ذو" یا "ذات" صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

جَاءَ رَجُلٌ ذُوْ فَضْلٍ

ترکیب:۔

جاء، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف۔۔۔رجل، موصوف۔۔۔ذو، مضاف۔۔فضل، مضاف الیہ۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "صاحب" کی تاویل میں ہو کر صفت۔۔۔موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔۔۔جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(10) جب تشبیہ پر دلالت کرنے والا کوئی اسم صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

رَاَیْتُ رَجُلًا اَسَدًا

ترکیب:۔

رایت، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل۔۔۔رجلا، موصوف۔۔۔اسدا، شجاعا کی تاویل میں ہو کر صفت۔۔۔موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔۔۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(11) جب "ما" صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اَکْرِمْ رَجُلاً مَّا

ترکیب:۔

اکـــرم ،صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف....اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل....رجـــلا ،موصوف.... ما ،نکرہ موصوفہ "مُطْلَقاً غَيْرَ مُقَيَّدٍ بِصِفَةٍ مَّا " کی تاویل میں ہو کر اس کی صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ....اکرم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

(12) جب نکرہ کے بعد "اَیٌّ کمالیہ" واقع ہو۔ جیسے

خَالِدٌ رَجُلٌ اَیُّ رَجُلٍ

ترکیب:۔

خالد ،مبتداء....رجل ،موصوف....ای رجل ،بمعنی هو کـامـل فی صفات الرجال....اس میں هو ضمیر واحد مذکر غائب ،مرفوع منفصل ،راجع بسوئے موصوف ،مبتداء.... کـامل ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء ،اس کا فاعل....فـی ،حرف جار....الف لام برائے تعریف....صـفـات ،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت....رجل موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) شَاهِدٌ اُسْتَاذٌ اَیُّ اُسْتَاذٍ (ii) هٰذَا صَدِيْقٌ اَیُّ صَدِيْقٍ (iii) زَيْدٌ اَبٌ اَیُّ اَبٍ

☆☆☆☆☆

(13) جب جمع مکسر کے بعد واحد مؤنث آ جائے۔ جیسے

يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً

ترکیب:۔

یتـلـو ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں واو ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل....صـحـفـا ،موصوف....مـطـهـرة ،صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل....

اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) رَأَيْتُ بُيُوْتًا نَظِيْفَةً (ii) جَاءَ نِسَاءٌ طَيِّبَةٌ فِي الْحَرَمِ (iii) مَشٰى زَيْدٌ طُرُقًا كَثِيْرَةً

☆☆☆☆☆☆

(14) جب عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جیسے

زَيْدٌ مِنْهُمْ طَوِيْلٌ

ترکیب:۔

زید ،موصوف....من ،حرف جار....ھم ،ضمیر جمع مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے غائب،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "الثابت" کا ظرف مستقر....الثابت ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء....

طویل ،صیغہ واحد مذکر غائب،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل....صفت مشبہ اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) بَكْرٌ عَلَى السَّطْحِ جَمِيْلٌ (ii) زَيْنَبُ فِي الدَّارِ نَائِمَةٌ (iii) هِنْدٌ فِي الْحَدِيْقَةِ مَاشِيَةٌ

☆☆☆☆☆☆

(15) جب عبارت کے درمیان میں اسم معرفہ کے بعد جار مجرور واقع ہو۔ جیسے

جَاءَنِيْ زَيْدٌ مِنْ شَرِيْفِ الْقَوْمِ لَا مُعْتَرِضًا

ترکیب:۔

جاء ،صیغہ واحد مذکر غائب....نون وقایہ....ی ،ضمیر واحد متکلم،منصوب متصل،مفعول بہ....زید ،موصوف....من ،حرف جار....شریف ،مضاف....الف لام برائے تعریف....قوم ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "الثابت" کا ظرف مستقر....الثابت ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع

بسوئے موصوف اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل....

لام،حرف جار....استغراض ،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جاء ،فعل کا ظرف لغو....جاء ،فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَعْطَیْتُ زَیْداً مِنْ قُرَیْشٍ دِرْهَماً (ii) مَشٰی بَکْرٌ مِنَ الاَسَاتِذَةِ فِی السُّوْقِ

(iii) جَاءَ الرَّجُلُ مِنَ الْفُقَرَاءِ اِلَی الْجَمَاعَةِ

☆☆☆☆☆☆

(16) جب عبارت کے درمیان میں اسم نکرہ کے بعد جار مجرور واقع ہو۔جیسے

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِلاِسْتِثْنَاءِ

ترکیب:۔

کل ،مضاف....واحد،موصوف....من ،حرف جار....ھما ،ضمیر تثنیہ مؤنث غائب،مجرور متصل ،راجع بسوئے "حاشا وخلا" مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر"ثابت" کا ظرف مستقر....ثابت ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ....کل ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء....

لام،حرف جار....استثناء ،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر"ثابت" کا ظرف مستقر....ثابت ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) طَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الشُّرَفَاءِ دِرْهَماً لاِبْنِهٖ (ii) سَقَطَ صَبِیٌّ مِنَ الاَغْنِیَاءِ فِی الْبِئْرِ

(iii) بَکَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ مِصْرَ فِی الدَّارِ

☆☆☆☆☆

(17) جب "رُبَّ" کے بعد نکرہ موصوفہ واقع ہو۔جیسے

(i) رُبَّ رَجُلٍ کَرِیمٍ لَقِیتُہٗ

ترکیب:۔

رب ،حرف جار.....رجل ،موصوف..... کریم ،صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل.....صفت مشبہ اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.....

لقیت ،صیغہ واحد متکلم،اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل مستتر بارز،اس کا فاعل.....ہٗ،ضمیر واحد مذکر غائب،منصوب متصل،راجع بسوئے رجل کریم ،مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) رُبَّ رَجُلٍ یَفْعَلُ الخَیرَ اَکرَمتُہٗ

ترکیب:۔

رب ،حرف جار.....رجل ،موصوف.....صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے موصوف،اس کا فاعل.....الف لام برائے تعریف.....مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.....

اکرمت ،صیغہ واحد متکلم،اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل مستتر بارز،اس کا فاعل.....ہٗ،ضمیر واحد مذکر غائب،منصوب متصل،راجع بسوئے رجل،مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سبق نمبر......(27)

مؤکد تاکید کا بیان

آپ "النحو الکبیر" میں پڑھ چکے ہیں کہ تاکید کی دو قسمیں ہیں۔

(i) تاکیدِ لفظی ۔(ii) تاکیدِ معنوی ۔

تاکیدِ لفظی، لفظ کی تکرار سے اور تاکید معنوی، معانی کے ملاحظہ سے حاصل ہوتی ہے۔ نیز تاکید معنوی کے لئے آٹھ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(i) كُلٌّ .(ii) نَفْسٌ .(iii) عَيْنٌ .(iv) كِلَاوَ كِلْتَا .(v) اَجْمَعُ .(vi) اَكْتَعُ .(vii) اَبْصَعُ .(viii) اَبْتَعُ.

اب چند باتیں مزید یاد رکھیں۔

(1) تاکیدِ لفظی میں بعینہ سابقہ لفظ کا اعادہ ضروری نہیں، بلکہ بغرض تاکید کبھی ماقبل کا ہم معنی لفظ بھی لایا جاتا ہے۔ جیسے

اَنِی جَاءَ عَلِیٌّ ..اور.. يَاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ..اور.. قُمْنَا نَحْنُ ..اور.. اَكْرَمْتُكَ اَنْتَ

نوٹ:۔

یاد رکھیں کہ اسم ظاہر کی تاکید، نفس عین سے ہوسکتی ہے، کسی اسم ضمیر سے نہیں۔ چنانچہ یوں کہنا غلط ہے، جاء علیٌّ هو۔

(2) اگر کسی اسم ظاہر کے بعد، نفس یا عین حرف جار باء کے ساتھ مجرور نظر آئے، جیسے

جَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِه

تو وہ باء ہمیشہ زائدہ ہوگی اور مابعد اسم براہ راست تاکید بنے گا۔

مؤکد تاکید کی ترکیبیں

(1) جب عبارت میں تاکید لفظی پائی جائے۔ جیسے

(i) اِنَّ اِنَّ حِمَارًا نَاهِقٌ

ترکیب:۔

اِنَّ ،حرف مشبہ بالفعل ،مؤکد.... اِنَّ ،تاکید.... حِمَارًا ،اِنَّ کا اسم.... نَاهِقٌ ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے "اِنَّ" کا اسم ،اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اِنَّ کی خبر.... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ،اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) ضَرِبَ ضَرِبَ اَسَدٌ

ترکیب:۔

ضَرِبَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،مؤکد.... ضَرِبَ تاکید.... اَسَدٌ فاعل.... ضَرِبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) زَيْدٌ زَيْدٌ مُشَرَّفٌ

ترکیب:۔

زَيْدٌ مبتداء ،مؤکد.... زَيْدٌ تاکید.... مُشَرَّفٌ ،صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) جب عبارت میں تاکید معنوی پائی جائے۔ جیسے

(i) جَاءَنِيْ زَيْدٌ نَفْسُهٗ

ترکیب:۔

جَاءَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف.... ن وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم ،منصوب متصل ،مفعول بہ.... زَيْدٌ مؤکد.... نَفْسُ ،مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے مؤکد ،مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید.... مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فعل کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ

ترکیب:۔

انشائیہ ندائیہ ہوا۔

اُسْــــکُــــنْ :صیغہ واحد مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، مؤکد....انــــت :ضمیر واحد مذکر حاضر، مرفوع منفصل، معطوف علیہ....و :حرف عطف....زوج :مضاف....ک :ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تاکید....مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل....الف لام برائے تعریف....جَــنَّةَ :مفعول فیہ....اســـکــن :فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بنداء۔

☆☆☆☆☆

(5) جب کسی اسم ظاہر کے بعد، نفس یا عین، حرف جار باء کے ساتھ مجرور نظر آئے۔ جیسے

جَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهٖ

ترکیب:۔

جاء :صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف....علی :مؤکد....ب :حرف جار زائد....نفس :مضاف....ہ :ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مؤکد، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید....مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل....جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) قُمْنَا نَحْنُ (ii) رَأَيْتُكَ أَنْتَ (iii) طَلَّقْتُكِ أَنْتِ (iv) ضَرِبَتْ هِنْدٌ بِنَفْسِهَا

سبق نمبر......(28)

معطوف ومعطوف علیہ کی پہچان کے قواعد

(1) اسم ،فعل ،حرف ،عامل اور معمول میں سے ہر ایک کا عطف ،اس کے ہم جنس پر ہوگا۔یعنی اسم کا اسم پر ،فعل کا فعل پر ،حرف کا حرف پر ،عامل کا عامل پر اور معمول کا معمول پر۔جیسے

جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو ...اور...اِنَّ زَیْداً یَضْرِبُ الصَّبِیَّ وَیَعْفُوْعَنْ کَثِیْرٍ..اور...اِنَّ الرَّجُلَ یَدْخُلُ فِی الْبَیْتِ وَالْمَرْأَۃَ تَدْخُلُ فِی السُّوْقِ

نوٹ:۔

پہلی مثال میں اسم (یعنی عمرو) کا عطف اسم (یعنی زید) پر ہے۔جبکہ دوسری میں فعل (یعنی یعفو) کا عطف فعل (یعنی یضرب) پر ہے۔اور آخری مثال میں عامل (یعنی تدخل) کا عطف عامل (یعنی یدخل) پر اور معمول (المراۃ) کا عطف معمول (الرجل) پر ہے۔

(2) بسا اوقات طویل عبارت میں ایک سے زیادہ الفاظ معطوف علیہ بننے کا احتمال رکھتے ہیں۔اس صورت میں درست معطوف علیہ کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے حرف عطف کے ماقبل قریب ترین لفظ کو ہٹا کر اس کی جگہ معطوف کو رکھ کر دیکھیں ،اگر ترجمہ وترکیب درست رہے ،تو یہی ہٹایا جانے والا لفظ معطوف علیہ تھا۔

اور اگر ترجمہ وترکیب میں غلطی واقع ہو ،تو اب مزید پیچھے جاتے ہوئے دوسرے قریبی لفظ کے ساتھ یہی معاملہ کیجئے۔وعلی ھذا القیاس ،جب تک کہ صحیح معطوف علیہ نہیں مل جاتا ،اسی طرح پیچھے چلتے جائیے۔مثلاً

اَکَلَ زَیْدٌ نِ الْکُمَّثْرٰی یَوْماًوَضَرَبَ الصَّبِیَّ یَوْماًوَالطَّعَامَ یَوْماًوَالصَّدِیْقَ یَوْماً

(زید نے ایک دن ناشپاتی کھائی اور ایک دن کھانا اور اس نے ایک دن بچے کو مارا اور ایک دن دوست کو)

معنی اور عبارت کے ملاحظہ سے ماقبل قاعدے کا سمجھنا دشوار نہیں۔

(3) مفرد کا عطف ،مفرد پر اور جملے کا جملے پر ڈالنا واجب ہے اور اس کا برعکس ناجائز۔جیسے

شَرِبْتُ اللَّبَنَ وَالْمَاءَ ....اور....اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ وَبِعْتُ الْبَقَرَۃَ

پہلی مثال میں ''الْمَاءَ'' کا عطف فقط ''اللَّبَنَ'' پر ڈالا جائے گا ،نہ کہ ''شَرِبْتُ اللَّبَنَ'' پورے جملے پر۔یونہی دوسری مثال میں ''بِعْتُ الْبَقَرَۃَ'' کا عطف ''اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ'' پورے جملے پر ڈالا جائے گا ،نہ کہ فقط ''الْفَرَسَ'' پر۔

(4) جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر مناسب ہے اور جملہ فعلیہ کا جملہ فعلیہ پر ،اس کا برعکس بھی جائز ہے۔جیسے

جَاءَ رَسُوْلُ اَبِیْکَ وَزَیْدٌ ذَھَبَ (تمہارے والد کا قاصد آیا اور زید گیا)

(5) اسم ظاہر کا عطف اسمِ ظاہر یا اسمِ ضمیر پر اور اسمِ ضمیر کا عطف اسمِ ضمیر یا اسمِ ظاہر پر جائز ہے۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو ... اور ... مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا اَنْتَ وَعَلِیٌّ

اَنَا وَاَنْتَ صَدِیْقَانِ ... اور ... جَاءَ نِیْ عَلِیٌّ وَّاَنْتَ

(6) جار مجرور کا عطف جار مجرور پر بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُجْتَبٰی

نوٹ:۔

مذکورہ قاعدے کے مطابق اس مثال میں "عَلٰی اٰلِہِ الْمُجْتَبٰی" کا عطف "عَلٰی سَیِّدِ الاَنْبِیَاءِ" کے مجموعے پر ہوگا، چنانچہ فقط "سَیِّدِ الاَنْبِیَاء" پر عطف ڈالنا درست نہیں۔

(7) بسا اوقات جملے کے شروع میں واقع ہونے والی واو، عطف کی غرض سے نہیں لائی جاتی۔ جیسے

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ

اس وقت اسے واو برائے استیناف یا واوِ مستانفہ ..اور... جملے کو جملۂ مستانفہ کہتے ہیں۔

(8) لٰکِنْ، چند شرائط کے ساتھ استدراک وعطف کے لئے ہوتا ہے۔

(i) اس کا معطوف مفرد ہو، جملہ نہ ہو۔ (ii) اس سے قبل حرفِ نفی یا نہی ہو۔ اور.. (iii) اس سے پہلے واو نہ ہو۔ جیسے

لَایَقُمْ خَلِیْلٌ لٰکِنْ سَعِیْدٌ

لیکن اگر اس سے قبل جملہ ہو.. یا.. یہ واو کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

تو اس وقت وہ واو زائدہ اور یہ ابتداء کے لئے ہوگا اور ترکیب کرتے ہوئے اسے حرفِ ابتداء کہا جائے گا۔ اور اصل عبارت "لٰکن کان رسول اللہ" ہوگی۔ یعنی یہاں لفظ "رسول"، "کان" محذوف کی خبر ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا، نہ کہ لفظ "ابا" پر عطف کی وجہ سے۔

یونہی اگر یہ ایجاب کے بعد واقع ہو۔ جیسے

قَامَ خَلِیْلٌ لٰکِنْ عَلِیٌّ

تو اس صورت میں بھی ابتداء کے لئے ہوگا۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں لفظ "علی" مبتداء ہے اور اس کی خبر "لم یقم" محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی قَامَ خَلِیْلٌ لٰکِنْ عَلِیٌّ لَمْ یَقُمْ

معطوف ومعطوف علیہ کی ترکیبیں

(1) جب مفرد کا عطف مفرد پر ہو....عام ازیں کہ دونوں اسم ظاہر ہوں..یا..اسم ضمیر۔جیسے

(i) قُتِلَ زَيْدٌ ثُمَّ بَكْرٌ

ترکیب:۔

قُتِلَ ،صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت مجہول....زَيْدٌ،معطوف علیہ.... ثُمَّ ،حرف عطف....بَكْرٌ ، معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کرفعل مجہول کا نائب الفاعل....قُتِلَ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے مل کرفعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اَنَا وَاَنْتَ صَدِيقَانِ

ترکیب:۔

اَنَا ،ضمیر واحد متکلم،مرفوع منفصل،معطوف علیہ.... وحرف عطف....اَنْتَ،ضمیر واحد مذکر حاضر،مرفوع منفصل،معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء.... صَدِيقَانِ خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَنْجَيْنَاهُ وَاَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ (ii) اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (iii) كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصَارًا (iv) وَمَاادْرِي اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ (v) لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْبَعْضَ يَوْمٍ (vi) اِنَّمَا اَشْكُوْبَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ (vii) هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّوْرُ (viii) اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ (ix) اَفَرَاَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى (x) لَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ

☆☆☆☆☆

(2) جب جملے کا عطف جملے پر ہو۔جیسے

كَلَّمَ زَيْدٌ وَسَكَتَ بَكْرٌ

ترکیب:۔

كَلَّمَ ،صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف.... زَيْدٌ اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔وحرف عطف....سَكَتَ صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف....بَكْرٌ اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اِذْهَبْ بِكِتَابِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ (ii) عَبَسَ وَتَوَلّٰى (iii) اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكَ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (iv) مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ (v) اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ (vi) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (vii) هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ (viii) ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (ix) اِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا (x) يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ (xi) سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا (xii) نَمُوْتُ وَنَحْيَا

☆☆☆☆☆

(3) جب جار مجرور کا عطف جار مجرور پر ہو۔ جیسے

زَيْدٌ يَقُوْمُ فِي الدَّارِ اَوْ عَلَى السَّطْحِ

ترکیب:۔

زَيْدٌ ،مبتداء.....يَقُوْمُ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل مضارع مثبت معروف.....اس میں ھو ضمیر، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.....فِي حرف جار.....الف لام برائے تعریف.....دار مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ.....اَوْ حرف عطف.....عَلٰى حرف جار.....الف لام برائے تعریف.....سَطْح مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر يَقُوْمُ فعل کا ظرف لغو..... يَقُوْمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (ii) جَاءَ زَيْدٌ مِنَ السُّوْقِ اَوْ مِنَ الْمَسْجِدِ (iii) يَذْهَبُ بَكْرٌ اِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ اِلَى السُّوْقِ (iv) رَعَى الْاِبِلُ مِنَ الْحَدِيْقَةِ ثُمَّ مِنَ الشِّعْبِ وَمِنَ الشَّارِعِ

☆☆☆☆☆

(4) جب لکن سے قبل واؤ ہو۔ جیسے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ترکیب:۔

ما کان ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف از افعال ناقصہ..... محمد ،اس کا اسم.... ابا ،مضاف..... احد ،موصوف..... من ،حرف جار..... رجال ،مضاف..... کم ،ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ''ثابتٍ'' محذوف کا ظرف مستقر..... ثابتٍ ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.... ابا ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

و ،زائدہ.... لکن ،ابتدائیہ..... رسول ،مضاف..... اللّٰہ ،اسم جلالت، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... و، حرف عطف..... خاتم ،مضاف..... الف لام برائے تعریف..... نبیین ،مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر'' کان ''محذوف کی خبر.... کان ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف از افعال ناقصہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے'' محمد ''اس کا اسم.... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ابتدائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(5) جب'' لکن '' ایجاب کے بعد واقع ہو۔ جیسے

قَامَ خَلِیْلٌ لٰکِنْ عَلِیٌّ

ترکیب:۔

قام ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... خلیل ،اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لکن ،ابتدائیہ.... علی ،مبتداء.... اس کی خبر'' لم یقم '' محذوف.... لم یقم ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ابتدائیہ ہوا۔

سبق نمبر......(29)

مبین عطف بیان کے قواعد

النحو الکبیر میں بیان ہو چکا کہ اگر دو الفاظ میں سے پہلا کم اور دوسرا زیادہ مشہور ہو، تو دوسرا پہلے کے لئے عطف بیان ہوگا۔ یہاں مزید ایک قاعدہ یاد رکھیں کہ

أیْ: حرف تفسیر مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اپنے مابعد کے ساتھ مل کر پیچھے کے لئے عطف بیان ہوتا ہے۔ جیسے

رَأَیْتُ لَیْثاً اَیْ اَسَداً

مبین وعطفِ بیان کی ترکیب

(i) اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ

ترکیب:۔

اَقْسَمَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف..... ب ،حرف جار.....اللّٰہ ،اسم جلالت مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اَقْسَمَ فعل کا ظرف لغو.....اَبُو مضاف.....حَفْصٍ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبین..... عُمَرُ عطف بیان.....مبین اپنے عطف بیان سے مل کر فعل کا فاعل.....اَقْسَمَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) رَأَیْتُ لَیْثًا اَیْ اَسَدًا

ترکیب:۔

رایت ،صیغہ واحد متکلم ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز ،اس کا فاعل.....لیثا ،مبین.....ای ، حرف تفسیر..... اسدا ،عطف بیان.....مبین اپنے عطف بیان سے مل کر مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) جَاءَ اَبُوالْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَی الْعَرَبِ (ii) رَاٰی ذُوالنُّوْرَیْنِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَدُوَّہٗ (iii) ذَھَبَ اَبُوتُرَابٍ عَلِیُّ بْنِ الْمُرْتَضٰی اِلٰی بَیْتِ الْمَالِ (iv) جَاءَ رَجُلٌ اَیْ زَیْدٌ

سبق نمبر......(30)

قسم کے قواعد

(1) قسم کے لئے عموماً حروف جار باء..تاء..اور..واؤ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(2) حرف قسم، اُقْسِمُ (میں قسم کھاتا ہوں) فعل کے قائم مقام ہوتا ہے۔

(3) ہر قسم کا کوئی نہ کوئی جواب قسم ضرور ہوتا ہے۔یہ عام ہے کہ وہ عبارت میں مذکور ہو یا غیر موجود۔جواب قسم وہ جملہ ہوتا ہے، جسے قسم کے بعد یا پہلے ذکر کیا جاتا ہے اور اس میں مقصود قسم مذکور ہوتا ہے۔جیسے

وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْداً

جواب قسم کے بارے میں ضروری باتیں

(i) جواب قسم جملہ اسمیہ ہوگا..یا..فعلیہ۔

☆ اگر جملہ اسمیہ ہو تو مثبت ہوگا..یا..منفی۔

☆ اگر مثبت ہو، تو اس سے پہلے إنَّ حرف مشبہ بالفعل لایا جائے گا..یا..لام ابتدائیہ۔جیسے

وَاللّٰهِ اِنَّ بَكْرًا هَالِكٌ.....اور.....وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِلٌ

☆ اگر منفی ہو تو اس کے ماقبل ماءِ مشابہ بلیس ہوگا..یا..لائے نفی جنس..یا..اِنْ نافیہ۔ جیسے

وَاللّٰهِ مَا زَيْنَبُ ذَاهِبَةٌ....وَاللّٰهُ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ..اور..وَاللّٰهِ اِنِ الاُسْتَاذُ فِي الْجَامِعَةِ

اور......

(ii) اگر وہ جملہ فعلیہ ہو تو بھی مثبت ہوگا..یا..منفی۔

☆ اگر مثبت ہو، تو اسے لام ابتدائیہ اور حرف تقلیل "قد" سے شروع کیا جائے گا..یا..صرف لام ابتدائیہ سے۔جیسے

وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعَ بَكْرٌ صَوْتًا.....اور.....وَاللّٰهِ لَاَدْخُلَنَّ فِي الْمَسْجِدِ

☆ اگر منفی ہو تو فعل ماضی ہوگا..یا..مضارع۔

☆ اگر فعل ماضی ہو تو ما نافیہ سے شروع ہوگا۔جیسے

وَاللّٰهِ مَا اَضْرِبَنَّ زَيْدًا

اور.....

☆ اگر فعل مضارع ہو تو ما نافیہ سے شروع ہوگا..یا..لا نافیہ سے..یا..لن ناصبہ سے۔جیسے

وَاللّٰهِ مَا تَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ.....وَاللّٰهِ لَا تَذْهَبَنَّ اِلَى السُّوْقِ.....وَاللّٰهِ لَنْ يُكْرِمَ ابْنُ بَكْرٍ

قسم وجواب قسم کی ترکیبیں

(1) وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِلٌ

ترکیب:۔

و حرف جر برائے قسم.... اللّٰه ، اسم جلالت مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "اُقْسِمُ" فعل مقدر کا ظرف مستقر.... اُقْسِمُ ، صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر واحد متکلم مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

لام ابتدائیہ برائے تاکید.... زَيْدٌ مبتداء..... قَائِلٌ ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔

(2) وَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو

ترکیب:۔

و حرف جر برائے قسم.... اللّٰه ، اسم جلالت مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "اُقْسِمُ" فعل مقدر کا ظرف مستقر.... اُقْسِمُ ، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر واحد متکلم مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

لا ، برائے نفی جنس مُلْغٰى عَنِ الْعَمَلِ (یعنی ایسا "لا" جسے عمل سے روک دیا گیا).... زید معطوف علیہ.... و ، زائدہ.... لا ، حرف عطف.... عمرو معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء.... فی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... دار مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتان مقدر کا ظرف مستقر.... ثابتان صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے "مبتداء"، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔

(3) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعَ بَكْرٌ صَوْتًا

ترکیب:۔

و حرف جر برائے قسم.... اللّٰه ، اسم جلالت مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "اُقْسِمُ" فعل مقدر کا ظرف مستقر.... اُقْسِمُ ، صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر واحد متکلم مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اُقْسِمُ فعل

اپنے فاعل سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

لام ابتدائیہ برائے تاکید.... قَدْ، حرف تقلیل برائے تقریب.... سَمِعَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... ہُوَ اس کا فاعل.... صَوتًا مفعول بہ.... سَمِعَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔

﴿مشق﴾

(i) وَالْعَصْرِ اِنَّ الاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (ii) وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا .... قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (iii) وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلَنَّ كَذَا (iv) وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (v) وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (vi) وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ...... لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (vii) وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى ...... اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى (viii) وَالضُّحٰى ...... مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (ix) وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا...... اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ (x) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى (xi) وَالطُّوْرِ...... اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ

سبق نمبر......(31)

فعلِ تعجب کے قواعد

(1) "النحو الکبیر" میں بیان کیا جا چکا کہ ثلاثی مجرد سے فعل تعجب کے دو صیغے کثیر الاستعمال ہیں۔

(i) مَا اَفْعَلَهٗ...... جیسے...... مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (کس چیز نے زید کو حسین کر دیا)

(ii) اَفْعِلْ بِهٖ...... جیسے...... اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (کس چیز نے زید کو حسین کر دیا)

نیز وہیں ان کی اصل بھی ذکر کر دی گئی ہے۔ لھذا یہاں فقط ان کی ترکیب بیان کی جائے گی۔

یہاں یہ یاد رکھنا مفید رہے گا کہ قرآن میں "فَعُلَ" کا وزن بھی تعجب کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا (اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں)

فعلِ تعجب کی ترکیب

(1) مَا اَحْسَنَ زَیْدًا

ترکیب:۔

مَا اسمیہ تعجبیہ برائے استفہام، مبتداء....اَحْسَنَ ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھوضمیر واحد مذکر ،مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....زَیْدًا مفعول بہ....اَحْسَنَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

(2) حَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا

ترکیب:۔

حسن ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف....اولئک ،اسم اشارہ اس کا فاعل....رفیقاً فعل اور فاعل کے درمیان نسبت کی تمیز....فعل اپنے فاعل اور نسبت کی تمیز سے مل کر فعلیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

(3) اَحْسِنْ بِزَیْدٍ

ترکیب:۔

اَحْسِنْ ،صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف بمعنی اَحْسَنَ فعل ماضی.... ب حرف جار زائد....زید فاعل....اَحْسِنْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) مَااَصْبَرَبَکْرٌ (ii) اَکْرِمِیْ بِزَیْنَبَ (iii) شَرُفَ زَیْدٌ عِلْماً

سبق نمبر......[32]

افعال مدح وذم کے قواعد

آپ ''النحو الکبیر'' میں جان چکے ہیں کہ

(1) افعال مدح وذم اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔

(2) ''حَبَّذا'' کے علاوہ باقی افعال کے فاعل کے لئے شرط ہے کہ وہ معرف باللام ہو..یا.معرف باللام کی طرف مضاف ہو..یا..ایسی ضمیر مستتر ہو کہ جس کی تمیز نکرہ منصوبہ آ رہی ہو۔

اور.....

(3) حَبَّذا میں ''حَبَّ'' فعل مدح اور ''ذا'' اس کا فاعل ہے۔

(4) ان کے افعال کے بعد واقع ہونے والا اسم مخصوص بالمدح..یا.مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

اب مزید یاد رکھئے کہ

(5) ان افعال کی دو طرح ترکیبیں کی جا سکتی ہیں۔

(i) فعل مدح وذم کو ان کے فاعل سے ملا کر خبر مقدم اور مخصوص بالمدح والذم کو مبتدائے مؤخر بنایا جائے۔

(ii) فعل مدح وذم کو ان کے فاعل کے ساتھ ملا کر ایک الگ جملہ بنا دیا جائے ...اور...مخصوص بالمدح والذم کو مبتداء محذوف ''هُوَ'' وغیرہ کی خبر بنا کر الگ جملہ بنایا جائے۔

(6) بسا اوقات مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم، عبارت میں موجود نہیں ہوتے۔جیسے

نِعْمَ الْعَبْدُ

ایسی صورت میں اس کا تعین کسی لفظی یا معنوی قرینے کی بناء پر ہوگا۔جیسا کہ مثال مذکور میں مخصوص بالمدح حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں، کیونکہ اس کے ماقبل مذکور ہے ،وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ۔

ان افعال کی ترکیبیں

(1) نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

ترکیب (i) :۔

نِعْمَ فعل مدح... الف لام برائے تعریف..... رَجُلُ اس کا فاعل.... نِعْمَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم.... زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (ii) :۔

نِعْمَ فعل مدح... الف لام برائے تعریف..... رَجُلُ اس کا فاعل.... فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

زَیْد مخصوص بالمدح، مبتدائے محذوف ھو کی خبر.... ھو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل مبتداء.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) بِئْسَ رَجُلاً زَیْدٌ

ترکیب:۔

بِئْسَ فعل ذم، اس میں ھو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر ممیز..... رَجُلاً تمیز.... ممیز اپنے تمیز سے مل کر بِئْسَ کا فاعل.... بِئْسَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم.... زَیْد مخصوص بالذم، مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ (ii) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (iii) سَلاَمٌ عَلَیْکُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ (iv) نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (v) فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ (vi) بِئْسَ الْمَصِیْرُ (vii) بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الاِیْمَانِ (viii) فَبِئْسَ الْمَثْوٰی لِلْمُتَکَبِّرِیْنَ (ix) بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلاً (x) لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (xi) لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ (xii) نِعْمَ الرَّجُلُ بَکْرٌ

نوٹ:۔

ان امثلہ میں سے اکثر میں معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے مخصوص بالمدح یا بالذم کی تعیین غالباً دشوار نہیں۔

سبق نمبر .....(33)

اسمائے افعال کا بیان

آپ "النحو الکبیر" میں جان چکے ہیں کہ اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں۔

(i) بمعنی امر حاضر معروف۔ جیسے رُوَیْدَ...(ii) بمعنی فعل ماضی۔ جیسے هَیْهَاتَ...

☆☆☆☆☆

اسمائے افعال کی ترکیبیں

(1) جب یہ اسماء بمعنی امر حاضر معروف ہوں۔ جیسے

رُوَیْدَ زَیْدًا

ترکیب:۔

رُوَیْدَ اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف، اس میں انت، ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... زَیْدًا، مفعول بہ.... رُوَیْدَ اسم فعل، اپنے فاعل اور اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(2) جب یہ افعال بمعنی فعلِ ماضی ہوں۔ جیسے

هَیْهَاتَ زَیْدٌ

ترکیب:۔

هَیْهَاتَ، اسم فعل بمعنی فعل ماضی.... زید اس کا فاعل.... هَیْهَاتَ اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ (ii) شَتَّانَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ (iii) بَلْهَ غُلَامًا (iv) حَیَّهَلْ عَلَی الصَّلٰوۃِ

(v) عَلَیْکَ زَیْدًا (vi) اٰمِیْن

سبق نمبر......(34)

اسمائے کنایات کے قواعد

عمل کے لحاظ سے اسمائے کنایات تین ہیں۔

(1) کَمْ ....(2) کَاَیِّن ....(3) کَذَا....

یہ اسماء اپنی ذات میں موجود ابہام کی بناء پر اولاً ممیّز بنتے ہیں۔ پھر اپنی تمیز سے مل کر مزید صورت اختیار کرتے ہیں۔

ان کی تفصیل:۔

(1) کَمْ کی دو قسمیں ہیں۔

(i) استفہامیہ....(ii) خبریہ....

(i) استفہامیہ:۔

جب یہ معنی استفہام کو متضمن ہو۔ جیسے

کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَهُ؟

کَمْ کِتَاباً اِشْتَرَیْتَ؟

نوٹ:۔

ایسی صورت میں اگر اس کا مابعد فعل ضمیر میں عمل کر رہا ہو، جیسا کہ مثال اول میں ہے، تو اب اسے تمیز سے ملا کر مبتداء بنائیں گے اور مابعد فعل کو خبر۔

اور اگر مابعد فعل ضمیر میں عمل نہ کر رہا ہو، جیسا کہ مثال ثانی میں ہے، تو اسے مفعول بہ بنایا جائے گا۔

اس کا عمل:۔

یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کی تمیز اکثر مفرد ہوتی ہے۔

نیز اکثر اس کے اور اس کی تمیز کے درمیان حرف جار... یا... ظرف کا فاصلہ ہوتا ہے۔ جیسے

کَمْ عِنْدَکَ کِتَاباً؟

کَمْ فِی الدَّارِ رَجُلاً؟

نوٹ:۔

ایسی صورت میں اسے تمیز سے ملا کر مبتداء... اور... جار مجرور یا ظرف کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے۔

اور کبھی کبھی خبر... یا... عامل کا فاصلہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے

كَمْ جَاءَ نِيْ رَجُلاً؟۔

كَمْ اشتَرَيْتَ كِتَاباً؟۔

نوٹ:۔

ایسی صورت میں اگر مابعد فعل اس میں عمل نہ کر رہا ہو، جیسا کہ مثال اول میں ہے، تو اسے مبتداء، ورنہ مفعول بہ بنائیں گے۔

نیز اس کی تمیز کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے

كَمْ مَالُكَ؟

نوٹ:۔

ایسی صورت میں اس میں "كَمْ مَالُكَ دِيْنَاراً" ہے۔

اعرابی لحاظ سے اس کی مختلف حالتیں

اعرابی لحاظ سے اس کی تین حالتیں ہیں۔

(1) مجرور۔(2) منصوب۔(3) مرفوع۔

(1) مجرور:۔

جب اس سے قبل حرف جار... یا... مضاف ہو۔ جیسے

فِيْ كَمْ سَاعَةٍ بَلَغْتَ دِمَشْقَ؟ (تو کتنی دیر میں دمشق پہنچا؟)

رَأْيَ كَمْ رَجُلاً اَخَذْتَ؟ (تو نے کتنے مردوں کی رائے حاصل کی؟)

(2) منصوب:۔

اس میں تین صورتیں ہیں۔

(i) جب مصدر کے بارے میں سوال کیا جائے، اس وقت یہ مفعول مطلق بنے گا۔ جیسے

كَمْ اِحْسَاناً اَحْسَنْتَ؟

(ii) جب ظرف کے بارے میں سوال کیا جائے۔ اس وقت یہ مفعول فیہ بنے گا۔ جیسے

كَمْ مِيْلاً سِرْتَ؟

(iii) جب مفعول بہ کے بارے میں سوال کیا جائے۔ اس وقت یہ مفعول بہ بنے گا۔ جیسے

كَمْ جَائِزَةً نِلْتَ؟ (تو نے کتنے انعام حاصل کیے؟)

(3) مرفوع:۔

اگر ذکر کردہ کسی چیز کے بارے میں سوال نہ ہو تو یہ مرفوع اور مبتداء ہو گا۔ جیسے

كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟

یا خبر ہو گا۔ جیسے

كَمْ كُتُبُكَ؟

نوٹ:۔

اس صورت میں بھی "کم" کو مبتداء اور مابعد کو خبر بنایا جا سکتا ہے، لیکن خبر بنانا اولیٰ ہے۔

(ii) خبریہ:۔

جب یہ خبر دینے کے لئے مستعمل ہو..یا..جب یہ معنی استفہام کو متضمن نہ ہو۔ جیسے

كَمْ عِنْدِيْ رَجُلاً ...اور... كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ

اس کا عمل:۔

اگر اس کے اور اس کی تمیز کے درمیان کسی چیز کا فاصلہ ہو، تو یہ اپنی تمیز کو نصب دے گا۔ جیسا کہ پہلی مثال سے واضح ہے۔
اور اگر درمیان میں کسی چیز کا فاصلہ نہ ہو تو تمیز کی جانب مضاف ہونے کی بناء پر اسے جر دے گا۔ جیسا کہ دوسری مثال میں ہے۔

اس کی ترکیب کا طریقہ:۔

(1) جب کہ ممیّز، تمیز کے درمیان فاصلہ ہو۔

(i) کَم کو ممیّز بنائیں۔

(ii) پھر فاصلے کے بعد واقع اسم منصوب کو اس کی تمیز قرار دیں۔

(iii) پھر ممیّز، تمیز کو ملا کر مبتداء بنا دیں۔

(iv) پھر درمیانی چیز کی ترکیب کر کے اس کی خبر بنا دیں۔

(2) جب کہ ممیّز، تمیز کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

(i) کَم کو ممیّز مضاف بنائیں۔

(ii) مابعد اسم مجرور کو تمیز مضاف الیہ قرار دیں۔

(iii) پھر ممیّز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مابعد فعل کا مفعول بہ مقدم بنے گا۔

(2) کَاَیِّنْ:۔

کَمْ کی مثل کَاَیِّن کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(i) استفہامیہ...(ii) خبریہ...

یہ دونوں صورتوں میں اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے، بشرطیکہ اس سے قبل حرف جار نہ ہو۔ جیسے

کَاَیِّنْ رَجُلاً عِنْدَکَ.... کَاَیِّنْ مِنْ عِلْمٍ حَوَیْتُ....اور.... کَاَیِّنْ رَجُلاً لَقِیْتُ؟

کیوں کہ یہ نہ تو کسی کی جانب مضاف ہوتا ہے اور نہ اس کی جانب کوئی اور کلمہ مضاف ہوتا ہے۔

یہ استفہامیہ ہونے کی صورت میں "مفعول بہ مقدم" ہوگا، جیسا کہ مثال ثالث میں ہے۔

...اور...

خبریہ ہونے کی صورت میں کبھی "مفعول بہ مقدم" ہوگا، جیسا کہ مثال ثانی میں ہے ..اور.. کبھی "مبتداء" واقع ہوتا ہے، جیسا کہ مثال اول سے ظاہر ہے۔ اس کے مبتداء یا مفعول بہ مقدم ہونے کی پہچان عبارت کے ترجمے سے بخوبی حاصل ہو جاتی ہے۔

(3) کَذَا:۔

(i) یہ کبھی عددِ مبہم سے کنایہ ہوتا ہے، جیسے

جَاءَنِیْ کَذَاوَ کَذَارَجُلاً (میرے پاس اتنے اتنے مرد آئے)

اور کبھی جملے سے، جیسے

قُلْتُ کَذَاوَ کَذَا حَدِیْثاً (میں نے یہ یہ بات کی)

(ii) یہ اکثر حرف عطف کے واسطے سے مکرر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ امثلہ مذکورہ میں ہے اور کبھی بغیر تکرار و حرف عطف کے واسطے کے۔ جیسے

وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا

(iii) اس کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے۔

(iv) یہ کبھی فاعل واقع ہوتا ہے، جیسے

سَافَرَ کَذَاوَ کَذَارَجُلاً

0 کبھی نائب الفاعل، جیسے

اُکْرِمَ کَذَاوَ کَذَا مُجْتَهِداً

0 کبھی مفعول بہ، جیسے

اَكْرَمْتُ كَذَا وَكَذَا عَالِماً

0 کبھی مفعول فیہ، جیسے

سَافَرْتُ كَذَا وَكَذَا يَوْماً

0 کبھی مفعول مطلق، جیسے

ضَرَبْتُ اللِّصَّ كَذَا وَكَذَا ضَرْبَةً

0 کبھی مبتداء، جیسے

عِنْدِي كَذَا وَكَذَا كِتَاباً

اور 0 کبھی خبر، جیسے

اَلْمُسَافِرُوْنَ كَذَا وَكَذَا رَجُلاً

نوٹ:۔

معنی کے ملاحظے سے اس کے فاعل ونائب ومبتداء وخبر وغیرہ واقع ہونے کی تعیین مشکل نہیں۔

اسمائے کنایات کی ترکیبیں

(1) جب کم استفہام کے لئے مستعمل ہو اور اس کے بعد واقع ہونے والا فعل ضمیر میں عمل کر رہا ہو۔ جیسے

کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَهُ؟

ترکیب:۔

کم ممیز.... رجلاً تمیز .... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء .... ضربت صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف، اسمیں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل .... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے مبتداء، مفعول بہ .... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر .... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(2) جب کم استفہام کے لئے مستعمل ہو اور اس کے بعد واقع ہونے والا فعل ضمیر میں عمل نہ کر رہا ہو۔ جیسے

کَمْ كِتَاباً اِشْتَرَيْتَ؟

ترکیب:۔

کم ممیز .... کتاباً تمیز .... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم .... اِشْتَرَيْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف، اسمیں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل .... اِشْتَرَيْتَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(3) جب کم خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان ظرف یا جار مجرور کا فاصلہ ہو۔ جیسے

کَمْ عِنْدَکَ رَجُلاً

ترکیب:۔

کم ممیز .... رجلاً تمیز .... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء .... عند مضاف .... ک ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ .... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابتٌ مقدر کا مفعول فیہ .... ثابتٌ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل .... اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر .... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) کَمْ فِی الدَّارِ رَجُلاً؟

ترکیب:۔

کَم ممیز .... رَجُلاً تمیز .... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء .... فی، حرف جار .... الف لام برائے تعریف .... دار، مجرور .... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر .... ثابتٌ، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل .... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر .... مبتداء اپنی خبر سے مل

کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(5) جب کَأَیِّنْ خبر کے لئے مستعمل ہو۔ جیسے

کَأَیِّنْ رَجُلاً عِنْدَکَ

ترکیب:۔

کَـأَیِّـنْ ممیز.... رَجُـلاً تمیز .... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء.... عِـنْـدَ مضاف.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت مقدر کا مفعول فیہ.... ثَـابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(6) جب کَأَیِّنْ استفہام کے لئے مستعمل ہو۔ جیسے

کَأَیِّنْ رَجُلاً لَقِیْتُ؟

ترکیب:۔

کَـأَیِّـنْ ممیز.... رَجُلاً تمیز.... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم.... لَـقِیْـتُ، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... لَقِیْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴾ مشق ﴿

(i) کَأَیِّنْ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنَاھَا (ii) کَمْ فِی السُّوْقِ تَاجِراً؟ (iii) کَأَیِّنْ صَدِیْقاً رَأَیْتَ؟

(iv) کَأَیِّنْ رَجُلاً عِنْدَ الْمَسْجِدِ (v) کَمْ عِنْدَکَ کِتَاباً

(7) جب کَذَا عدد کے لئے مستعمل ہو۔ جیسے

جَاءَنِیْ کَذَا وَ کَذَا رَجُلاً

ترکیب:۔

جَـــــاءَ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... نون وقایہ.... ی، ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... کَـذَا اسم کنایہ معطوف علیہ.... وَ، حرف عطف.... کَـذَا اسم کنایہ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیز.... رَجُـلاً تمیز.... ممیز، اپنی تمیز سے مل کر فاعل.... جاء، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(8) جب کَذَا بات کے لئے مستعمل ہو۔ جیسے

قُلْتُ كَذَا وَكَذَا حَدِيثًا

ترکیب:۔

قُلْتُ ،صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف،اس میں ت ضمیر مرفوع بارز اس کا فاعل.... **كَذَا** اسم کنایہ معطوف علیہ.... و حرف عطف.... **كذا** اسم کنایہ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیز.... **حديثاً** تمیز.... ممیز، اپنی تمیز سے مل کر مقول.... قلت فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔

اس کی باقی تراکیب بالکل اسی طرح ہوں گی۔

{مشق}

(i) وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا (ii) سَافَرَ كَذَا وَكَذَا رَجُلاً (iii) أُكْرِمَ كَذَا وَكَذَا مُجْتَهِداً (iv) أَكْرَمْتُ كَذَا وَكَذَا عَالِماً (v) سَافَرْتُ كَذَا وَكَذَا يَوْماً (vi) ضَرَبْتُ اللِّصَّ كَذَا وَكَذَا ضَرْبَةً (vii) عِنْدِي كَذَا وَكَذَا كِتَاباً (viii) اَلْمُسَافِرُوْنَ كَذَا وَكَذَا رَجُلاً

سبق نمبر......(35)

ما ولا المشبہتان بلیس کے قواعد

ان کے بارے میں تقریباً تمام ضروری باتیں "النحو الکبیر" میں بیان کی جاچکی ہیں۔ یہاں اتنا مزید یاد رکھیں کہ

(1) ان کی خبر پر باء ہمیشہ زائد ہوتی ہے۔ جیسے

وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تعمَلُونَ

☆☆☆☆☆

ان کی ترکیبیں

(1) مَا زیدٌ قَائِماً

ترکیب:۔

مَا مشابہ بلیس.... زیدٌ اس کا اسم.... قَائِماً (حسب سابق) شبہ جملہ اسمیہ ہوکر اس کی خبر.... مَا مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) لا رَجُلٌ عَلَی الشَّارِعِ

ترکیب:۔

لاَ مشابہ بلیس.... رَجُلٌ اس کا اسم.... عَلٰی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... شَارِع مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "مَوجُوداً" مقدر کا ظرف لغو.... مَوجُوداً صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لاَ کا اسم، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر.... لا مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) جب ان کی خبر پر باء زائدہ ہو۔ جیسے

وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تعمَلُونَ

ترکیب:۔

و، حرف عطف.... ما، مشابہ بلیس.... اللّٰہ، اسم جلالت، اس کا اسم.... ب، زائدہ.... غافل، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ما کا اسم، اس کا فاعل.... عن، حرف جار.... ما، اسم موصول.... تعملون

بصیغہ جمع مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں واو ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) وَمَاصَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ (ii) وَمَاهُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (iii) وَمَاهُوَ بِقَوْلِ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (iv) وَمَااَنْتَ بِمَلُوْمٍ

سبق نمبر......(36)

لائے نفی جنس کے قواعد

اس کے بھی تقریباً تمام ضروری قواعد بیان کئے جاچکے ہیں۔ یہاں چند باتیں ضرور یاد رکھیں کہ

(1) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، کو پانچ طرح پڑھا جاسکتا ہے، ہر طرح کی ترکیب، آپس میں تھوڑا فرق رکھتی ہے۔ مثلاً

(i) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (حول اور قوۃ مبنی بر فتح)

ترکیب کا طریقہ:۔

☆ لاَ کو نفی جنس کا قرار دینے کے بعد حَولَ کو اس کا اسم بنائیں۔

☆ پھر اس کے بعد "اِلَّا بِاللّٰهِ" کو مقدر مانیں۔

☆ اس میں "اِلَّا" کو حرفِ اِستثناء قرار دیں۔

☆ "بِاللّٰهِ" کو موصوف محذوف "موجودٌ" کا ظرفِ مستقر بنائیں۔

☆ اور آخر میں "موجودٌ" کو اس کے نائب الفاعل اور ظرفِ مستقر سے ملاکر لائے نفی جنس کی خبر قرار دے کر جملہ اسمیہ خبریہ بنادیں۔

☆ آگے موجودٌ "وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه" میں "وَ" حرفِ عطف... لاَ، برائے نفی جنس... قُوَّةَ، اس کا اسم... اِلاَّ حرفِ استثناء اور بِاللّٰهِ، "موجودة" محذوف کا ظرفِ مستقر ہے۔

باقی ترکیب حسبِ سابق ہوگی۔

(ii) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ (حول مبنی بر فتح قوۃ پر نصب مع تنوین)

ترکیب کا طریقہ:۔

☆ پہلی لا کو برائے نفی جنس، دوسری کو زائدہ، حَولَ کو معطوف علیہ اور قُوَّةً کو حَولَ کے محل قریب کا اعتبار کرتے ہوئے معطوف قرار دیں۔

☆ پھر معطوف علیہ کو اس کے معطوف سے ملاکر لا برائے نفی جنس کا اسم بنائیں۔

☆ اِلَّا کو حرفِ استثناء اور بِاللّٰهِ کو "موجودانِ" محذوف کا ظرفِ مستقر قرار دے کر باقی ترکیب حسبِ سابق کی جائے گی۔

(iii) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ (حول مبنی بر فتح۔ قوۃ مضموم مع تنوین)

ترکیب کا طریقہ:۔

☆ لاؔ کو برائے نفی جنس، حَولَ کو معطوف علیہ بنائیں۔

☆ پھر اِلاَّ بِاللّٰہ کو مقدر مان کو اسے حسبِ سابق "موجود" محذوف کا ظرفِ مستقر بنا کر اسے بھی معطوف علیہ بنائیں

☆ پھر واؤ کو عاطفہ، لا برائے نفی جنس کو لفظاً غیر عامل اور قُوَّۃً کو حَولَ کا معطوف قرار دیں۔

☆ پھر اِلاَّ کو حرفِ استثناء اور بِاللّٰہ کو "موجودۃ" کا ظرفِ مستقر قرار دے کر مجموعے کو ماقبل "موجود" محذوف کا معطوف بنائیں۔

☆ آخر میں حَولَ معطوف علیہ کو قُوَّۃً معطوف سے ملا کر لائے نفی جنس کا اسم اور مبتدا ۱؎ ..اور.."موجودٌ" محذوف معطوف علیہ کو اس کے معطوف سے ملا کر خبر بنائیں۔

☆ پھر لائے نفی جنس کے اسم و مبتداء کو اس کی خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ خبریہ بنادیں۔

(۱۷) لاَ حَوْلٌ وَلاَ قُوَّۃٌ اِلاَّ بِاللّٰہِ (حول اور قوۃ دونوں مضموم مع تنوین)

ترکیب کا طریقہ:۔

☆ پہلی لاء کو برائے نفی جنس اور مُلغٰی عَنِ العَمَلِ (یعنی عمل سے روکی ہوئی) اور دوسری کو زائدہ قرار دیں۔

☆ حَولٌ کو معطوف علیہ اور قُوَّۃٌ کو معطوف بنائیں۔

☆ یہ دونوں مل کر مبتداء ہوں گے۔

☆ پھر اِلاَّ کو حسبِ سابق برائے استثناء اور بِاللّٰہ کو "موجودان" محذوف کا ظرفِ مستقر قرار دے کر خبر بنائیں۔

☆ مبتداء، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا۔

(۷) لاَ حَوْلٌ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ (حول مضموم مع تنوین۔ قوۃ مبنی برفتح)

ترکیب کا طریقہ:۔

☆ یہاں لاء مشابہ بلیس ہے۔

☆ حَولٌ، اس کا اسم ہوگا۔

۱؎ :۔ ایک ہی وقت میں اسم اور مبتداء قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس بات کا اعتبار کریں کہ "حول" لائے نفی جنس سے قریب ہے تو اسے لائے نفی جنس کا اسم ہونا چاہیے، اس اعتبار کو اصطلاحی طور پر اعتبارِ قریب کا نام دیا جاتا ہے۔ اور.. اگر اس بات کا اعتبار کیا جائے کہ اس پر ایک اسم مرفوع کا عطف ہے تو اسے مبتداء بنانا چاہیے، کیونکہ لائے نفی جنس کے بعد اسم مرفوع ہو تو اسے ابتداء کی بناء پر مرفوع اور مبتداء قرار دیا جاتا ہے۔ اس اعتبار کو اصطلاحی طور پر اعتبارِ بعید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پس ان دونوں اعتبارات کی بناء پر اسے اسم و مبتداء قرار دیا گیا ہے۔ ۱۲ منہ

☆ پھر اِلاَّ بِاللّٰهِ کومحذوف مانیں، جس میں الاحرف استثنا اور جار مجرور "موجود" محذوف کا ظرف مستقر ہوگا۔

☆ اسم مفعول کو اس کے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے ملا کر لا کی خبر قرار دے کر جملہ اسمیہ خبریہ بنائیں گے۔

پھر واؤ کو عاطفہ، لا کو برائے نفی جنس اور قُوَّةَ کو اس کا اسم بنائیں۔

☆ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

(2) جب بھی لا کے بعد "بُدَّ" نظر آئے، تو وہ لا، لائے نفی جنس اور "بُدَّ" اس کا اسم ہوگا۔ جیسے

لاَ بُدَّ لِزَيدٍ مِنَ الْعِلْمِ

نوٹ:۔

(i) "بُدَّ" کا معنی ہے چارہ کار۔ لا کے ساتھ اس کا معنی "نہیں ہے کوئی چارہ کار" بنے گا۔ لیکن آسانی اور بامحاورہ بنانے کے لئے اس کا ترجمہ "ضروری ہے" کیا جائے گا۔

(ii) جب لا، "بُدَّ" کے ساتھ مستعمل ہو، تو آگے دو چیزوں کا بیان ضروری ہوتا ہے۔ ایک وہ چیز جسے کسی دوسری شے کی ضرورت ہو، اسے محتاج کہتے ہیں۔

اور دوسری وہ شے جس کی طرف محتاجی وضرورت ہو، اسے محتاج الیہ کہا جاتا ہے۔ محتاج سے قبل لام حرف جار اور محتاج الیہ سے پہلے مِن حرف جار لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ سابقہ مثال میں مذکور ہے۔ ۱۲منہ)

اس کی دو طرح ترکیب کی جاسکتی ہے۔

(i) دونوں جار مجرور کا الگ الگ متعلق نکال کر اول کو لائے نفی جنس کی خبر اول۔۔اور۔۔ثانی کو خبر ثانی قرار دیا جائے۔

(ii) پہلے جار مجرور کا متعلق نکال کر اسے متعلق کا ظرف مستقر اور دوسرے جار مجرور کو اسی متعلق کا ظرف لغو بنا کر صرف ایک خبر بنائی جائے۔

(3) اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور مصدر وغیرہ پر داخل ہونے والا "لا" عموماً لائے نفی جنس ہی ہوتا ہے۔ جیسے

لاَ مُضِلَّ لَهُ۔۔۔لاَ مَشْلُوْدَ فِي الْمِصْرِ۔۔۔لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ

لاَ ضَرِيْفَ فِي الْجَمَاعَةِ۔۔۔لاَ رَيْبَ فِيْهِ۔۔۔لاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

☆☆☆☆☆

لائے نفی جنس کی ترکیبیں

(1) جب اس کا اسم مضاف ہو۔ جیسے

لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ

ترکیب:۔

لَا برائے نفی جنس... غُلَامَ مضاف... رَجُلٍ مضاف الیہ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم... ظَرِيْفٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر واحد مذکر، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم، اس کا فاعل... فِي حرف جار... الف لام برائے تعریف... دَارِ مجرور... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر صفت مشبہ کا ظرف لغو... صفت مشبہ اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر... لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) جب اس کا اسم نکرہ مفردہ ہو۔ جیسے

(i) لَا رَجُلَ فِي الْمَسْجِدِ

ترکیب:۔

لَا برائے نفی جنس... رَجُلَ مبنی بر فتح اس کا اسم... فِي حرف جار... الف لام برائے تعریف... مَسْجِدِ مجرور... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر موجود محذوف کا ظرف مستقر... موجود صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم اس کا نائب الفاعل... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر... لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترکیب:۔

لَا، برائے نفی جنس... اِلٰهَ مبنی بر فتح، موصوف... اِلَّا اللّٰه بمعنی غیرَ اللّٰه ... اس میں غیر مضاف... اللّٰه اسم جلالت، مضاف الیہ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت... اِلٰه، موصوف اپنی صفت سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم...

اس کے بعد موجود محذوف... موجود صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم اس کا نائب الفاعل... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر... لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) جب اس کے بعد کوئی اسم معرفہ آ جائے۔ جیسے

لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو

نوٹ:۔

اس کی ترکیب قسم وجواب قسم کے بیان کے تحت گزر گئی۔

(4) جب اس کے بعد اسم نکرہ مفردہ ہو اور اس پر ایک اور اسم نکرہ مفردہ لائے نفی جنس کے ساتھ عطف ہو رہا ہو۔ جیسے

ترکیب(i) :۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (حول اور قوۃ مبنی بر فتح)

لاَ برائے نفی جنس.... حَولَ، اس کا اسم.... اس کے بعد اِلَّا بِاللّٰہ محذوف، جس میں اِلَّا حرف استثناء، ب حرف جار اور اللّٰہ اسم جلالت مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "مَوجُودٌ" محذوف کا ظرف مستقر.... مَوجُودٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واؤ عاطفہ.... لا برائے نفی جنس.... قوۃ اس کا اسم.... اِلَّا حرف استثناء اور بِاللّٰہ مَوجُودَۃٌ محذوف کا ظرف مستقر ہے۔ باقی ترکیب حسب سابق ہو گی۔

ترکیب(ii) :۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ (حول مبنی بر فتح قوۃ پر نصب مع تنوین)

لاَ برائے نفی جنس.... حَولَ، معطوف علیہ.... وَ حرف عطف.... لاَ زائدہ برائے تاکید.... قُوَّۃً معطوف.... معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم.... اِلَّا حرف استثناء.... ب حرف جار.... اللّٰہ اسم جلالت مجرور.... ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مَوجُودَانِ محذوف کا ظرف مستقر.... مَوجُودَانِ، صیغہ تثنیہ مذکر، اسم مفعول، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر.... لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب(iii) :۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ (حول مبنی بر فتح۔ قوۃ مضموم مع تنوین)

لاَ برائے نفی جنس.... حَولَ معطوف علیہ.... اس کے بعد اِلَّا بِاللّٰہ محذوف.... جس میں اِلَّا حرف استثناء.... ب حرف جار.... اللّٰہ اسم جلالت مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَوجُودٌ محذوف کا ظرف مستقر.... مَوجُودٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول (حسب سابق) اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف علیہ.... واؤ عاطفہ.... لاَ برائے نفی جنس لفظاً غیر عامل.... قُوَّۃٌ، حَولَ معطوف علیہ کا معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم و مبتداء.... اِلَّا حرف استثناء.... بِاللّٰہ (حسب سابق) مَوجُودَۃٌ

کا ظرف مستقر.... یہ مجموعہ ماقبل مَوجُوفَۃٌ محذوف کا معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر.... لائے نفی جنس کا اسم، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (iv) :۔

لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ (حول اور قوۃ دونوں مضموم مع تنوین)

لَا برائے نفی جنس مُلغٰی عن العمل.... اور دوسری کو زائدہ قرار دیں.... حَوْلٌ معطوف علیہ.... و عاطفہ.... لَا زائدہ.... قُوَّۃٌ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء.... اِلَّا حرف استثناء.... بِاللّٰہِ ، مَوجُودَانِ محذوف کا ظرف مستقر.... حسب سابق یہ مجموعہ خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (v) :۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ (حول مضموم مع تنوین۔ قوۃ مبنی بر فتح)

لَا مشابہ بلیس.... حَوْلٌ اس کا اسم.... اس کے بعد اِلَّا بِاللّٰہِ مقدر.... اِلَّا حرف استثناء.... بِاللّٰہِ ، حسب سابق مَوجُوداً محذوف کا ظرف مستقر.... مجموعہ خبر.... لَا مشابہ بلیس کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.... و عاطفہ.... لَا برائے نفی جنس.... قُوَّۃَ اس کا اسم.... باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

(5) جب اس کے بعد بُدَّ آئے۔ جیسے

لَا بُدَّ لِزَیْدٍ مِنَ الْعِلْمِ

ترکیب (i) :۔

لَا برائے نفی جنس.... بُدَّ اس کا اسم.... لِ حرف جار.... زَیْدٍ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ (حسب سابق) اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول.... مِنَ الْعِلْمِ، جار مجرور مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... یہ بھی حسب سابق ترکیب کے مطابق خبر ثانی.... لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (ii) :۔

لَا برائے نفی جنس.... بُدَّ اس کا اسم.... لِ حرف جار.... زَیْدٍ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... مِنَ الْعِلْمِ جار مجرور مل کر اسی ثَابِتٌ کا ظرف لغو.... ثَابِتٌ (حسب سابق) اپنے فاعل اور ظرف مستقر و ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) لَا صَاحِبَ الْخَيْرِ مَلْمُوْمٌ (ii) لَا إِسْرَافَ فِي الْخَيْرِ (iii) لَا رَجُلَ أَفْضَلُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ

(iv) لَا خَيْرَ فِي الْإِسْرَافِ (v) لَا بُدَّ لِلتِّلْمِيْذِ مِنَ الْجُهْدِ (vi) لَا بُدَّ لِلْعَالِمِ مِنَ الْاِحْتِيَاطِ

سبق نمبر.....(37)

مستثنی ومستثنی منہ کے قواعد

ان کے بارے میں تقریبا تمام قابلِ حفظ باتیں "النحو الکبیر" میں بیان کردی گئی ہیں۔ یہاں اتنا مزید یاد رکھیں کہ

(1) مستثنی منہ کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے اور کبھی اسم ضمیر۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْداً..اور..شَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلاً مِنْهُمْ

نوٹ:۔

پہلی مثال میں "الْقَوْم" اور دوسری میں "شَرِبُوْا" کی واؤ ضمیر، مستثنی منہ ہے۔

(2) جب حَاشَا ،خَلَا اور عَدَا کی ترکیب کرنا چاہیں، تو اولاً دیکھا جائے کہ یہ درمیان کلام میں واقع ہیں..یا..بالکل ابتداء میں۔

☆اگر درمیان کلام میں ہوں، جیسے

جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَيْدٍ

تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔

(i) ان تینوں کو حرفِ جار مان کر، انہیں ان کے مجرور سے ملا کر ماقبل فعل کا ظرف لغو بنائیں۔

(ii) انہیں افعال تصور کیا جائے، اس صورت میں ان کا مابعد اسم مفعول بہ ہونے کی بناء پر منصوب، جب کہ فاعل، ان میں ضمیر مرفوع متصل مستتر ہوگی اور یہ افعال اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ماقبل سے حال واقع ہوں گے۔

چنانچہ مذکورہ مثال میں زید کو مجرور ومنصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے

جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَيْدٍ وزَيْداً

☆اور اگر ابتدائے کلام میں واقع ہوں، جیسے

خَلَا الْبَيْتُ زَيْداً

تو فقط ایک صورت جائز ہے یعنی انہیں فعل متصور کر کے ترکیب کی جائے گی۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں "خَلَا" فعل، "الْبَيْتُ" اس کا فاعل اور "زَيْداً" مفعول بہ ہے۔

(3) کبھی "حَاشَا" فقط کسی چیز سے براءت وتنزیہہ کے اظہار کے لئے بمعنی "معاذ اللہ یعنی اللہ کی پناہ" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

حَاشَالِلّٰهِ..یا..حَاشَ لِلّٰهِ..یا..حَاشَا اللّٰهِ..یا..حَاشَ اللّٰهِ

یہ اس صورت میں، اپنے مابعد سے مل کر، مصدر ہونے کی بناء پر اپنے فعل محذوف کا مفعول مطلق بنے گا۔ چنانچہ اصل عبارت یہ

ہوگی۔

خَاشٰی خَاشَالِلّٰہِ....خَاشٰی خَاشَ لِلّٰہِ

خَاشٰی خَاشَا اللّٰہِ....خَاشٰی خَاشَ اللّٰہِ

نوٹ:۔

امثلہ سے واضح ہے کہ اس صورت میں اس کے الف کو باقی رکھنا یا حذف کر دینا دونوں جائز ہیں۔ نیز اس کے مابعد اسم کو یا تو حرف جار لام کے ساتھ مجرور کیا جاتا ہے، جیسا کہ پہلی مثال میں ہے..یا..مضاف الیہ بنایا جاتا ہے، جیسا کہ دوسری مثال میں ہے۔

نیز سیاق وسباق کے لئے لحاظ سے فعل کا کوئی بھی صیغہ محذوف مانا جاسکتا ہے۔ مثلاً واحد یا جمع متکلم وغیرھا۔

(4) جب خَلا اور عَدَا، مَا کے بعد آئیں۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ مَاخَلَازَیْداً..یا..جَاءَ الْقَوْمُ مَاعَدَازَیْداً

تو اس وقت بھی یہ فقط افعال ہوں گے اور ان کے ماقبل ما، کو مصدریہ قرار دیں گے۔ اس صورت میں دو طرح ترکیب کرنا درست ہے۔

(i) ما مصدریہ اپنے مابعد جملے سے مل کر بتاویل مفرد لفظ "وقت" مقدر کا مضاف الیہ بنے گا، پھر مضاف و مضاف الیہ کا یہ مجموعہ فعل سابق کے لئے مفعول فیہ بنایا جائے گا۔

(ii) ان افعال کو مصدر کی تاویل میں کرنے کے بعد اسم فاعل کی تاویل میں کر کے حال بنائیں گے۔ اس صورت میں مذکورہ عبارتیں درج ذیل معنی میں ہوجائیں گے۔

جَاءَ الْقَوْمُ خَالِیْنَ مِنْ زَیْدٍ..یا..جَاءَ الْقَوْمُ عَادِیْنَ مِنْ زَیْدٍ

(5) بسا اوقات عبارت میں لفظ "اِلّا" موجود ہوتا ہے، لیکن درحقیقت استثناء کے لئے مستعمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ "اِن شرطیہ" اور عموماً "لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ" سے مرکب ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے "اِلّا مُرَکَّبہ" کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ "ورنہ" کیا جاتا ہے۔ اس کی پہچان ترجمے اور سیاق وسباق سے ہوتی ہے، نیز اس سے پہلے واؤ ضرور ہوتا ہے۔ جیسے

تَکَلَّمْ بِخَیْرٍ وَاِلَّا فَاسْکُتْ (اچھی بات کہہ ورنہ خاموش رہ)

یہاں اصل عبارت یوں ہے،

تَکَلَّمْ بِخَیْرٍ وَاِنْ لَمْ تَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ فَاسْکُتْ

نوٹ:۔

اس کی ترکیب اور مزید ضروری باتیں شرط و جزاء کے قواعد کے تحت گزر گئیں۔

(6) آپ ابتدائی کتب میں یہ بھی جان چکے ہیں کہ "اِلَّا" اصل میں استثناء اور "غیر" صفت کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ لیکن کبھی کبھی "اِلَّا" کو بطورِ صفت اور "غیر" کو استثناء کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اب یاد رکھیں کہ اگر "اِلَّا" کے بعد کوئی اسم حالتِ رفعی میں آرہا ہو، حالانکہ استثناء کے قواعد کی رو سے اسے منصوب ہونا چاہیئے تھا، تو اس وقت "اِلَّا" وصفی معنی میں استعمال ہو رہا ہوگا، اسے غیر کے معنی میں لے کر مضاف اور مابعد کو مضاف الیہ بنا کر مجموعے کو ماقبل کے لئے صفت قرار دیں گے۔ جیسے حدیث پاک میں ہے،

اَلنَّاسُ هَلْكٰى اِلَّا الْعَالِمُوْنَ وَالْعَالِمُوْنَ هَلْكٰى

اِلَّا الْعَامِلُوْنَ وَالْعَامِلُوْنَ هَلْكٰى اِلَّا الْمُخْلِصُوْنَ

یہ عبارت،

اَلنَّاسُ غَيْرُ الْعَالِمِيْنَ هَلْكٰى وَالْعَالِمُوْنَ غَيْرُ الْعَامِلِيْنَ هَلْكٰى وَالْعَامِلُوْنَ غَيْرُ الْمُخْلِصِيْنَ هَلْكٰى

کے معنی میں ہے۔

نوٹ:۔

(i) هَلْكٰى ، هَالِكٌ اسم فاعل کی جمع ہے۔

(ii) یہاں، الا، استثناء کے لئے نہیں ہوسکتا، کیونکہ کلام موجب میں الا کے بعد ہمیشہ نصب آتا ہے، جبکہ یہاں تمام اسماء، حالتِ رفعی میں ہیں۔

☆☆☆☆☆

مستثنی ومستثنی منہ کی ترکیبیں

(1) جب مستثنی، متصل ہو۔جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ اِلاَّ زَیْدًا

ترکیب:۔

جَـــاءَ ،صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف....الف لام برائے تعریف....قَــوم ُمستثنی منہ....اِلاَّ حرف استثناء.... زَیْدًا مستثنی متصل.... مستثنی منہ، مستثنی سے مل کر فاعل..... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔

مستثنی منقطع کی ترکیب بعینہ اسی طرح ہوگی۔

☆☆☆☆☆

(2) جب مستثنی ،کلامِ غیر موجب میں مستثنی منہ سے پہلے واقع ہو۔جیسے

مَا جَاءَ نِیْ اِلاَّ زَیْدًا اَحَدٌ

ترکیب:۔

مَـا جَاءَ ،صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی منفی معروف.....ن وقایہ کا....ی ضمیر واحد متکلم،منصوب متصل،مفعول بہ.... اِلاَّ حرف استثناء.... زَیْدًا مستثنی مقدم....اَحَدٌ مستثنی منہ.... مستثنی منہ اپنے مستثنی مقدم سے مل کر فاعل.....مَـا جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(3) جب مستثنی حاشا،خلا ..یا.. عدا کے بعد واقع ہو اور انہیں حرف جار مانا جائے۔جیسے

جَاءَ الرِّجَالُ خَلاَ زَیْدٍ

ترکیب:۔

جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف....الف لام برائے تعریف....رِجَالُ فاعل.... خَلاَ حرف جار.....زَیْدٍ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جَاءَ فعل کا ظرف مستقر....جَاءَ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(4) جب مستثنی، حاشا،خلا ..یا.. عدا کے بعد واقع ہو اور انہیں فعل مانا جائے۔جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا

ترکیب:۔

جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... قَوْمُ ذوالحال.... حَاشَا صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.... زَیْدًا مفعول بہ..... حَاشَا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر جَاءَ فعل کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(5) جب مستثنی، لَیْسَ اور لَا یَکُوْنُ کے بعد واقع ہو۔ جیسے

جَاءَ نِی الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا.. اور .. لَا یَکُوْنُ زَیْدًا

ترکیب:۔

اس صورت میں ان کی ترکیب بالکل ویسے ہی ہوگی جیسی حَاشَا، خَلَا اور عَدَا کو افعال ماننے کی صورت میں کی ہے۔

☆☆☆☆☆

(6) جب خلا اور عدا، ما مصدریہ کے بعد واقع ہوں۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ مَا خَلَا زَيْدًا

ترکیب:۔

جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... قَوْمُ اس کا فاعل.... مَا مصدریہ.... خَلَا صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے قوم، اس کا فاعل.... زَیْدًا مفعول بہ..... خَلَا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر بمعنی مُجَاوَزَتِہٖ ہو کر "وقت مقدر" کا مضاف الیہ..... وَقْت، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جَاءَ فعل کا مفعول فیہ.... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(7) جب مستثنی، کلام غیر موجب میں الا کے بعد واقع ہو اور مستثنی منہ مذکور اور مستثنی سے مقدم ہو۔ جیسے

(i) مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا

(ii) مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ

ترکیب(۱):-

مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف..... نون وقایہ کا.....ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.....
اَحَدٌ مستثنیٰ منہ..... اِلَّا حرف استثناء..... زَیْدًا مستثنیٰ..... مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل..... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب(۲):-

مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف..... نون وقایہ کا.....ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.....
اَحَدٌ مبدل منہ..... اِلَّا حرف استثناء..... زَیْدًا بدل..... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل..... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(8) جب مستثنیٰ مفرغ ہو۔ جیسے

مَاجَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ

ترکیب:-

مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف..... نون وقایہ کا.....ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... اِلَّا حرف استثناء، مفرغہ..... زَیْدٌ فاعل..... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(9) جب مستثنیٰ غیر سِوٰی اور سِوَاءٌ کے بعد واقع ہو۔ جیسے

جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ

ترکیب:-

جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... نون وقایہ کا.....ی، ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... الف لام برائے تعریف..... قَوْمٌ ذوالحال..... غَیْرَ مضاف..... زَیْدٍ مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال..... ذوالحال اپنے حال سے مل کر فعل کا فاعل..... ماجاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(10) جب مستثنیٰ منہ اسم ضمیر ہو۔ جیسے

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ

ترکیب:۔

شَرِبُوا ، صیغہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز، مستثنیٰ منہ ..... **مِنْ** حرف جار..... **ہٗ** ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "**النھر**" (جو قرآن میں موجود ہے) مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کا ظرف لغو..... **اِلَّا** حرف استثناء..... **قَلِیلاً** صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف "**قِسماً**" اس کا فاعل..... **مِن** حرف جار..... **ھُم** ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "**الجنود**" (جو قرآن میں مذکور ہے)، مجرور..... **مِنْ** حرف جار اپنے مجرور سے مل کر صفت مشبہ کا ظرف لغو..... **قَلِیلاً** صفت مشبہ اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..... **قِسما** موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ ..... مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر **شَرِبُوا** فعل کا فاعل..... **شَرِبُوا** فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ (ii) مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ (iii) فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ (iv) وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ (v) مَا بَقِيَ اِلَّا كَتِفُهَا (vi) فَاَنْجَيْنَاهُ وَاَهْلَهٗ اِلَّا امْرَاَتَهٗ (vii) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (viii) فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا (ix) لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ (x) اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ (xi) اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ

سبق نمبر......(38)

صفت مشبہ کا بیان

جیسا کہ "النحو الکبیر" میں جانا جا چکا ہے کہ صفت مشبہ کے عمل کے لئے فقط یہ شرط ہے کہ یہ اسم موصول کے علاوہ اپنے ماقبل پانچ چیزوں یعنی مبتداء، موصوف، ذوالحال، حرف نفی یا حرف استفہام میں سے کسی ایک پر اعتماد کئے ہوئے ہو۔ مزید یہ یاد رکھئے کہ

(1) صفت مشبہ کے معمول کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

(i) **مرفوع**:۔

جب وہ فاعل بن رہا ہو۔ جیسے

زَیْدٌ حَسَنٌ خُلُقُهٗ

(ii) **منصوب**:۔

جب وہ مفعول بہ سے مشابہت رکھتا ہو۔ یہ اس کے معرفہ ہونے کی صورت میں ہوگا۔ جیسے

زَیْدٌ حَسَنٌ خُلُقَهٗ

..یا.. جب وہ تمیز واقع ہو رہا ہو۔ یہ نکرہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے

زَیْدٌ حَسَنٌ خُلُقاً

(iii) **مجرور**:۔

جب وہ مضاف الیہ بن رہا ہو۔ جیسے

زَیْدٌ حَسَنُ الْخُلُقِ

(2) فَعِیْلٌ کے وزن پر آنے والا صفت مشبہ کا صیغہ، اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں ہوتا ہے۔ جیسے

رَأَیْتُ جَرِیْحاً

نوٹ:۔

جَرِیْحاً یہاں مَجْرُوْحاً کے معنی میں ہے۔

صفت مشبہ کی ترکیبیں

(1) جب اس سے پہلے مبتداء ہو۔جیسے

زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ

ترکیب:۔

زَیْدٌ مبتداء.... حَسَنٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ.... غُلَامُ مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... حَسَنٌ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... زَیْدٌ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) جب اس سے پہلے موصوف ہو۔جیسے

جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُهٗ

ترکیب:۔

جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... ن وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... رَجُلٌ موصوف.... اَحْمَرُ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ.... وَجْهُ مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر رَجُل موصوف کی صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر جَاءَ فعل کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) جب ماقبل ذوالحال ہو۔جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُهٗ

ترکیب:۔

جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... ن وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... زَیْدٌ ذوالحال.... اَحْمَرَ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ.... وَجْهُ مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر جَاءَ فعل کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) جب اس سے قبل حرف نفی.. یا.. حرف استفہام ہو۔جیسے

اَحَسَنٌ زَیْدٌ

ترکیب(۱) :۔

أحرف استفہام.... حَسَن صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ مبتداء.... زید اس کا فاعل قائم مقام خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (ii) :۔

أحرف استفہام.... حَسَن صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ خبر مقدم.... زید اس کا فاعل قائم مقام مبتداء.... مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔

حرف نفی کے ابتداء میں واقع ہونے کی صورت میں ترکیب کو مذکورہ ترکیب پر قیاس فرمائیں۔

﴿ مشق ﴾

(i) زَیْدٌ شَرِیْفٌ اُسْرَۃً (ii) مَاحَرِیْصٌ زَیْدٌ (iii) اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ

(iv) جَاءَ الرَّجُلُ شَرِیْفًا آبَوُہُ

سبق نمبر......(39)

اسم فاعل کے قواعد

اس کے مشہور اور قابل ذکر ابتدائی قواعد "النحو الکبیر" میں درج کر دیے گئے ہیں، چند باتیں مزید ملاحظہ فرمائیں۔

(1) اسم فاعل کا صیغہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔

(i) معرف باللام ہوگا۔(ii) نہیں ہوگا۔

پہلی صورت میں یہ مطلقاً عمل کرے گا یعنی چاہے اس میں حال...یا...استقبال والا معنی پایا جائے یا نہیں....اور....اس کے ماقبل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک موجود ہو یا نہ ہو۔ جیسے

جَاءَ الْمُعْطِي الْمَسَاكِيْنَ اَمْسِ اَوِ الْآنَ اَوْ غَداً

(وہ آیا جو مساکین کو گزشتہ کل، ابھی یا آنے والے کل عطا فرمانے والا ہے)

دوسری صورت میں عمل کے لئے شرط ہے کہ یہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور اپنے ماقبل چھ چیزوں یعنی مبتداء، ذوالحال، اسم موصول، موصوف، حرف نفی یا حرف استفہام میں سے کسی ایک پر اعتماد کئے ہو۔ جیسے

خَالِدٌ مُسَافِرٌ اَبَوَاهُ (خالد کے والدین سفر کر رہے ہیں یا کریں گے)

يَخْطُبُ عَلِيٌّ رَافِعاً صَوْتَهُ (علی بآواز بلند خطبہ دیتا ہے یا دے گا)

جَاءَ الَّذِيْ ضَارِبٌ عَمْراً (وہ آیا جو عمرو کو مارتا ہے یا مارے گا)

هٰذَا رَجُلٌ مُجْتَهِدٌ اِبْنَاؤُهُ (یہ شخص ہے، جس کے بیٹے محنت کرتے ہیں یا کریں گے)

مَا طَالِبٌ صَدِيْقُكَ رَفْعَ الْخِلَافِ (تیرا دوست اختلاف کو اٹھانے کا طالب نہیں ہے یا نہیں ہوگا)

..اور..

هَلْ عَارِفٌ اَخُوْكَ قَدْرَ الْاِنْصَافِ؟ (کیا تیرا بھائی انصاف کی قدر جانتا ہے یا جانے گا؟)

(2) جب اسم فاعل اپنے مفعول کی جانب مضاف ہو، تو اس مفعول کے تابع میں جر اور نصب دونوں جائز ہیں۔ جیسے

هٰذَا مُدَرِّسُ النَّحْوِ وَالْبَيَانِ ..اور.. هٰذَا مُدَرِّسُ النَّحْوِ وَالْبَيَانَ

نوٹ:۔

(i) یہاں جر، متبوع کے ظاہری اعراب کی بناء پر ہے اور نصب، اس کے محل یعنی مفعول بہ ہونے کی وجہ سے۔

(ii) اسم فاعل اپنے فاعل کی جانب کبھی مضاف نہ ہوگا۔ ہاں مفعول کی جانب ہو سکتا ہے، جیسا کہ مثال سے واضح ہے۔

(3) جب اسم فاعل معرف باللام نہ ہو، تو اس کا معمول اس سے مقدم ہو سکتا ہے۔ جیسے

اَنْتَ الْخَیْرَ فَاعِلٌ

(4) لیکن درج ذیل صورتوں میں اس کی تقدیم جائز نہیں۔

☆ جب اسم فاعل معرف باللام ہو۔جیسے

هٰذَا الْمُکْرِمُ سَعِیْداً

☆ جب اسم فاعل اضافت کی بناء پر مجرور ہو۔جیسے

هٰذَا وَلَدُ مُکْرِمٍ خَالِداً

☆ جب اسم فاعل حرفِ جر غیر زائد کے ذریعے مجرور ہو۔جیسے

اَحْسَنْتُ اِلٰی مُکْرِمٍ عَلِیّاً

نوٹ:۔

اگر اس سے پہلے حرفِ جار زائد ہو تو اب معمول کی تقدیم جائز ہوگی۔جیسے

لَیْسَ سَعِیْدٌ خَالِداً بِسَابِقٍ

اسم فاعل کی تراکیب

(1) جب اسم فاعل معرف باللام ہو۔جیسے

جَاءَ الْمُعْطِی الْمَسَاكِیْنَ اَمْسِ

ترکیب:۔

جاء ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف....الف لام برائے تعریف....مُعْطِی ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف "اَلرَّجُلُ" اس کا فاعل....الف لام برائے تعریف.... مساکین ،مفعول بہ.....امس ،اسم فاعل کا مفعول فیہ....اسم فاعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف محذوف "الرجلُ" اپنی صفت سے مل کر فاعل.... جاء ،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) جب اسم فاعل معرف باللام نہ ہو۔جیسے

یَخْطُبُ عَلِیٌّ رَافِعًا صَوْتَهٗ

ترکیب:۔

یخطب ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل مضارع مثبت معروف....علیّ ،ذوالحال....رافعا ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اس کا فاعل....صوت ،مضاف....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے ذوالحال ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ....اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل....یخطب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) جب اسم فاعل اپنے مفعول کی جانب مضاف ہو۔جیسے

هٰذَا مُدَرِّسُ النَّحْوِ وَالْبَیَانِ

ترکیب:۔

ھذا ،اسم اشارہ ،مبتداء....مدرس ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء ،اس کا فاعل...اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف....الف لام برائے تعریف....نحو ،معطوف علیہ....و ،حرف عطف....الف لام برائے تعریف....بیان ،معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) جب اسم فاعل کا معمول اس سے مقدم ہو۔جیسے

اَنْتَ الْخَیْرَ فَاعِلٌ

ترکیب:۔

انت ،ضمیر واحد مذکر حاضر مرفوع منفصل ،مبتداء....الف لام برائے تعریف.... عمرو ،مفعول بہ مقدم....فاعل ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل ...اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (ii) اَذَاھِبٌ اَنْتَ (iii) مَا جَاحِدٌ اَحَدٌ فَضْلَکَ (iv) اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ (v) مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ الضَّارِبِ اَبُوْہُ عَمْرًا (vi) مَاقَائِمٌ زَیْدٌ (vii) اَنَا الشَّاکِرُ نِعْمَتَکَ اَلْاٰنَ اَوْ غَدًا اَوْ اَمْسِ(viii) زَیْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو اَمْسِ(ix) جَاءَنِیْ زَیْدٌ ضَارِبًا اَبُوْہُ عَمْرًا (x) زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ

سبق نمبر......(40)

اسم مفعول کے قواعد

(1) اسم فاعل کی مثل، اسم مفعول بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا۔

(i) یہ معرف باللام ہوگا۔ (ii) نہیں ہوگا۔

پہلی صورت میں یہ مطلقاً عمل کرے گا یعنی چاہے اس میں حال۔۔یا۔۔استقبال والا معنی پایا جائے یا نہیں۔۔۔اور۔۔۔اس کے ماقبل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک موجود ہو یا نہ ہو۔ جیسے

رَأَیْتُ زَیْدَنِ الْمَضْرُوْبَ غُلَامُہٗ

دوسری صورت میں عمل کے لئے شرط ہے کہ یہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور اپنے ماقبل چھ چیزوں یعنی مبتداء، ذوالحال، اسم موصول، موصوف، حرف نفی یا حرف استفہام میں سے کسی ایک پر اعتماد کئے ہو۔ جیسے

عَزَّ مَنْ کَانَ مُکْرَماً جَارُہٗ

(اس نے عزت کی جس کے پڑوسی کی تعظیم کی جاتی ہے یا کی جائے گی)

(2) اسم مفعول کی، اس کے معمول کی جانب اضافت جائز ہوتی ہے۔ جیسے

عَزَّ مَنْ کَانَ مَحْمُوْدَ الْجِوَارِ

اسم مفعول کی تراکیب

(1) جب اسم مفعول متعدی بیک مفعول ہو۔جیسے

زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ

ترکیب:۔

زید ،مبتداء.....مضروب ،صیغہ واحد مذکر اسم مفعول.....ابو،مضاف.....ہ،ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل ،راجع بسوئے مبتداء،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل.....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداءاپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(2) جب اسم مفعول متعدی بدو مفعول ہو۔جیسے

عَمْرٌو مُعْطٰی غُلَامُهُ دِرْهَمًا

ترکیب:۔

عمرو ،مبتداء.....معطی ،صیغہ واحد مذکر اسم مفعول.....غلام ،مضاف.....ہ،ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل ،راجع بسوئے مبتداء،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل.....درھما ،مفعول بہ.....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداءاپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(3) جب اسم مفعول متعدی بیک مفعول ہو۔جیسے

خَالِدٌ مُخْبَرُ نِ ابْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا

ترکیب:۔

خالد ،مبتداء.....مخبر ،صیغہ واحد مذکر اسم مفعول.....ابن ،مضاف.....ہ،ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل ،راجع بسوئے مبتداء،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل.....عمرا ،مفعول بہ اول.....فاضلا ،حسب سابق ،شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ ثانی.....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

{ مشق }

(i) زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ (ii) اَمَطْوِيٌّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ (iii) مَامَرْكُوْبُ نِ الطِّفْلُ (iv) يَذْهَبُ الرَّجُلُ الْمَضْرُوْبُ بِالسَّوْطِ (v) هٰذَاالْكَلْبُ مَكْرُوْهُ الْوَجْهِ (vi) زَيْدٌ مُعْطٰى غُلَامُهُ دِرْهَمًا (vii) بَكْرٌ مَعْلُوْمُ نِ ابْنُهُ فَاضِلًا

سبق نمبر......(41)

اسم تفضیل کے قواعد

اس کے بارے میں تقریباً تمام ضروری وابتدائی باتیں "النحو الکبیر" میں بیان کی جا چکی ہیں۔ یہاں اتنا مزید یاد رکھیں کہ

(1) اسم تفضیل کے ذریعے جس کی فضیلت کو ظاہر کیا جائے اسے **مُفَضَّل** اور جس کے مقابلے میں ظاہر کی جائے اسے **مُفَضَّل عَلَيْه** کہتے ہیں۔ بسا اوقات اسم تفضیل "مِن" کے ساتھ مستعمل ہونے کی صورت میں، مفضل علیہ کو مشہور ومتعین ہونے کی بناء پر ذکر نہیں جاتا۔ جیسے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

یہاں اصل عبارت یوں تھی،

اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

(2) خَيْرٌ اور شَرٌّ اسمائے تفضیل اصل میں اَخْيَرُ اور اَشَرُّ تھے۔ کثرت استعمال کی بناء پر ہمزہ گرا دیا گیا۔ "اخیر" کی یاء کا فتحہ خاء کو دے دیا اور "اشر" کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔ "خیر" اور "شر" ہو گیا۔ اب انہیں اسی طرح بغیر ہمزہ کے اسم تفضیل کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ.....اور.....شَرُّ النَّاسِ الْمُفْسِدُ

اسم تفضیل کی ترکیبیں

(1) جب یہ "مِنْ" کے ساتھ مستعمل ہو۔جیسے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ

ترکیب:۔

اَللّٰہُ ،اسم جلالت مبتداء.....اَکْبَرُ ،صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء ،اس کا فاعل.....مِنْ حرف جار.....کُلِّ مضاف.....شَیْءٍ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم تفضیل کا ظرف لغو.....اسم تفضیل اپنے ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) جب یہ معرف باللام ہو۔جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ

ترکیب:۔

جَاءَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف.....ن وقایہ کا.....ی ضمیر واحد متکلم ،منصوب متصل ،مفعول بہ.....زَیْد موصوف.....الف لام برائے تعریف.....اَفْضَلُ ،صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے موصوف ،اس کا فاعل.....اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل کا فاعل.....جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) جب یہ اضافت کے ساتھ مستعمل ہو۔جیسے

زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ

ترکیب:۔

زَیْد مبتداء.....اَفْضَل ،صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتداء ،اس کا فاعل.....اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.....الف لام برائے تعریف.....قَوْم مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) جب عبارت میں خیر...یا...شر کا استعمال ہو۔جیسے

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ

ترکیب:۔

خیر ، صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتدائے مؤخر ،اس کا فاعل.....اسم

تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... ناس ،مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم.... من ،اسم موصول.... ینفع ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل مضارع مثبت معروف ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... ناس ،مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(5) شَرُّ النَّاسِ الْمُفْسِدُ

ترکیب:۔

شر ،صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتدائے مؤخر ،اس کا فاعل.... اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... ناس ،مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.... الف لام برائے تعریف.... مفسد ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے موصوف محذوف "الرجل" اس کا فاعل.... اسم فاعل پنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر.... مبتداء ے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) ھٰذَا شَرٌّ لَّکُمْ (ii) خَالِدٌ اَشْجَعُ مِنْ سَعِیْدٍ (iii) اَللّٰہُ اَعْلٰی (iv) ذَھَبَ بَکْرُنِ الْاَکْرَمُ (v) رَأَیْتُ اَشْرَفَ الْاَشْرَافِ (vi) اَنْ تَصُوْمَ خَیْرٌ لَّکُمْ

☆☆☆☆☆

سبق نمبر......(42)

مصدر کے قواعد

مصدر کے بارے میں آپ جان چکے ہیں کہ

(1) جب یہ ماقبل فعل کا ہم معنی ہو، تو مفعول مطلق اور ہم معنی نہ ہو اور علت واقع ہو رہا ہو، تو مفعول لہ ہوگا۔ نیز اس کی چند مزید صورتیں ہیں، جو منصوبات کی پہچان کے سبق میں بالتفصیل بیان کردی گئی ہیں۔

(2) جب یہ مفعول مطلق نہ ہو، تو اپنے فعل والا عمل کرے گا، یعنی لازم والا معنی رکھتا ہو تو فاعل کو رفع اور متعدی ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو نصب بھی دے گا۔ جیسے

يُعْجِبُنِيْ اِجْتِهَادُ سَعِيْدٍ (سعید کا محنت کرنا مجھے تعجب میں مبتلاء کرتا ہے)

سَاءَ نِيْ عِصْيَانُكَ اَبَاكَ (مجھے تیرا اپنے والد کی نافرمانی کرنا، برا محسوس ہوا)..اور..

سَاءَ نِيْ مُرُوْرُكَ بِمَوَاضِعِ الشُّبْهَةِ (مجھے تیرا تہمت کے مقامات سے گزرنا، برا محسوس ہوا)

(3) مصدر عامل ہونے کی صورت میں تین طرح عمل کرتا ہے۔

(i) کبھی اپنے فاعل کی جانب مضاف ہوتا ہے، چنانچہ اس کا فاعل لفظاً مجرور..اور..محلاً مرفوع ہوگا۔[1] جیسے

اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا

(ii) کبھی معرف باللام ہوگا، لیکن یہ بے حد قلیل ہے۔ جیسے

ع .فَلَمْ اَنْكُلْ عَنِ الضَّرْبِ مِسْمَعًا (پس میں مسمع (نامی شخص) کو مارنے سے عاجز نہ ہوا)

(iii) اور کبھی بغیر اضافت والف لام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ

(یا بھوک کے دن کھانا کھلانا رشتے دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو)

☆☆☆☆☆

[1]: لفظی اور محلی اعراب کی مکمل و نفیس وضاحت: "النحو الکبیر میں ملاحظہ فرمائیں۔" (ادارہ)

مصدر کی ترکیبیں

(1) جب مصدر، لازم والا معنی رکھتا ہو۔جیسے

أَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ

ترکیب:۔

أَعْجَبَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف....ن وقایہ کا....ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ....قِیَام مصدر مضاف....زَیْد مضاف الیہ اس کا فاعل....مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر فعل کا فاعل....أعجبَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) جب یہ متعدی والا معنی رکھتا ہو۔جیسے

یَسُرُّنِیْ إِکْرَامُ الْأُسْتَاذِ إِیَّاکَ

ترکیب:۔

یَسُرُّ صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ مضارع مثبت معروف....ن وقایہ کا....ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ....إِکْرَام مصدر مضاف....الف لام برائے تعریف....أُسْتَاذ مضاف الیہ اس کا فاعل.... إِیَّاکَ ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب منفصل، مفعول بہ.... إِکْرَام مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فعل کا فاعل....یَسُرُّ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴾مشق﴿

(i) کَرِهْتُ ضَرْبَ زَیْدٍ عَمْرًا (ii) یَسُرُّنِیْ ضَرْبُ عَمْرٍو زَیْدٌ

(iii) أَکْمَلَ ذِهَابُ تِلْمِیْذٍ مِنَ الْمَدْرَسَةِ

☆☆☆☆☆

سبق نمبر..... (43)

حروف و اسمائے استفہام کا بیان

(1) حروف استفہام فقط دو ہیں۔

(i) هَلْ..... (ii) هَمْزَه(أ).....

باقی تمام الفاظِ استفہام اسماء ہیں۔ مثلاً

مَنْ، مَنْ ذَا، مَا، مَاذَا، مَتٰی، اَيَّانَ، اَيْنَ، كَيْفَ، اَنّٰی، كَمْ.. اور.. اَيٌّ.

(2) جب مَنْ اور مَا کے ذریعے سوال کریں تو

کبھی انھیں مبتداء اور مابعد کو خبر بنائیں گے۔ جیسے

مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ؟....اور....مَا لَوْنُهَا؟

اور کبھی مفعول بہ۔ جیسے

مَنْ اَكْرَمْتَ؟....اور....مَافَعَلْتَ؟

(3) اگر عبارت میں مَنْ ذَا کے ذریعے سوال ہو، جیسے

مَنْ ذَاالَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

تو اس کی دو طرح ترکیب کی جاسکتی ہے۔

(i) "مَنْ" کو مبتداء، اور "ذا" اسم اشارہ کو موصوف.. یا.. مبدل منہ بنائیں۔ پھر اسے مابعد صفت.. یا.. بدل سے ملا کر مبتداء کی خبر بنادیں۔

(ii) مَنْ ذَا کے مجموعے کو مبتداء قرار دیں اور آگے جو کچھ ہو اسے خبر بنائیں۔

(4) اگر جملہ استفہامیہ میں مَتٰی.. یا.. اَيَّانَ.. یا.. اَيْنَ کے ذریعے سوال کیا گیا ہو تو دیکھیں گے کہ ان کے بعد فعل ہے یا اسم۔

اگر فعل ہو۔ جیسے

مَتٰی تَلْعَبُ؟..یا..اَيَّانَ تُسَافِرُ؟..یا..اَيْنَ تَتَعَلَّمُ؟

تو انہیں مابعد فعل کا مفعول فیہ مقدم بنائیں گے۔

اور اگر مابعد اسم ہو، جیسے

مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ؟..یا..اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟..یا..اَیْنَ اَخُوْکَ؟
توانھیں کسی متعلق کا مفعول فیہ بنا کر خبر مقدم اور مابعد کو مبتدائے موخر بنائیں گے۔

(5) اگر"کَیْفَ" کے ذریعے سوال کیا گیا ہو تو درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اولاً دیکھا جائے کہ یہ افعال قلوب سے پہلے واقع ہے..یا..نہیں؟....

اگر ان سے قبل واقع ہو، جیسے

کَیْفَ تَظُنُّ الْاَمْرَ؟

تو اسے مفعول بہ مقدم بنائیں گے۔یہ اس وقت مبنی بر فتح ہوگا۔

اور اگر اس کے بعد افعال قلوب نہ ہوں تو دیکھا جائے کہ اس کا مابعد اس سے مستغنی ہے..یا..نہیں؟..یعنی اس کے بغیر بھی جملہ بن سکتا ہے یا نہیں؟...

اگر مستغنی ہو، جیسے

کَیْفَ جَاءَ خَالِدٌ؟

تو اسے مابعد سے حال بنایا جائے گا۔اس صورت میں یہ لفظاً اور محلاً دونوں طرح منصوب ہوگا اور اسے "عَلٰی اَیِّ حَالَۃٍ" کے معنی میں لیا جائے گا۔چنانچہ مذکورہ عبارت کی اصل "عَلٰی اَیِّ حَالَۃٍ جَاءَ زَیْدٌ؟" ہوگی۔

اور اگر مستغنی نہ ہو، جیسے

کَیْفَ اَنْتَ؟

تو اسے خبر مقدم اور مابعد کو مبتدائے مؤخر بنائیں گے۔اس وقت یہ لفظاً مبنی بر فتح اور محلاً مرفوع ہوگا۔

(6) "اَیٌّ" کے ذریعے سوال ہو تو

کبھی اسے مفعول بہ مقدم بنائیں گے۔جیسے

اَیَّ آیَاتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ؟

اور کبھی مبتداء، جیسے

اَیُّ شَیْءٍ اَکَلَ زَیْدًا (کس چیز نے: زید کو کھالیا؟)

(7) بسا اوقات بظاہر جملہ استفہامیہ ہوتا ہے،لیکن حقیقۃً معنیٔ نفی پر مشتمل ہوتا ہے،یعنی وہاں استفہام نہیں،بلکہ کسی شے کی نفی کرنا مقصود ہوتا ہے۔اس قسم کے استفہام کو استفہام انکاری کہتے ہیں۔جیسے

مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ؟...اور...اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا؟

یہ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ...اور...لَا یُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا کے معنی میں ہے۔اسی لئے بعض علماء کرام نے اس قسم کے جملے کو جملہ انشائیہ کے بجائے جملہ خبریہ میں سے شمار کیا ہے۔پہلی مثال میں "مَن" مبتداء بنے گا۔

(8) اَنّٰی ظرف مکان ہے،چنانچہ اپنے مابعد فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ واقع ہوگا۔جیسے

یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ هٰذَا؟...اور...اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِهَا؟

اگر اس کے بعد فعل مذکور نہ ہو،جیسے پہلی مثال میں ہے،تو معنی کا لحاظ رکھتے ہوئے کسی مناسب فعل کو مقدر ماناجائے گا۔چنانچہ پہلی مثال کی اصل عبارت یوں ہوگی۔ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی یجیء لَکِ هٰذَا؟(اے مریم!یہ رزق تیرے پاس کہاں سے آتا ہے)

حروف واسمائے استفہام کی ترکیبیں

(1) جب ھل کے ذریعے سوال ہو۔ جیسے

هَلْ ضَرَبْتَ عَمْرًا؟

ترکیب:۔

هَل ،حرف استفہام.... ضَرَبْتَ ،صیغہ واحد مذکر حاضر،اس میں تَ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... عَمْرًا مفعول بہ.... ضَرَبْتَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(2) جب ہمزہ کے ذریعے سوال ہو۔ جیسے

أكَفَرْتَ؟

ترکیب:۔

أ،ہمزہ استفہام.... كَفَرْتَ،صیغہ واحد مذکر حاضر،اس میں تَ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... كَفَرْتَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(3) جب مَن کے ذریعے سوال ہو۔ جیسے

(i) مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ؟

ترکیب:۔

مَن اسم موصول برائے استفہام،مبتداء.... اَبُو مضاف.... زَید مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) مَنْ اَكْرَمْتَ؟

ترکیب:۔

مَن ،اسم موصول،برائے استفہام،مفعول بہ مقدم.... اکرمت ،صیغہ واحد مذکر حاضر،فعل ماضی مثبت معروف،اس میں تَ ضمیر مرفوع متصل بارز،اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(4) جب مَن ذا کے ذریعے سوال ہو۔ جیسے

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

ترکیب(1):۔

مَن ،اسم موصول برائے استفہام،مبتداء.... ذَا اسم اشارہ موصوف.... اَلَّذِي اسم موصول.... يَشْفَعُ ،صیغہ واحد مذکر

غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل..... عِنْدَ مضاف..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے ذات جلالت، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یَشْفَعُ فعل کا مفعول فیہ..... اِلاَّ حرف استثناء مفرغہ..... بِ حرف جار..... اِذْنِ مصدر مضاف..... ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے ذات جلالت، مضاف الیہ، اس کا فاعل..... مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یَشْفَعُ فعل کا ظرف لغو..... یَشْفَعُ فعل، اپنے فاعل، مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ..... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت..... ذَا موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۲):۔

مَنْ ذَا ،مبتداء..... اَلَّذِیْ اسم موصول..... باقی حسب سابق۔ آخر میں اسم موصول کو صلہ کے ساتھ ملا کر مبتداء کی خبر قرار دیں گے۔

(5) جب جملے میں استفہام انکاری پایا جائے۔ جیسے

مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اللّٰہُ؟

ترکیب:۔

مَنْ ، موصولہ برائے استفہام ،مبتداء..... یَغْفِرُ ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، مبدل منہ [1] ..... الف لام برائے تعریف..... ذُنُوْبَ ،مفعول بہ..... اِلاَّ مفرغہ..... اَللّٰہُ اسم جلالت (یغفر کی ھو ضمیر سے) بدل..... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل..... یَغْفِرُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ اور بعض کے نزدیک اسمیہ خبریہ ہوا۔

(6) جب ما کے ذریعے سوال کیا جائے۔ جیسے

مَا اسْمُکَ ؟

ترکیب:۔

مَا اسم استفہام مبتداء..... اسمُ مضاف..... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

[1] :۔ یہاں ضمیر کو مبدل منہ اور آگے چل کر اللہ اسم جلالت کو اس سے بدل بنایا گیا، یوں نہ کیا کہ اسم جلالت کو فاعل بنایا دیا جاتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری صورت میں خبر بننے والے جملہ خبریہ میں ضمیر عائد موجود نہ ہوتی، جب کہ قاعدہ ہے کہ جب جملہ، خبر بن رہا ہو تو اس میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جو مبتداء کی طرف لوٹ رہی ہو۔ ۱۲منہ

(7) جب کیف کے ذریعے سوال کیا جائے اور یہ افعال قلوب سے پہلے واقع ہو۔جیسے

کَیْفَ تَظُنُّ الاَمْرَ؟

ترکیب:۔

کیف ،مفعول بہ اول مقدم....تظن ،صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف ،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل....الف لام برائے تعریف....امر،مفعول بہ ثانی....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اول وثانی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(8) جب کیف کے ذریعے سوال کیا جائے ،یہ افعال قلوب سے پہلے واقع نہ ہواور اس کا مابعد اس سے مستغنی ہو۔جیسے

کَیْفَ جَاءَ خَالِدٌ؟

ترکیب:۔

کَیْفَ، علٰی اَیِّ حالۃٍ کے معنی میں ہوکر حال مقدم....جاء ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف....خالد ،ذوالحال....ذوالحال اپنے حال مقدم سے مل کر فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(9) جب کیف کے ذریعے سوال کیا جائے ،یہ افعال قلوب سے پہلے واقع نہ ہواور اس کا مابعد اس سے مستغنی نہ ہو۔جیسے

کَیْفَ اَنْتَ؟

ترکیب:۔

کیف ،فِی اَیِّ حَالۃٍ ،کے معنی میں ہوکر خبر مقدم....ضمیر واحد مذکر حاضر،مرفوع منفصل ،مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر،اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(10) جب متی کے ذریعے سوال کیا جائے۔جیسے

(i) مَتٰی تَذْھَبُ؟

ترکیب:۔

مَتٰی ،ظرف زمان برائے استفہام ،مفعول فیہ مقدم....تذھب ،صیغہ واحد مذکر حاضر،فعل مضارع مثبت معروف ،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ؟

ترکیب:۔

مَتٰی ،ظرف زمان ،برائے استفہام ،فعل محذوف "یَجِیْءُ" کا مفعول فیہ....یجیء ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل مضارع

مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم....نصر، مضاف....الله، اسم جلالت مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(11) جب "اَیَّانَ" کے ذریعے سوال کیا جائے۔ جیسے

(i) اَیَّانَ تُسَافِرُ؟

ترکیب:۔

ایان، ظرف زمان برائے استفہام، مفعول فیہ مقدم....تسافر، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟

ترکیب:۔

ایان، ظرف زمان، برائے استفہام، فعل محذوف "یَجِیْءُ" کا مفعول فیہ....یجیء، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم....یوم، مضاف....الف لام برائے تعریف....دین، اسم جلالت مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(12) جب این کے ذریعے سوال کیا جائے۔ جیسے

(i) اَیْنَ تَتَعَلَّمُ؟

ترکیب:۔

این، ظرف زمان برائے استفہام، مفعول فیہ مقدم....تتعلم، صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) اَیْنَ اَخُوْکَ؟

ترکیب:۔

این، ظرف زمان، برائے استفہام، "موجودٌ" محذوف کا مفعول فیہ....موجود، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم....اخ، مضاف....ک، ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل

کر مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(13) جب "اَیٌّ" کے ذریعے سوال کیا جائے۔ جیسے

(i) اَیَّ آیَاتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ؟

ترکیب:۔

ای، مضاف.... ایات، مضاف الیہ مضاف.... اللہ، اسم جلالت، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کا مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم.... تنکرون، صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف، اس میں واو ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) اَیُّ شَیْءٍ اَکَلَ زَیْدًا

ترکیب:۔

ای، مضاف.... شیء، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.... اکل، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... زیداً، مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ:۔

کَمْ، کی ترکیب وقواعد اسمائے کنایات کے سبق میں ملاحظہ فرمائیں، نیز اَنّٰی کی ترکیب کو تراکیب سابقہ پر غور کر کے حل فرمائیں۔

﴿مشق﴾

(i) یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا؟ (ii) اَنّٰی یُحْیِیْ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا؟ (iii) اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا؟ (iv) اَیْنَ تَذْھَبُ لِتَعَلُّمِ الْقُرْآنِ؟ (v) اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ؟ (vi) اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ؟ (vii) وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ (viii) مَتٰی ضَرَبَ زَیْدٌ؟ (ix) مَنْ ضَرَبْتَہٗ؟ (x) مَنْ یَضْرِبُہٗ زَیْدٌ؟ (xi) اَیَّ الْاَمْوَالِ یُکَلِّبُوْنَ؟ (xii) اَیُّ رَجُلٍ قَتَلَ فِیْلًا؟

☆☆☆☆☆

سبق نمبر......(44)

ترکیب کے بعد عبارت پر کئے جانے والے سوالات
اور جوابات کا طریقہ

اساتذہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ جب بھی کسی جملے کی ترکیب مکمل کروائیں، تو اس کے بعد "خصوصاً ابتداء میں" اجرائے قوانین اور طلبہ کے امتحان کی غرض سے اس عبارت کے اعراب کے بارے میں سوالات کرکے مع دلیل جوابات طلب فرمائیں۔ نیز طلبہ خود بھی حفظ شدہ قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس طرح کے سوالات کے ذریعے مشق کر سکتے ہیں۔ مثلاً

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

سوال:۔ یہاں إِنَّ کیوں پڑھا؟ أَنَّ کیوں نہیں؟ جواب:۔ کیونکہ ابتدائے کلام میں واقع ہے۔

سوال:۔ اسم جلالت پر نصب کیوں آیا؟ جواب: إِنَّ کا اسم ہے۔

سوال:۔ اس کے إِنَّ کے اسم ہونے پر کیا دلیل ہے؟ جواب:۔ کیونکہ جب إِنَّ کے بعد ایک اسم معرفہ اور ایک نکرہ ہو تو معرفہ کو اس کا اسم قرار دیتے ہیں۔

سوال:۔ کل پر کسرہ کس وجہ سے ہے؟ جواب:۔ مجرور ہے۔

سوال:۔ شی مجرور کیوں ہے؟ جواب:۔ کل کا مضاف الیہ ہے۔

سوال:۔ آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟ جواب:۔ کیونکہ کل لازم الاضافۃ ہے یعنی یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔

سوال:۔ قدیر پر رفع کی کیا وجہ ہے؟ جواب: إِنَّ کی خبر ہے۔

سوال:۔ کیا وجہ ہے کہ اسم جلالت کو إِنَّ کا اسم اور قدیر کو خبر قرار دیا گیا، اس کا برعکس کیوں نہیں کیا؟ جواب:۔ کیونکہ إِنَّ کے اسم و خبر کے وہی قواعد ہیں جو مبتداء خبر کی پہچان کے ہیں اور مبتداء خبر کی پہچان کے سلسلے میں یہ قاعدہ ہے کہ دو اسماء میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتداء اور خبر کو نکرہ بنایا جائے گا۔

سوال:۔ علی کل شی کو ظرف لغو کیوں کہا، ظرف مستقر کیوں نہیں؟ جواب:۔ کیونکہ متعلق عبارت میں موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

نوٹ:۔

اسی پر قیاس کرتے ہوئے دوسری تمام تراکیب کے سوالات خود تیار فرمالیں۔

سبق نمبر.....(45)

ترکیبی نمونہ

اس سبق میں کچھ عبارات اوران کی تراکیب ذکر کی جائیں گی، انہیں بغور ملاحظہ فرمائیں، ان شاء اللہ ترکیب سمجھنے میں مزید آسانی محسوس ہوگی۔

(1) وَاِنْ كَانَ آخِرُهُ وَاوًا مَضْمُوْمًا مَاقَبْلَهَا فَلَبِّثْهَا يَاءً وَعَمِلْتَ كَمَا عَمِلْتَ الْآنَ

(اوراگر اسکا آخرایسی واو ہو کہ جس کا ماقبل مضموم ہے تواسے یاء سے تبدیل کردو اور اسی طرح عمل کرو جیسا ابھی عمل کیا تھا)

ترکیب:۔

و ،مستانفہ.....ان ،حرف شرط.....کان ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ.....اخر ،مضاف.....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرفعل ناقص کا اسم.....واوا ،موصوف.....مضموما ،صیغہ واحد مذکر اسم مفعول.....ما ،اسم موصول.....قبل ،مضاف.....ھا ،ضمیر واحد مؤنث غائب ،مجرور متصل ،مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر" ثَبَتَ "فعل مقدر کا مفعول فیہ.....ثَبَتَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے اسم موصول ،اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم مفعول کا نائب الفاعل.....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر "وَاوًا" موصوف کی صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کرفعل ناقص کی خبر..... کان ،فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.....

فَلَبِّثْ ،صیغہ واحد مذکر حاضر ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز ،اس کا فاعل.....ھا ،ضمیر واحد مؤنث غائب ،منصوب متصل ،مفعول بہ اول.....یاءً ،مفعول بہ ثانی.....فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اول وثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ.....و ،حرف عطف.....عملت ،صیغہ واحد مذکر حاضر ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز ،اس کا فاعل.....ک ،حرف جار.....ما ،اسم موصول.....عملت ،صیغہ واحد مذکر حاضر ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز ،اس کا فاعل.....الآن ،مفعول فیہ.....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر عملت فعل کا ظرف لغو.....فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف.....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء.....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(2) وَالْغَلَبَةُ فِي الْمَائِعَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَاحِدٍ مِنْ مَائِعٍ لَهُ وَصْفَانِ فَقَطْ كَاللَّبَنِ لَهُ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَلَارَائِحَةَ لَهُ

(اور مائع اشیاء میں غلبہ، ایسے مائع کے ایک وصف کے ظہور کے ساتھ ہوگا، کہ جس کے لئے فقط دو اوصاف ہوں، جیسے دودھ کہ اس کے لئے رنگ اور ذائقہ ہے اور اس کی کوئی بو نہیں ہوتی۔)

ترکیب:۔

و ،مستانفہ.....الف لام برائے تعریف..... **غلبة** ،ذوالحال..... **فی** ،حرف جار.....الف لام برائے تعریف..... **مائعات** ،مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ''ثابتة'' کا ظرف مستقر..... **ثابتة** ،واحد مؤنث اسم فاعل، اسمیں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.. م فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتداء.....

ب ،حرف جار..... **ظهور** ،مصدر مضاف..... **وصف** ،موصوف..... **واحد** ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول.....

من ،حرف جار..... **مائع** ،موصوف..... **لام** ،حرف جار..... **ہ** ،ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ''ثَابِتَانِ'' محذوف کا ظرف مستقر..... **ثابتان** ،صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم..... **وصفان** ،مبتدائے مؤخر.....مبتدائے مؤخر، اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر **مائع** موصوف کی صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..... **من** ،حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ''ثابت'' محذوف کا ظرف مستقر..... **ثابت** ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی..... **وصف** ،موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر **ظهور** کا مضاف الیہ..... **ظهور** ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ''ثابتةٌ'' محذوف کا ظرف مستقر..... **ثابتةٌ** ،صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

ف ،جزائیہ..... **فقط** ،اسم فعل بمعنی ''اِنْتَهِ''.....اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.....اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر شرط محذوف ''اِذَا اَثْبَتُّ فِی الْمَائِعِ وَصْفَیْنِ '' کی جزاء.....شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ک ،مشبہ جارہ.....الف لام برائے تعریف..... **لبن** ،ذوالحال..... **لام** ،حرف جار..... **ہ** ،ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ''ثَابِتَانِ'' محذوف کا ظرف مستقر..... **ثابتان** ،صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں

ما ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم...الف لام برائے تعریف....لون ،معطوف علیہ....و ،حرف عطف....الف لام برائے تعریف.... طعم ،معطوف ....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر ،اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ....حرف عطف....لا ،برائے نفی جنس....والصحة ،اس کا اسم....لام ،حرف جار....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" ثابت " محذوف کا ظرف مستقر....ثابت ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم ،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور ....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "مَثَلْتُ مَثَلاً" کا ظرف مستقر....اس میں مَثَلْتُ صیغہ واحد متکلم ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....مثلا ،مفعول مطلق....مثلت ،فعل اپنے فاعل ،مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(3) جَمَعْتُ فِیْهِ مُهِمَّاتِ النَّحْوِ عَلٰی تَرْتِیْبِ الْکَافِیَةِ مُبَوَّباً وَمُفَصَّلاً بِعِبَارَةٍ وَاضِحَةٍ مَعَ اِیْرَادِ الاَمْثِلَةِ فِیْ جَمِیْعِ مَسَائِلِهَا مِنْ غَیْرِ تَعَرُّضٍ لِلْاَدِلَّةِ وَالْعِلَلِ لِئَلَّا یُشَوِّشَ ذِهْنَ الْمُبْتَدِئِ عَنْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ

(میں نے اس کتاب میں نحو کے مسائل کو کافیہ کی ترتیب پر باب وار اور فصل وار ،واضح عبارت اور تمام مسائل کے بارے میں مثالوں کے ساتھ ،دلائل اور علتوں کی جانب توجہ کئے بغیر جمع کیا ہے)

ترکیب:۔

جمعت ،صیغہ واحد متکلم ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز ،ذوالحال....

فی ،حرف جار....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے کتاب ہدایۃ النحو ،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جمعت فعل کا ظرف لغو اول....

مھمات ،مضاف....الف لام برائے تعریف....نحو ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جمعت فعل کا مفعول بہ....

علی ،حرف جار....ترتیب ،مضاف....الف لام برائے تعریف....کافیۃ ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ

سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جمعت فعل کا ظرف لغو ثانی....

مبوّباً ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے ذوالحال ،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ....**و** ،حرف عطف.... **مفصّلا** ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے ذوالحال ،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال....**تُ** ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر جمعت فعل کا فاعل....

ب ،حرف جار....**عبارة** ،موصوف.... **واضحة** ،صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے موصوف ،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جمعت فعل کا ظرف لغو ثالث....

مع ،مضاف....**ایراد** ، مصدر مضاف الیہ مضاف....الف لام برائے تعریف....**امثلة** ،مضاف الیہ....**فی** ،حرف جار....**جمیع** ،مضاف....**مسائل** ،مضاف الیہ ،مضاف....**ھا** ،ضمیر واحد مؤنث غائب ،مجرور متصل ،مضاف الیہ....**مسائل** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جمیع مضاف کا مضاف الیہ....**جمیع** ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....**فی** ،حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ایراد مصدر کا ظرف لغو اول....

من ،حرف جار....**غیر** ،مضاف....**تعرُّض** ،مصدر ،مضاف الیہ مضاف....**لام** ،حرف جار....الف لام برائے تعریف....**ادلة** ،معطوف علیہ....**و** ،حرف عطف....الف لام برائے تعریف....**علل** ،معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور....**لام** ،حرف جار اپنے مجرور سے مل کر تعرض مصدر کا ظرف لغو اول....

لام ،حرف جار....**اَنْ** ،مصدریہ....**لایُشَوِّشَ** ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل مضارع منفی معروف ،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے کتاب ہدایۃ النحو ،اس کا فاعل....**ذھن** ،مضاف....الف لام برائے تعریف....**مبتدی** ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ....**عن** ،حرف جار....**فھم** ،مضاف....الف لام برائے تعریف....**مسائل** ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....**عن** ،حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **لایشوش** فعل کا ظرف لغو....**لایشوش** ،فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور....

لام ،حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **تعرض** مصدر کا ظرف لغو ثانی....**تعرض** ،مصدر اپنے دونوں ظرف لغو سے مل کر غیر ،مضاف کا مضاف الیہ....**غیر** ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر من حرف جار کا مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل

کرا یراد مصدر کا ظرف لغو ثانی....ایراد ، مصدر مضاف، اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر مع مضاف کا مضاف الیہ....مع ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جمعت فعل کا مفعول فیہ....جمعت ،فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ،مفعول فیہ اور تینوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(4) اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ یُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَیْثُ الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَكَیْفِیَّةُ تَرْكِیْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ

(نحو چند ایسے اصولوں کا علم ہے، جن کے ذریعے معرب ومبنی ہونے کی حیثیت سے تینوں کلمات کے احوال اور ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملانے کا طریقہ جانا جاتا ہے)

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف....نحو ،مبتداء....علم ،مصدر....ب ،حرف جار.... اصول ،موصوف....یعرف ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل مضارع مثبت مجہول....ب ،حرف جار....ھا ،ضمیر واحد مؤنث غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے موصوف ،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول.... احوال ،مضاف....اواخر ،مضاف الیہ مضاف....الف لام برائے تعریف.... کلم ،موصوف....الف لام برائے تعریف....ثلث ،صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر اواخر مضاف کا مضاف الیہ....اواخر ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر احوال مضاف کا مضاف الیہ....احوال ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ....و ،حرف عطف....کیفیۃ ،مضاف.... ترکیب ،مصدر،مضاف الیہ مضاف....بعض ،مضاف الیہ مضاف....ھا ،ضمیر واحد مؤنث غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے الکلم ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ترکیب مصدر کا مضاف الیہ....

مع ،مضاف....بعض ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ترکیب مصدر کا مفعول فیہ....ترکیب ،مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر کیفیۃ مضاف کا مضاف الیہ.... کیفیۃ ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یعرف فعل مجہول کا نائب الفاعل....

من ،حرف جار....حیث ،مضاف....الف لام برائے تعریف....اعراب ،معطوف علیہ....حرف عطف.... بناء ،معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ....حیث ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے

مجرور سے مل کر یعرف فعل مجہول کا ظرف لغوثانی...فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر اصول موصوف کی صفت....اصول موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.... ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر علم مصدر کا ظرف لغو....مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر " مَابِهِ الْاِنْكِشَافُ " کے معنی میں ہوکر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(5) وَهِيَ لَا تَدُلُّ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ ذِكْرِ مَامِنْهُ الْاِبْتِدَاءُ

(اور وہ (یعنی من) ابتداء والے معنی پر دلالت نہیں کرتا مگر اس چیز کے ذکر کے بعد کہ جس سے ابتداء کی گئی ہو)

ترکیب:۔

و حرف عطف.... ھی ضمیر واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے "مِنْ" مبتداء....لا تدل صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع منفی معروف، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....علی حرف جار....ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "معنی ابتداء" مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو...الا مفرغ....بعد مضاف....ذکر مضاف الیہ مضاف....ما اسم موصول....من حرف جر....ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثابت" محذوف کا ظرف مستقر....ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم....الف لام برائے تعریف....ابتداء مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ....ذکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ....بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لا تدل فعل کا مفعول فیہ....لا تدل فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(6) فَيَعْمَلُ مُنْصَرِفٌ لِقُبُوْلِهَا الْهَاءَ

(چنانچہ عمل منصرف ہے، اس کے ہاء کو قبول کر لینے کے سبب)

ترکیب:۔

ف جزائیہ.... یعمل مبتداء....منصرف صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....لام حرف جار....قبول مصدر مضاف....ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے

مبتداء، مضاف الیہ اور مصدر کا فاعل....الف لام برائے تعریف....مصدر کا مفعول بہ....**قبول** ،مصدر اپنی مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم فاعل کا ظرف لغو....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط محذوف" **اذا کان الامر کذالک** "کی جزاء....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(7) كَقَوْلِهِمْ نَاقَةٌ يَعْمَلَةٌ

(جیسے ان عربوں کا قول ناقۃ یعملۃ)

ترکیب:۔

ک ،تشبیہ جارہ....**قول** ،مصدر مضاف....**ھم** ،ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اہل عرب، مضاف الیہ اور مصدر کا فاعل....**ناقۃ یعملۃ** ،مقولہ....مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولے سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" **مَثَلْتُ مَثَلاً** "کا ظرف مستقر....اس میں" **مثلت** "صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل....**مثلاً** ،مفعول مطلق....فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(8) اَلْفَاعِلُ كُلُّ اِسْمٍ قَبْلَهُ فِعْلٌ اَوْ صِفَةٌ اُسْنِدَا اِلَيْهِ عَلٰى مَعْنَى اَنَّهُ قَامَ بِهِ لَا وَقَعَ عَلَيْهِ

(فاعل ہر وہ اسم ہے، جس سے پہلے کوئی فعل یا صفت کا صیغہ ہو، جو اس کی جانب منسوب ہو ایسے طریقے پر
کہ وہ فعل یا صفت، اس کے ساتھ قائم ہو، نہ کہ اس پر واقع ہو رہا ہو)

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف....**فاعل** ،مبتداء....**مضاف** ،مضاف....**اسم** ،موصوف....**قبل** ،مضاف....**ہ**، ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر" **ثابت** "محذوف کا مفعول فیہ....**ثابت** ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم....

فعل ،معطوف علیہ....**و** ،حرف عطف....**صفۃ** ،معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف....**اسند** ،صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل....**الی** ،حرف

جار.....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل مراجع بسوئے "اسم" مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل مجہول کا ظرف لغو اول....علی ،حرف جار....معنی ،مضاف....ان ،حرف مشبہ بالفعل....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،منصوب متصل ،راجع بسوئے "فعل او صفة" اس کا اسم....قام ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے کا اسم ،اس کا فاعل....ب ،حرف جار....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے "اسم" مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر قام فعل کا ظرف لغو....قام ،فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ....لا ،عاطفہ....وقع ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے کا اسم ،اس کا فاعل....علی ،حرف جار....ہ ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے "اسم" مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر وقع فعل کا ظرف لغو....وقع ،فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر انّ کی خبر....انّ ،حرف مشبہ بالفعل ،اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل مجہول کا ظرف لغو ثانی....فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف کا مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(۹) اِنْ کَانَ الْفِعْلُ مُتَعَدِّیاً کَانَ لَهٗ مَفْعُوْلٌ بِهٖ اَیْضاً

(اگر فعل متعدی ہو تو اس کے لئے مفعول بہ بھی ہوگا)

ترکیب:۔

ان ،حرف شرط....کان ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،از افعال ناقصہ....الف لام برائے تعریف....فعل ،فعل ناقص کا اسم....متعدیا ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے کان کا اسم اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....

کان ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،از افعال ناقصہ....لام ،حرف جار....ہ ،ضمیر واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے "فعل متعدی" مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثابتاً" محذوف کا ظرف مستقر....ثابتاً ،صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،اس میں ہو ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے کان کا اسم اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم....مفعول بہ اسم مؤخر....فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء....شرط اپنی

جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ایضاً، احض فعل کا مفعول مطلق.....احض، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے فعل، اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(10) اِنْ كَانَ الْفَاعِلُ مُظْهَراً وُحِدَ الْفِعْلُ اَبَداً

(اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو ہمیشہ واحد لایا جائے گا)

ترکیب:۔

اِنْ، حرف شرط..... کــــــــان، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.....الف لام برائے تعریف.....فاعل، فعل ناقص کا اسم.....مظهرا، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے کان کا اسم اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.....

وحد، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول.....الف لام برائے تعریف.....اس کا نائب الفاعل.....ابدا، موصوف محذوف "توحیداً" کی صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق.....فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء.....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(11) اَلْاَسْمَاءُ الْمَرْفُوْعَاتُ ثَمَانِيَةُ اَقْسَامٍ اَلْفَاعِلُ وَمَفْعُوْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ وَالْمُبْتَدَأُ وَالْخَبَرُ وَخَبَرُ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا وَاِسْمُ كَانَ وَاَخَوَاتِهَا وَاِسْمُ مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ وَخَبَرُ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ

(اسمائے مرفوعہ آٹھ اقسام ہیں۔فاعل...الخ)

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف.....اسماء، موصوف.....الف لام برائے تعریف.....مرفوعات، صیغہ جمع مؤنث سالم، اسم مفعول، اس میں ھن ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل، اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.....

ثمانیة، ممیز مضاف.....اقسام، تمیز مضاف الیہ.....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ.....الف لام برائے تعریف.....فاعل، معطوف علیہ.....و، حرف عطف

مفعول مضاف....ما، اسم موصول....لَمْ يُسَمَّ صیغہ واحد مذکر غائب نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول....فاعل مضاف....ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل....فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ....مفعول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....و، حرف عطف....الف لام برائے تعریف....مبتداء معطوف....و، حرف عطف....الف لام برائے تعریف....خبر معطوف....و، حرف عطف....

خبر مضاف....اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مراد اللفظ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ....و، حرف عطف....اخوات مضاف....ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے حرف مشبہ بالفعل، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف....

اسم مضاف....کان مراد اللفظ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ....و، حرف عطف....اخوات مضاف....ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے کان، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف....

اسم مضاف....ما، مراد اللفظ معطوف علیہ....و، حرف عطف....لا، مراد اللفظ معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف....الف لام برائے تعریف....مشبھتین صیغہ تثنیہ مؤنث اسم مفعول، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ما و لا، اس کا نائب الفاعل....ب، حرف جار....لیس مراد اللفظ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف.... و، حرف عطف....

خبر مضاف....لا، مراد اللفظ موصوف....التی اسم موصول....لام، حرف جار....نفی مضاف....الف لام برائے تعریف....جنس مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "ثَبَتَتْ" مقدر کا ظرف مستقر....ثَبَتَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....

الفاعل، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(12) اِعْلَمْ اَنَّ الَّتِیْ مَرَّتْ مِنَ الْاَسْمَاءِ الْمُعْرَبَةِ کَانَ اِعْرَابُهَا بِالْاِصَالَةِ بِاَنْ دَخَلَتْهَا الْعَوَامِلُ مِنَ الْمَرْفُوْعَاتِ وَالْمَنْصُوْبَاتِ وَالْمَجْرُوْرَاتِ

(جان تو کہ وہ جو گزر گیا یعنی اسمائے معرب ان کے اعراب اصل ہونے کے سبب تھے اس صورت کے ساتھ کہ ان پر مرفوعات ومنصوبات ومجرورات میں سے عوامل داخل ہوتے ہیں)

ترکیب:۔

اِعْلَمْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل .... **اَنَّ** حرف مشبہ بالفعل .... **اَلَّتِیْ** اسم موصول .... **مَرَّتْ** صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل .... **مِنْ** حرف جار .... الف لام برائے تعریف .... **اَسْمَاء** موصوف .... الف لام برائے تعریف .... **مُعْرَبَةِ** صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل .... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت .... موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور .... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَرَّتْ فعل کا ظرف لغو .... مَرَّتْ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ .... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ....

کَانَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ .... **اِعْرَابُ** مضاف .... **ھَا** ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "الاسماء المعربة" مضاف الیہ .... بہ حرف جار .... الف لام برائے تعریف .... **اِصَالَةِ** مصدر .... **بِ** حرف جار .... **اَنْ** مصدریہ .... **دَخَلَتْ** صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مثبت معروف .... **ھَا** ضمیر واحد مؤنث غائب منصوب متصل، راجع بسوئے" الاسماء المعربة "مفعول بہ .... الف لام برائے تعریف .... **عَوَامِلُ** ذوالحال .... **مِن** حرف جار .... الف لام برائے تعریف .... **مَرْفُوْعَات** معطوف علیہ .... **و** حرف عطف .... الف لام برائے تعریف .... **مَنْصُوْبَات** معطوف .... **و** حرف عطف .... الف لام برائے تعریف .... **مَجْرُوْرَات** معطوف .... معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور .... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" **ثَابِتَةً** "مقدر کا ظرف مستقر .... **ثَابِتَةً** صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل .... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال .... ذوالحال اپنے حال سے مل کر دَخَلَتْ فعل کا فاعل .... **دَخَلَتْ** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور .... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **اصالة** مصدر کا ظرف لغو .... **اصالة**، مصدر اپنے ظرف لغو سے مل

کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" ثــابتةً "مقدر کا ظرف مستقر.... ثــابتةً ،صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے کان کا اسم ،اس کا فاعل ....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر کان کی خبر.... کــان ،فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کی خبر....اِنَّ ،حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(13) وَاعْلَمْ اَنَّ اَكْتَعُ وَاَبْتَعُ وَاَبْصَعُ اَتْبَاعٌ لِاَجْمَعُ وَلَيْسَ لَهَامَعْنٰى هٰهُنَابِدُوْنِهٖ فَلَا يَجُوْزُ تَقْدِيْمُهَاعَلٰى اَجْمَعُ وَلَاذِكْرُهَابِدُوْنِهٖ

(اور جان تو کہ اکتع ،ابتع اور ابصع ،اجمع کے تابع ہیں اور اس مقام پر ان کے لئے اجمع کے بغیر اپنا کوئی معنی نہیں، چنانچہ انہیں اجمع پر مقدم کرنا اور اس کے بغیر ذکر کرنا جائز نہیں)

ترکیب:۔

و حرف عطف... اِعْــلَــمْ صیغہ واحد مذکر حاضر ،فعل امر حاضر معروف ،اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر ،اس کا فاعل....

اَنَّ حرف مشبہ بالفعل.... اَكْتَــع ،معطوف علیہ.... وحرف عطف...اَبْتَــعُ ،معطوف....وحرف عطف....اَبْــصَــعُ ،معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر حرف مشبہ بالفعل کا اسم....

اَتْبَــاعٌ ،موصوف.... لام ،حرف جار....اَجْــمَــع ،مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" ثــابتةً "مقدر کا ظرف مستقر....ثــابتةً ،صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے موصوف ،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر حرف مشبہ بالفعل کی خبر....حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد معطوف علیہ....

و حرف عطف.... لَيْــسَ ،صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،از افعال ناقصہ.... لام ،حرف جار...هَــا ، واحد مؤنث غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے" اکتع ،ابصع ،ابتع "مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" ثابتةً "مقدر کا ظرف مستقر.... ثابتةً ،صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے اسم مؤخر ،اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر فعل ناقص کی خبر مقدم.... مَــعْــنٰى ،اسم مؤخر.... هٰهُــنَــا ،فعل ناقص کا مفعول فیہ....ب ،حرف جار....دُوْن ،مضاف....ہ ،واحد مذکر غائب ،مجرور متصل ،راجع بسوئے اجمع ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل ناقص کا ظرف لغو....فعل ناقص اپنے اسم ،خبر ،مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مفرد معطوف..... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ..... اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ف، جزائیہ..... لَا یَجُوْزُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف..... تَقْدِیْمُ مضاف..... ھَا، ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "اکتع، ابصع، ابتع" مضاف الیہ..... مضاف سے مضاف الیہ سے مل کر فاعل..... عَلٰی حرف جار..... اَجْمَعُ، مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..... لایجوز فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ.....

و حرف عطف..... لَا حرف نفی..... اس کے بعد بقرینہ سابقہ" یجوزُ "فعل محذوف..... ذِکْرُ مضاف..... ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے" اکتع، ابصع، ابتع "مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لایجوز محذوف کا فاعل..... ب، حرف جار..... کَوْن، مضاف..... ہ، واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اجمع، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر لایجوز فعل کا ظرف لغو..... لایجوز فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف.....

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط محذوف" اذا کان الامر کذالک "کی جزاء..... اس میں اذا ظرف زمان متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم..... کان صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ..... الف لام برائے تعریف..... امر، کان کا اسم..... ک، حرف جار..... ذالک، اسم اشارہ مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر" ثابتاً "متعلق ظرف مستقر..... ثابتاً صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے کان کا اسم، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر..... کان فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط..... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(14) وَاعْلَمْ اَنَّهٗ اِذَا اُضِيْفَ الظُّرُوْفُ اِلَى الْجُمْلَةِ اَوْ اِلٰى اِذْ جَازَ بِنَاؤُهَا عَلَى الْفَتْحِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ وَ كَيَوْمَئِذٍ وَحِيْنَئِذٍ

(اور جان لو کہ جب ظروف کو جملے یا "اذ" کی جانب مضاف کیا جائے تو اسے مبنی بر فتح کرنا جائز ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ کا قول کہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں سچ بولنے والوں کو ان کا سچ نفع پہنچائے گا اور جیسے یومئذ اور حینئذ)

ترکیب:۔

وَ حرف عطف.... اِعْلَمْ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... اَنَّ حرف مشبہ بالفعل.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، ضمیر شان، حرف مشبہ بالفعل کا اسم.... اِذَا ظرف زمان، متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم.... اُضِيْفَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول.... الف لام برائے تعریف.... ظُرُوْف، نائب الفاعل.... اِلٰی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... جُمْلَةِ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ.... اَوْ حرف عطف.... اِلٰی حرف جار.... اِذْ، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فعل کا ظرف لغو.... فعل مجہول اپنے نائب الفاعل، مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....

جَازَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... بِنَاءُ مضاف.... ھَا واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "الظروف" مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... عَلٰی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... فَتْح مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... فعل اپنے فاعل او ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء....

شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر حرف مشبہ بالفعل کی خبر.... حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

کَ حرف جار.... قَوْل مصدر مضاف.... ہٖ واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے ذات جلالت، ذوالحال.... تَعَالٰی صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مصدر کا مضاف الیہ.... ھٰذَا، اسم اشارہ مبتداء.... يَوْمَ، مضاف.... يَنْفَعُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... صّٰدِقِيْنَ، مفعول بہ.... صِدْق مضاف.... ھُمْ، ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے "صدقین" مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر يَنْفَعُ فعل کا فاعل.... يَنْفَعُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ.... قَول، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولے سے مل کر مجرور.... کَ، حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "مَثَلْتُ مَثَلاً" کا ظرف مستقر.... مَثَلْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... مَثَلاً، مفعول مطلق.... مَثَلْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَ حرف عطف.... کَ، حرف جار.... يَوْمَئِذٍ معطوف علیہ.... وَ حرف عطف.... حِيْنَئِذٍ معطوف.... معطوف علیہ اپنے

معطوف سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "مَثَلْتُ مَثَلاً" کا ظرف مستقر.... مَثَلْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... مثلاً مفعول مطلق.... مثلت فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

☆☆☆☆☆

(15) اَلْاِسْمُ اِمَّامُذَكَّرٌ وَاِمَّامُؤَنَّثٌ

(اسم یا مذکر ہے اور یا مؤنث)

ترکیب:۔

الف لام برائے تعریف.... اِسْمُ مبتداء.... اِمَّا، تردیدیہ.... مُذَكَّرٌ معطوف علیہ.... وَ زائدہ.... اِمَّا حرف عطف.... مُؤَنَّثٌ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

(16) اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشيخ الامام افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه مائة عامل

(جان تو کہ علم نحو میں عوامل اس طرز پر جنہیں شیخ، امام، زمانے کے علماء میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے یعنی عبد القاہر بن عبد الرحمن جرجانی نے جمع کیا (اللہ تعالیٰ اس کی نمناک مٹی کو سیراب کرے اور جنت میں اس کا ٹھکانہ بنائے۔) سو عوامل ہیں۔)

ترکیب:۔

﴿اعلم﴾ صیغہ واحد مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ﴿ان﴾ حرف مشبہ بالفعل.... الف لام برائے تعریف.... ﴿عوامل﴾ ذوالحال.... ﴿فی﴾ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... ﴿نحو﴾ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر "مذکورۃً" مقدر کا مستقر.... ﴿مذکورۃ﴾ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ہی ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال، اس کا نائب الفاعل.... ﴿علی﴾ حرف جار.... ﴿ما﴾ اسم موصول.... ﴿الف﴾ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... ﴿ہ﴾ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مفعول بہ.... الف لام برائے تعریف.... ﴿شیخ﴾ موصوف.... الف لام برائے تعریف.... ﴿امام﴾ صفت اول.... ﴿افضل﴾ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.... ﴿علماء﴾ مضاف الیہ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... ﴿انام﴾ مضاف الیہ.... علماء، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر افضل اسم تفضیل کا مضاف الیہ.... افضل اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر، صفت ثانی.... الشیخ موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مبدل منہ.... ﴿عبد﴾ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... ﴿قاهر﴾ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے

مل کرموصوف....﴿بن﴾مضاف....﴿عبد﴾مضاف الیہ،مضاف....﴿رحمن﴾مضاف الیہ....عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کربن کا مضاف الیہ....بن،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرصفت اول....الف لام برائے تعریف....﴿جرجانی﴾صیغہ واحد مذکر اسم منسوب،اس میں ہوضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے عبدالقاہرموصوف،اس کا نائب الفاعل،اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکرصفت ثانی....عبدالقاہر،موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کربدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر اَلّفَ کا فاعل....اَلّفَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر اسم موصول کا صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور....علی حرف جار اپنے مجرور سے مل کرمذکورۃ کا ظرف لغو....مذکورۃ،اسم مفعول اپنے نائب الفاعل،ظرف مستقراور ظرف لغو سے مل کرشبہ جملہ اسمیہ ہوکرحال....ذوالحال اپنے حال سے مل کران حرف مشبہ بالفعل کا اسم....

﴿مائۃ﴾ممیز مضاف....﴿عامل﴾تمیز مضاف الیہ....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر انَّ حرف مشبہ بالفعل کی خبر....حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر بتاویل مفرد مفعول بہ....اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿سقی﴾صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف....﴿اللہ﴾اسم جلالت اس کا فاعل....﴿ثرا﴾مضاف....﴿ہ﴾ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے عبدالقاہر،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرسقی فعل کا مفعول بہ....سقی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ انشائیہ معترضہ ہوا۔

﴿و﴾حرف عطف....﴿جعل﴾صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف،اس میں ہوضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے ذات جلالت،اس کا فاعل....الف لام برائے تعریف....﴿جنۃ﴾مفعول بہ اول....﴿مثوا﴾مضاف....﴿ہ﴾ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے عبدالقاہر،مضاف الیہ....مضاف،اپنے مضاف الیہ سے مل کرمفعول بہ ثانی....جعل فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ معترضہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

﴿ماخذ ومراجع﴾

(1) مغنی اللبیب عن کتب العاریب
(الامام جمال الدین عبداللہ بن یوسف بن احمد ابن ھشام انصاری) (قدیمی کتب خانہ کراچی)
(2) کافیہ (جمال الدین ابن حاجب) (مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)
(3) اشرح ابن عقیل علی الفیۃ (الامام محمد جمال الدین ابن مالک) (قدیمی کتب خانہ کراچی)
(4) البھجۃ المرضیۃ (شیخ امام جلال الدین سیوطی) (قدیمی کتب خانہ کراچی)
(5) الفوائد الشافیہ (امام زینی زادہ) (ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)
(6) شرح مائۃ عامل (عارف باللہ شیخ عبدالرحمن جامی) (عبدالتواب اکیڈمی ملتان)
(7) محرم آفندی (علامہ محرم آفندی، علامہ عبداللہ آفندی) (مکتبہ امدادیہ ملتان)
(8) بشیر الناجیہ (حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی) (محمد علی کارخانہ کراچی)
(9) شرح شذور الذھب فی معرفۃ کلام العرب (ابن ہشام انصاری) (دار الھجرہ، ایران)
(10) لسان العرب (امام علامہ ابن منظور) (دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)
(11) البشیر الکامل شرح شرح مائۃ عامل
(حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی) (سکندر علی بہادر علی تاجران کتب۔کراچی)
(12) النحو الواضح (علی جارم۔مصطفی امین) (مطبعۃ المعارف ومکتبھا، مصر)
(13) عبدالغفور (ملا عبدالغفور) (المکتبۃ الرشیدیہ کوئٹہ)
(14) مذکرات فی النحو والصرف (احمد ہاشم وغیرہ) (دار المنار، مصر)
(15) المنھاج فی القواعد والاعراب (محمد الانطاکی) (قدیمی کتب خانہ، کراچی)
(16) جامع الدروس العربیۃ (شیخ مصطفیٰ الغلاییني) (قدیمی کتب خانہ، کراچی)
(17) اعراب القران وصرفہ وبیانہ (محمود صافی) (دار الرشید بیروت)
(18) املاء مامن بہ الرحمن من وجوہ الاعراب والقرات فی جمیع القرآن
(ابو البقاء عبداللہ بن الحسین بن عبداللہ) (منشورات مکتبۃ الصادق، طہران، ایران)

تمت بالخیر

النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

شرح

العارف باللہ ملا عبدالرحمن جامی

مائة عامل

الشیخ عبدالقاهر جرجانی

معه الحاشیة المسماة

بـ التوضیح الکامل

المفتی محمد اکمل عطا القادری العطاری

الناشر

مکتبۂ اعلیٰ حضرت لاهور



شرح مائۃ عامل
بہار شریعت



الشرح الكامل
شرح مائة عامل